بَابٌ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَمُلَاطَفَتِهِ بِالْمُنَافِقِيْنَ وَالْمُرْتَدِّيْنَ

﴿حضور ﷺ کی منافقین اور مرتدین پر رحمت وشفقت﴾

١٧٧/١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُ، جَاءَ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب استتابة المرتدين والمعاندين، باب مَن ترك قتال الخوارجِ للتألف، ولئلا ينفر الناس عنه، ٦/٢٥٤٠، الرقم: ٦٥٣٢،٦٥٣٤، وأيضًا في كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٢١، الرقم: ٣٤١٤، وأيضًا في كتاب فضائل القرآن، باب البكاء عند قرائة القرآن، ٤/١٩٢٨، الرقم: ٤٧٧١، وأيضًا في كتاب الأدب، باب ما جاء في قول الرجل ويلك، ٥/٢٢٨١، الرقم: ٥٨١١، وأيضًا عن جابر رضی الله عنه في الأدب المفرد/٢٧٠، الرقم: ٧٧٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب ذكر الخوارج وصفاتهم، ٢/٧٤٤، الرقم: ١٠٦٤، ونحوه النسائي عن أبي برزة رضی الله عنه في السنن، كتاب تحريم الدم، باب من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، ٧/١١٩، الرقم: ٤١٠٣، وأيضًا في السنن الكبرى، ٦/٣٥٥، الرقم: ١١٢٢٠، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في ذكر الخوارج، ١/٦١، الرقم: ١٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٥٦، الرقم: ١١٥٥٤، ١٤٨٦١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٥٦٢، الرقم: ٣٧٩٣٢، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠/١٤٦، ونحوه البزار عن أبي برزة رضی الله عنه في المسند، ٩/٣٠٥، الرقم: ٣٨٤٦، —

عَبْدُ اللهِ بْنُ ذِي الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيمِيُّ فَقَالَ: اعْدِلْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: وَيْحَكَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ. قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ائْذَنْ لِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، قَالَ: دَعْهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا، يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ فِي قُذَذِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ فِي رِصَافِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَضِيِّهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ ...... الحديث.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ عبداللہ بن ذی الخویصرہ تمیمی آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! انصاف سے تقسیم کیجئے (اس کے اس طعن پر) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تیرا ناس ہو اگر میں انصاف نہیں کرتا تو اور کون کرتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اجازت عطا فرمائیں کہ میں اس (خبیث منافق) کی گردن اُڑا دوں، آپ ﷺ نے فرمایا: رہنے دو اس کے کچھ ساتھی ایسے ہیں (یا ہوں گے) کہ ان کی نمازوں اور ان کے روزوں کے

.... وابن الجارود في المنتقى، ١/٢٧٢، الرقم: ١٠٨٣، وابن حبان في الصحيح، ١٥/١٤٠، الرقم: ٦٧٤١، والحاكم عن أبي برزة رضي الله عنه في المستدرك، ٢/١٦٠، الرقم: ٢٦٤٧، وقال: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وأبو يعلى في المسند، ٢/٢٩٨، الرقم: ١٠٢٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٣٥، الرقم: ٩٠٦٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٧١۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

مقابلہ میں تم اپنی نمازوں اور روزوں کو حقیر جانو گے لیکن وہ لوگ دین سے اس طرح خارج ہوں گے جس طرح تیر نشانہ سے پار نکل جاتا ہے۔ (تیر پھینکنے کے بعد) تیر کے پر کو دیکھا جائے گا تو اس میں بھی خون کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ تیر کی باڑ کو دیکھا جائے گا تو اس میں بھی خون کا کوئی نشان نہ ہوگا اور تیر (جانور کے) گوبر اور خون سے پار نکل چکا ہوگا۔ (ایسے ہی ان خبیثوں کی مثال ہے کہ دین کے ساتھ ان کا سرے سے کوئی تعلق ہی نہ ہوگا)۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/١٧٨. عَنۡ أَبِي سَعِيۡدٍ الۡخُدۡرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: بَيۡنَا النَّبِيُّ ﷺ يَقۡسِمُ ذَاتَ يَوۡمٍ قِسۡمًا، فَقَالَ ذُو الۡخُوَيۡصَرَةِ، رَجُلٌ مِنۡ بَنِي تَمِيۡمٍ: يَا رَسُوۡلَ اللهِ، اعۡدِلۡ، قَالَ: وَيۡلَکَ مَنۡ يَعۡدِلُ إِذَا لَمۡ أَعۡدِلۡ؟ فَقَالَ عُمَرُ: ائۡذَنۡ لِي فَلۡأَضۡرِبۡ عُنُقَهُ، قَالَ: لَا، إِنَّ لَهُ أَصۡحَابًا يَحۡقِرُ أَحَدُکُمۡ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمۡ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمۡ، يَمۡرُقُوۡنَ مِنَ الدِّيۡنِ کَمُرُوۡقِ السَّهۡمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنۡظُرُ إِلَى نَصۡلِهِ فَلَا يُوۡجَدُ فِيۡهِ شَيۡءٌ ثُمَّ يَنۡظُرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوۡجَدُ فِيۡهِ شَيۡءٌ ثُمَّ يَنۡظُرُ إِلَى نَضِيِّهِ فَلَا يُوۡجَدُ فِيۡهِ شَيۡءٌ ثُمَّ يَنۡظُرُ إِلَى

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب ما جاء في قول الرجل ويلك، ٥/٢٢٨١، الرقم: ٥٨١١، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب ذكر الخوارج وصفاتهم، ٢/٧٤٤، الرقم: ١٠٦٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٥٩، الرقم: ٨٥٦٠ـ٨٥٦١، ٦/٣٥٥، الرقم: ١١٢٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٦٥، الرقم: ١١٦٣٩، وابن حبان في الصحيح، ١٥/١٤٠، الرقم: ٦٧٤١، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠/١٤٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٧١۔

قُذَذِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ يَخْرُجُوْنَ عَلَى حِيْنِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ، آيَتُهُمْ: رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ. قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ حِيْنَ قَاتَلَهُمْ، فَالْتُمِسَ فِي الْقَتْلَى، فَأُتِيَ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ النَّبِيُّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اُنہوں نے فرمایا: ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ مالِ (غنیمت) تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویصرہ نامی شخص نے جو کہ بنی تمیم سے تھا کہا: یا رسول اللہ! انصاف کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہلاک ہو، اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے اجازت دیں کہ میں اس (گستاخ منافق) کی گردن اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بے شک اس کے (ایسے) ساتھی بھی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزوں کو حقیر جانو گے۔ (لیکن) وہ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے، پھر اس کے پیکان پر کچھ نظر نہیں آتا، اس کے پٹھے پر بھی کچھ نظر نہیں آتا، اس کی لکڑی پر بھی کچھ نظر نہیں آتا اور نہ اس کے پروں پر کچھ نظر آتا ہے، وہ گوبر اور خون کو بھی چھوڑ کر نکل جاتا ہے۔ وہ لوگوں میں فرقہ بندی کے وقت (اسے ہوا دینے کے لئے) نکلیں گے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی کا ہاتھ عورت کے پستان یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہلتا ہو گا۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے اور میں (یہ بھی) گواہی دیتا ہوں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب ان (خارجی) لوگوں سے جنگ کی گئی، اس شخص کو مقتولین میں تلاش کیا گیا تو اس وصف کا ایک آدمی مل گیا جو حضور نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا تھا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/١٧٩. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه يَقُوْلُ: بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي أَدِيْمٍ مَقْرُوْظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا. قَالَ: فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ ابْنِ بَدْرٍ وَأَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعِ إِمَّا عَلْقَمَةُ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلَاءِ قَالَ: فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: أَلَا تَأْمَنُوْنِي، وَأَنَا أَمِيْنُ مَنْ فِي السَّمَاءِ، يَأْتِيْنِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً، قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، نَاشِزُ الْجَبْهَةِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مَحْلُوْقُ الرَّأْسِ، مُشَمَّرُ الإِزَارِ. فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، اتَّقِ اللهَ، قَالَ: وَيْلَکَ، أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللهَ ؟ قَالَ: ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ، قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ: يَا

٣ـ٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب بعث علي بن أبي طالب وخالد بن الوليد رضي الله عنهما إلى اليمن قبل حجة الوداع، ٤/١٥٨١، الرقم: ٤٠٩٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب ذكر الخوارج وصفاتهم، ٢/٧٤٢، الرقم: ١٠٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤، الرقم: ١١٠٢١، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/٧١، الرقم: ٢٣٧٣، وابن حبان في الصحيح، ١/٢٠٥، الرقم: ٢٥، وأبويعلى في المسند، ٢/٣٩٠، الرقم: ١١٦٣، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ٣/١٢٨، الرقم: ٢٣٧٥، وأيضًا في حلية الأولياء، ٥/٧١، والعسقلاني في فتح الباري، ٨/٦٨، الرقم: ٤٠٩٤، وابن القيم في الحاشية، ١٣/١٦، والسيوطي في الديباج، ٣/١٦٠، الرقم: ١٠٦٤، وابن تيمية في الصارم المسلول، ١/١٨٨، ١٩٢ـ

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

رَسُوْلَ اللهِ، أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: لَا، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُوْنَ يُصَلِّي. فَقَالَ خَالِدٌ: وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُوْلُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَمْ أُوْمَرْ أَنْ أَنْقُبَ عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ، وَلَا أَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ، قَالَ: ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ، فَقَالَ: إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِیءِ هَذَا قَوْمٌ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ رَطْبًا لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. وَأَظُنُّهُ قَالَ: لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں چمڑے کے ایک تھیلے میں کچھ سونا بھر کر بھیجا، جس سے ابھی تک مٹی بھی صاف نہیں کی گئی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے وہ سونا چار آدمیوں عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید بن خیل اور چوتھے علقمہ یا عامر بن طفیل کے درمیان تقسیم فرما دیا۔ اس پر آپ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی نے کہا: ان لوگوں سے تو ہم زیادہ حقدار تھے۔ جب یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھے امانت دار نہیں سمجھتے؟ حالانکہ آسمان والوں کے نزدیک تو میں امین ہوں۔ اُس کی خبریں تو میرے پاس صبح و شام آتی رہتی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ایک آدمی کھڑا ہوا جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی، رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئیں، اونچی پیشانی، گھنی داڑھی، سر منڈا ہوا تھا اور وہ اونچا تہبند باندھے ہوئے تھا، وہ کہنے لگا: یا رسول اللہ! اللہ سے ڈریں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہلاک ہو، کیا میں تمام اہلِ زمین سے زیادہ اللہ سے ڈرنے کا مستحق نہیں ہوں؟ سو جب وہ آدمی جانے کے لئے مڑا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، شاید یہ

نمازی ہو، حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: بہت سے ایسے نمازی بھی تو ہیں کہ جو کچھ ان کی زبان پر ہے وہ دل میں نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ لوگوں کے دلوں میں نقب لگاؤں اور ان کے پیٹ چاک کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ پلٹا تو آپ ﷺ نے پھر اس کی جانب دیکھا تو فرمایا: اس کی پشت سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو کتاب اللہ کی تلاوت سے زبان تر رکھیں گے، لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو قوم ثمود کی طرح انہیں قتل کر دوں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٨٠/ ٤. وزاد مسلم: فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَامَ إِلَيْهِ خَالِدٌ سَيْفُ اللهِ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ: إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِيءِ هٰذَا قَوْمٌ، يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ لَيِّنًا رَطْبًا، (وَقَالَ: قَالَ عَمَّارَةُ: حَسِبْتُهُ) قَالَ: لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ.

اور مسلم کی ایک روایت میں اضافہ ہے: ’’حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اس (منافق) کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، پھر وہ شخص چلا گیا، پھر حضرت خالد سیف اللہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس (منافق) کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ اِس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن بہت ہی اچھا پڑھیں گے (مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا) (راوی) عمارہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: اگر میں ان لوگوں کو پالیتا تو (قومِ) ثمود کی طرح ضرور انہیں قتل کر دیتا۔‘‘

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

١٨١/٥. عَنْ شَرِيكِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: كُنْتُ أَتَمَنَّى أَنْ أَلْقَى رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَسْأَلُهُ عَنِ الْخَوَارِجِ، فَلَقِيتُ أَبَا بَرْزَةَ رضي الله عنه فِي يَوْمِ عِيدٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بِأُذُنِي، وَرَأَيْتُهُ بِعَيْنِي، أُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمَالٍ، فَقَسَمَهُ، فَأَعْطَى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ، وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَرَاءَهُ شَيْئًا، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَرَائِهِ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ، رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُومُ الشَّعْرِ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ (وزاد أحمد: بَيْنَ عَيْنَيْهِ أَثَرُ السُّجُودِ)، فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ غَضَبًا شَدِيدًا، وَقَالَ: وَاللهِ، لَا تَجِدُوْنَ بَعْدِي رَجُلًا هُوَ أَعْدَلُ مِنِّي، ثُمَّ قَالَ: يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَأَنَّ هَذَا مِنْهُمْ (وفي رواية: قَالَ: يَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ رِجَالٌ كَانَ هَذَا مِنْهُمْ هَدْيُهُمْ هَكَذَا) يَقْرَؤُوْنَ

٥: أخرجه النسائي في السنن، كتاب تحريم الدم، باب من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، ١١٩/٧، الرقم: ٤١٠٣، وأيضًا في السنن الكبرى، ٣١٢/٢، الرقم: ٣٥٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٢١/٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥٥٩/٧، الرقم: ٣٧٩١٧، والبزار في المسند، ٢٩٤/٩، ٣٠٥، الرقم: ٣٨٤٦، والحاكم في المستدرك، ١٦٠/٢، الرقم: ٢٦٤٧، وابن أبي عاصم في السنة، ٤٥٢/٢، الرقم ٩٢٧، والطيالسي في المسند، ١٢٤/١، الرقم: ٩٢٣، والعسقلاني في فتح الباري، ٢٩٢/١٢، والقيسراني في تذكرة الحفاظ، ١١٠١/٣، وابن تيمية في الصارم المسلول، ١٨٨/١۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ، لَا يَزَالُوْنَ يَخْرُجُوْنَ، حَتّٰى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَزَّارُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت شریک بن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے اس بات کی شدید خواہش تھی کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے کسی صحابی سے ملوں اور ان سے خوارج کے متعلق دریافت کروں۔ اتفاقاً میں نے عید کے روز حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کو ان کے کئی دوستوں کے ساتھ دیکھا میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے خارجیوں کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، میں نے اپنے کانوں سے سنا اور آنکھوں سے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں کچھ مال پیش کیا گیا اور آپ ﷺ نے اس مال کو ان لوگوں میں تقسیم فرما دیا جو دائیں اور بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے اور جو لوگ پیچھے بیٹھے تھے آپ ﷺ نے انہیں کچھ عنایت نہ فرمایا چنانچہ ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اے محمد! آپ نے انصاف سے تقسیم نہیں کی۔ وہ شخص سیاہ رنگ، سر منڈا اور سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا (اور امام احمد بن حنبل کی روایت میں ہے کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (ماتھے پر) سجدوں کا نشان تھا)۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس کی اس گستاخی پر شدید ناراض ہوئے اور فرمایا: خدا کی قسم! تم میرے بعد مجھ سے بڑھ کر کسی شخص کو انصاف کرنے والا نہ پاؤ گے، پھر فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے یہ شخص بھی انہیں لوگوں میں سے ہے (اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مشرق کی طرف سے ایک قوم نکلے گی یہ آدمی بھی ان لوگوں میں سے ہے اور ان کا طور طریقہ بھی یہی ہوگا) وہ قرآن مجید کی (نہایت شیریں انداز میں) تلاوت کریں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ اسلام سے اس طرح نکل

جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ سرمنڈے ہوں گے ہمیشہ نکلتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، احمد، ابن ابی شیبہ اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۱۸۲/٦. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه يَقُوْلُ: بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ وَفِي ثَوْبِ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْبِضُهَا لِلنَّاسِ يُعْطِيْهِمْ، فَقَالَ رَجُلٌ: اعْدِلْ، قَالَ: وَيْلَكَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، دَعْنِي أَقْتُلْ هٰذَا الْمُنَافِقَ الْخَبِيْثَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَعَاذَ اللهِ أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ أَصْحَابِي، إِنَّ هٰذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت جابر رضی الله عنه سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: (جب) جعرانہ کے مقام پر حضرت بلال رضی الله عنه کے کپڑوں (گود) میں چاندی تھی اور حضور نبی اکرم ﷺ اس میں سے مٹھیاں بھر بھر کے لوگوں کو عطا فرما رہے تھے تو ایک شخص نے کہا: عدل کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہلاک ہو۔ اگر میں عدل نہیں کروں گا تو کون عدل کرے گا؟ حضرت عمر بن خطاب رضی الله عنه نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت عطا فرمائیں، میں اِس خبیث منافق کو قتل کر دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (نہیں، ایسا مت کرو) میں لوگوں کی ان باتوں سے کہ میں اپنے ہی

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۳٥٤، الرقم: ۱٤٦۱، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ۳/ ۱۲۷، الرقم: ۲۳۷۲۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

ساتھیوں کو قتل کرنے لگ گیا ہوں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔ بے شک یہ اور اس کے (دوسرے منافق) ساتھی (نہایت شیریں انداز میں) قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نہیں اُترے گا، وہ دین کے دائرے سے یوں خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے۔'' اِس حدیث کو امام احمد اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۱۸۳/۷. عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: كُنَّا فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ، وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ، فَسَمَّعَهَا اللهُ رَسُوْلَهُ ﷺ قَالَ: مَا هَذَا؟ فَقَالُوْا: كَسَعَ رَجُلٌ

:۷ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب قوله: ﴿سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ﴾، ۱۸٦۱/٤، الرقم: ٤٦۲۲، وأيضًا في باب قوله: ﴿يَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾، ۱۸٦۳/٤، الرقم: ٤٦۲٤، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب نصر الأخ ظالما أو مظلوما، ۱۹۹۸/٤، الرقم: ۲٥۸٤، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة المنافقين، ٤۱۷/٥، الرقم: ۳۳۱٥، والنسائي في السنن الكبرى، ۲۷۱/٥، الرقم: ۸۸٦۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۹۲/۳، الرقم: ۱٥۲٦۰، وابن حبان في الصحيح، ٥٤٤/۱٤، الرقم: ٦٥۸۲، وعبد الرزاق في المصنف، ٤٦۸/۹-٤٦۹، الرقم: ۱۸۰٤۱، وأبو يعلى في المسند، ٤٥۸/۳، الرقم: ۱۹٥۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۲/۹، الرقم: ۱۷٦٤٤۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ، وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: دَعُوْهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ، قَالَ جَابِرٌ: وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ حِيْنَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ أَكْثَرَ ثُمَّ كَثُرَ الْمُهَاجِرُوْنَ بَعْدُ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ: أَوَقَدْ فَعَلُوْا، وَاللهِ، لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه: دَعْنِي، يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: دَعْهُ، لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: مہاجرین میں سے ایک آدمی نے انصار کے ایک آدمی کو ٹھوکر مار دی تو انصاری نے آواز دی: انصار کی مدد کرو۔ مہاجر نے بھی آواز دی: مہاجرین کی مدد کرو، جب اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ بات سنائی (یعنی وحی سے واقعہ پر مطلع فرمایا) تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا ماجرا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ایک مہاجر نے ایک انصاری کو ٹھوکر مار دی ہے۔ انصاری نے انصار کو مدد کے لئے پکارا ہے اور مہاجر نے مہاجرین کو پکارا۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اِس طرح (قبیلوں اور برادریوں کو) پکارنا چھوڑ دو، یہ تو بری بات ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی تو انصار تعداد میں زیادہ تھے لیکن بعد میں مہاجرین کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ اِس پر عبد اللہ بن ابی (منافق) نے کہا: کیا اِن مہاجرین نے ایسا کیا؟ بخدا! اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو جو سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ اس سے ضرور اسے نکال دے گا جو سب سے زیادہ ذلت والا ہے۔ اِس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مجھے اجازت مرحمت فرمایئے کہ میں

اِس منافق کی گردن اُڑا دوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کرو کیونکہ لوگ باتیں بنائیں گے کہ محمد تو اپنے ساتھیوں کو بھی قتل کر دیتے ہیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٨٤/٨. عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أُبَيِّ لِلنَّبِيِّ ﷺ: دَعْنِي أَقْتُلُ أَبِي، فَإِنَّهُ يُؤْذِي اللهَ وَرَسُوْلَهُ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَقْتُلْ أَبَاكَ ثُمَّ ذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ: دَعْنِي أَقْتُلْهُ فَقَالَ: لَا تَقْتُلْ أَبَاكَ، ثُمَّ جَاءَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ لَهُ: مِثْلَ ذَالِكَ قَالَ: فَتَوَضَّأْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَعَلِّي أَسْقِيْهِ، لَعَلَّهُ أَنْ يَلِيْنَ قَلْبُهُ. قَالَ: فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ، فَسَقَاهُ إِيَّاهُ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن ابی (منافق) کے بیٹے (جو کہ صحابی تھے) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ بن ابی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ!

٨: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٥٣٨/٣، الرقم: ٦٦٢٧، والحاكم في المستدرك، ٦٧٩/٣، الرقم: ٦٤٩٠۔٦٤٩١، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٢٣/٤، الرقم: ١٩٦٧، وابن قانع في معجم الصحابة، ٢٠٣/١، والقاضي عياض في الشفا، ٥٠٣/١، الرقم: ١٢٤١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣١٨/٩، والعسقلاني في فتح الباري، ٦٥٠/٨، وأيضًا في الإصابة، ١٥٥/٤، وابن جرير الطبرى في جامع البيان، ١١٣/٢٨، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٦٠٨/١۔

مجھے اجازت دیں کہ میں اپنے والد (عبد اللہ بن ابی) کو قتل کردوں کیونکہ وہ اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت پہنچاتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اے عبد اللہ!) اپنے والد کو قتل مت کرو وہ چلے گئے (کچھ دیر بعد) پھر آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) مجھے اجازت عطا کریں میں اسے (یعنی اپنے والد کو) قتل کردوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے والد کو قتل مت کرو۔ پھر وہ تیسری مرتبہ آئے اور پھر یہی عرض کیا: اور اسی طرح کا جواب ملا۔ تو وہ عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! آپ وضو فرمائیں اور (مجھے اپنے وضو کا پانی عطا کردیں) شائد اس (بابرکت پانی) سے اس (منافق) کے دل میں نرمی و رقت پیدا ہو جائے تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور (وضو کا پانی) انہیں عطا کیا تو انہوں نے اپنے والد کو وہ پانی پلایا۔‘‘

اِس حدیث کو امام عبد الرزاق، حاکم اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۱۸۵/۹. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ

:۹ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الكفن في القميص الذي يكف أو لا يكف ومن كفن بغير قميص، ٤٢٧/١، الرقم: ١٢١٠، وأيضًا في كتاب تفسير القرآن، باب قوله: استغفر لهم أو لا تستغفر لهم إن تستغفر لهم سبعين مرة، ١٧١٥/٤، الرقم: ٤٣٩٣، ومسلم في الصحيح، كتاب صفات المنافقين وأحكامهم، ٢١٤١/٤، الرقم: ٢٧٧٤، وأيضا في كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر رضي الله عنه، ١٨٦٥/٤، الرقم: ٢٤٠٠، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة التوبة، ٢٧٩/٥، الرقم: ٣٠٩٨، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود نحوه في السنن، كتاب الجنائز، باب في العبادة، ١٨٤/٣، الرقم: ٣٠٩٤،—

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ قَمِيصَهُ فَقَالَ: آذِنِّي أُصَلِّي عَلَيْهِ فَآذَنَهُ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّي عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رضي الله عنه فَقَالَ: أَلَيْسَ اللهُ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ: أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ قَالَ: ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ﴾ [التوبة، ٩:٨٠] فَصَلَّى عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا﴾.[التوبة، ٩:٨٤] . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب (رئیس المنافقین) عبد اللہ بن اُبی فوت ہو گیا تو اس کے بیٹے (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ جو کہ صحابی تھے) حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مجھے اپنی قمیص عطا فرمائیے کہ اس سے میں اپنے والد کو کفن دوں اور آپ اُس پر نماز پڑھیں اور اُس کے لئے دعائے مغفرت بھی فرمائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنی قمیض عطا فرما دی اور فرمایا: (جنازہ کے وقت) مجھے اطلاع کر دینا تاکہ اس پر نماز پڑھوں۔ سو جب اطلاع دی گئی۔ جب آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھنے کا ارادہ (کرتے ہوئے قیام) فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو روکا اور عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ! کیا) اللہ تعالیٰ نے آپ

.... والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب القميص في الكفن، ٤/٣٦، الرقم: ١٩٠٠، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب في الصلاة على أهل القبلة، ١/٤٨٧، الرقم: ١٥٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٨، الرقم: ٤٦٨٠، وابن حبان في الصحيح، ٧/٤٤٧، الرقم: ٣١٧٥۔

کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اگر آپ (اپنی طبعی شفقت اور عفو و درگزر کی عادتِ کریمانہ کے پیشِ نظر) ان کے لیے ستّر مرتبہ بھی بخشش طلب کریں تو بھی اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔'' تو آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی تو وحی نازل ہوئی: ''اور آپ کبھی بھی ان (منافقوں) میں سے جو کوئی مر جائے اس (کے جنازے) پر نماز نہ پڑھیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۸۶/ ۱۰. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ أَتَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ، فَأَمَرَ بِهِ، فَأُخْرِجَ، فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ، فَاللهُ أَعْلَمُ، وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا رضي الله عنه قَمِيصًا قَالَ سُفْيَانُ: وَقَالَ أَبُوْ هَارُوْنَ: وَكَانَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَمِيصَانِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلْبِسْ أَبِي قَمِيْصَکَ الَّذِي يَلِي جِلْدَکَ قَالَ سُفْيَانُ: فَيُرَوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَلْبَسَ عَبْدَ اللهِ قَمِيْصَهُ مُكَافَأَةً لِمَا صَنَعَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب هل يخرج الميت من القبر واللحد لعلة، ۱/ ٤٥۳، الرقم: ۱۲۸٥، وأيضًا في كتاب اللباس، باب لبس القميص، ٥/ ۲۱۸٤، الرقم: ٥٤٥۹، ومسلم في الصحيح، كتاب صفات المنافقين وأحكامهم، ٤/ ۲۱٤۰، الرقم: ۲۷۷۳، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب أخراج الميت من اللحد بعد أن يوضع فيه، ٤/ ۸٤، الرقم: ۲۰۱۹، وأبو يعلى في المسند، ۳/ ٤٥۸، الرقم: ۱۹٥۸، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲/ ۳۸۰، والعيني في عمدة القاري، ۸/ ۱٦٤، ۲۱/ ۳۱۰۔

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ عبد اللہ بن اُبَی کی قبر پر تشریف لے گئے جبکہ اسے گڑھے میں داخل کر دیا گیا تھا۔ آپ ﷺ کے حکم پر اسے باہر نکالا گیا تو آپ ﷺ نے اسے اپنے گھٹنوں پر رکھا۔ اس پر اپنا لعاب دہن ڈالا اور اپنی قمیص اسے پہنائی۔ کیونکہ اُس (عبد اللہ بن ابی) نے (آپ ﷺ کے چچا) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو قمیص پہنائی تھی۔ حضرت سفیان اور حضرت امام ابو ہارون یحییٰ نے فرمایا: اس وقت رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر پر دو قمیصیں تھیں۔ عبد اللہ بن ابی کے بیٹے (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ جو کہ صحابی تھے) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے باپ کو وہ قمیص پہنائیے جو جسم اطہر سے لگی ہوئی ہے۔ حضرت سفیان نے بیان کیا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس لیے عبد اللہ بن اُبی کو اپنی قمیص پہنائی کہ اس کے احسان کا بدلہ ہو جائے۔ (جو کہ اس نے آپ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اپنی قمیض بطور کفن پہنا کر کیا تھا)۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٨٧/ ١١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَ طُفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ دَوْسًا عَصَتْ (وفي رواية مسلم: قَدْ كَفَرَتْ) وَأَبَتْ، فَادْعُ اللهَ عَلَيْهَا، فَقِيْلَ: هَلَكَتْ دَوْسٌ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ، اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب الدعاء للمشركين بالهدى ليتألفهم، ٣/ ١٠٧٣، الرقم: ٢٧٧٩، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل غفار وأسلم وجهينة وأشجع ومزينة وتميم ودوس وطيئ، ٤/ ١٩٥٧، الرقم: ٢٥٢٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/ ٣٢٦، الرقم: ٨٢١٩، وأيضًا في مسند الشاميين، ٤/ ٢٩٦، الرقم: ٣٣٥٢۔

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بارگاہِ نبوت ﷺ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! قبیلہ دوس والوں نے نافرمانی کی (امام مسلم کی روایت میں ہے: اُنہوں نے کفر کیا) اور حق سے منکر ہوئے، اُن کی بربادی کے لیے بد دعا کیجئے۔ کہا گیا: دوس ہلاک ہوئے، لیکن آپ ﷺ نے (ان کے لئے) دعا فرمائی: اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت عطا فرما اور اُنہیں دین میں واپس لے آ۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

www.MinhajBooks.com

بَابٌ فِي رَحْمَتِهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَمُلَاطَفَتِهِ بِالْأَعْدَاءِ وَالْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

﴿حضور صلى الله عليه وآله وسلم کی جانی دشمنوں، کفار اور مشرکین پر رحمت وشفقت﴾

١٨٨/١. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ گویا میں حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم کو اس حال میں دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ صلى الله عليه وآله وسلم انبیائے کرام میں سے کسی نبی کا ذکر فرما رہے تھے جنہیں اُن کی قوم نے مار مار کر لہولہان کر دیا تھا اور وہ اپنے پرنور چہرے

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب حديث الغار، ١٢٨٢/٣، الرقم: ٣٢٩٠، وأيضًا في كتاب استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب إذا عرض الذمي وغيره بسب النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٢٥٣٩/٦، الرقم: ٦٥٣٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة أحد، ١٤١٧/٣، الرقم: ١٧٩٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب الصبر على البلاء، ١٣٣٥/٢، الرقم: ٤٠٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٥٣/١، الرقم: ٤٣٣١، وابن حبان في الصحيح، ٥٣٧/١٤، الرقم: ٦٥٧٦، وأبو يعلى في المسند، ١٣١/٩، الرقم: ٥٢٠٥، والبزار في المسند، ١٠٦/٥، ١٠٧، الرقم: ١٦٨٦، وأبو عوانة في المسند، ٣٢٩/٤، الرقم: ٦٨٦٩۔

سے خون صاف کرتے ہوئے فرماتے جاتے تھے: اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ لوگ مجھے نہیں پہچانتے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/١٨٩. عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ رضی الله عنه أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ، وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ إِلَى مَكَّةَ: ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيْرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللهُ، وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِیءٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِکَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِيْهَا فَقُوْلُوْا: إِنَّ اللهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُوْلِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَکُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيْهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب ليبلغ العلم الشاهد الغائب، ١/٥١، الرقم: ١٠٤، وأيضًا في كتاب الحج، باب لا يعضد شجر الحرم، ٢/٦٥١، الرقم: ١٧٣٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب تحريم مكة وصيدها وخلاها وشجرها، ٢/٩٨٧، الرقم: ١٣٥٤، والترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء في حرمة مكة، ٣/١٧٣، الرقم: ٨٠٩، والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب تحريم القتال فيه، ٥/٢٠٥، الرقم: ٢٨٧٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣١، الرقم: ١٦٤٢٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/١٨٥، الرقم: ٤٨٤۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

”حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے حضرت عمرو بن سعید سے کہا جبکہ وہ مکہ مکرمہ کی طرف فوجی دستے بھیج رہے تھے: اے امیر! مجھے اجازت دیجئے کہ آپ کے سامنے حضور نبی اکرم ﷺ کا وہ ارشاد بیان کروں جو آپ ﷺ نے فتح مکہ کے اگلے روز فرمایا تھا جسے میرے دونوں کانوں نے سنا، دل نے محفوظ رکھا اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کلام فرما رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے حرم بنایا ہے لوگوں نے اُسے حرم نہیں بنایا۔ سو کسی شخص کے لیے حلال نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو کہ اس میں خون بہائے اور اس کا درخت کاٹے۔ اگر کوئی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی اجازت کو دلیل بنائے تو اس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو اجازت دی تھی جب کہ تمہیں تو اجازت نہیں دی اور مجھے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے اجازت دی تھی۔ پھر آج اس کی حرمت اسی طرح لوٹ آئی جیسی کل تھی۔ جو یہاں موجود ہے اس کو چاہیے کہ جو یہاں موجود نہیں اس تک یہ حکم پہنچا دے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۱۹۰. عَنْ عُرْوَةَ بْنِ زُبَيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ لِأَبِي سُفْيَانَ: اَلْيَوْمُ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ، وَأَخْبَرَ أَبُو سُفْيَانَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بِمَا قَالَ سَعْدٌ، فَقَالَ ﷺ: كَذَبَ سَعْدٌ وَلَكِنْ هَذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللهُ فِيهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ تُكْسَى فِيهِ الْكَعْبَةُ ...... الحديث. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب أين ركز النبي ﷺ الراية يوم الفتح، ٤/١٥٥٩، الرقم: ٤٠٣٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/١١٩، الرقم: ١٨٠٥٨، والعسقلاني في فتح الباري، ٨/٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٣/٤٥٤، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٢/٥٩٧۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

وفي رواية للعسقلاني: اَلْيَوْمُ يَوْمُ الْمَرْحَمَةِ، الْيَوْمُ يُعِزُّ اللهُ قُرَيْشًا.

’’حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ (فتح مکہ کے احوال بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ سے کہا: آج کا دن قتل عام کا دن ہے۔ آج کعبہ کی حرمت بھی حلال ہو جائے گی۔ حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ کو بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: سعد نے غلط کہا ہے۔ آج تو اللہ تعالیٰ کعبہ کو عظمت عطا فرمائے گا۔ اور آج کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

امام عسقلانی کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’آج کا دن رحمت کا دن ہے، اللہ تعالیٰ آج قریش کو عزت سے نوازے گا۔‘‘

١٩١/ ٤. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ امْرَأَةً يَهُوْدِيَّةً أَتَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بِشَاةٍ مَسْمُوْمَةٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا، فَجِيءَ بِهَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَهَا عَنْ ذَالِکَ؟ فَقَالَتْ: أَرَدْتُ لِأَقْتُلَکَ، قَالَ: مَا كَانَ اللهُ لِيُسَلِّطَکِ عَلَى ذَاکِ، قَالَ: أَوْ قَالَ: عَلَيَّ، قَالَ: قَالُوْا: أَ لَا نَقْتُلُهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَا

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها، باب قبول الهدية من المشركين، ٢/ ٩٢٣، الرقم: ٢٤٧٤، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب السم، ٤/ ١٧٢١، الرقم: ٢١٩٠، وأبو داود في السنن، كتاب الديات، باب فيمن سقى رجلا سمًا أو أطعمه فمات أيقاد منه، ٤/ ١٧٣، الرقم: ٤٥٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٢١٨، الرقم: ١٣٣٠٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/ ٤٣، الرقم: ٢٤١٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/ ١١، الرقم: ١٩٥٠٠۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس بکری کا زہر آلود گوشت لے کر آئی، آپ ﷺ نے اُس گوشت میں سے تھوڑا سا کھایا (تو وہ گوشت بول پڑا کہ اس میں زہر ملایا گیا ہے)، پھر اُس عورت کو آپ ﷺ کے پاس لایا گیا، آپ ﷺ نے اُس عورت سے اِس گوشت کے متعلق پوچھا تو اُس نے کہا: میں نے (معاذ اللہ) آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے اِس پر قادر نہیں کرے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: یا آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر قادر نہیں کرے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا ہم اِس کو قتل نہ کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں (اور اس یہودی عورت کو معاف فرما دیا)۔ راوی کہتے ہیں کہ اُس زہر کا اثر آپ ﷺ کے منہ میں ہمیشہ پایا گیا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٩٢/ ٥. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ، فَأَدْرَكَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ،

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب من علق سيفه بالشجر في السفر عند القائلة، ٣/ ١٠٦٥ـ١٠٦٦، الرقم: ٢٧٥٣ـ٢٧٥٦، وأيضًا في كتاب المغازي، باب غزوة ذات الرقاع، ٤/ ٥١٥، الرقم: ٣٩٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب توكله على الله تعالى وعصمة الله تعالى له من الناس، ٤/ ١٧٨٦، الرقم: ٨٤٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٢٣٦، ٢٦٧، الرقم: ٨٧٧٢، ٨٨٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣١١، الرقم: ١٤٣٧٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/ ٣١٩، الرقم: ١٢٦١٣، والطبراني في مسند الشاميين، ٣/ ٦٦، الرقم: ١٨١٥ـ

فَنزَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَعَلَّقَ سَيْفَهُ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا، قَالَ: وَتفرَّقَ النَّاسُ فِي الْوَادِي يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجرِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ رَجُلًا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ، فَأَخَذَ السَّيْفَ، فَاسْتَيْقَظْتُ، وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي، فَلَمْ أَشْعُرْ، إِلَّا وَالسَّيْفُ صَلْتًا فِي يَدِهِ، فَقَالَ لِي: مَنْ يَمْنَعُکَ مِنِّي؟ قَالَ: قُلْتُ: اَللهُ، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ: مَنْ يَمْنَعُکَ مِنِّي؟ قَالَ: قُلْتُ: اَللهُ. قَالَ: فَشَامَ السَّيْفَ، فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ، ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نجد کی جانب سفرِ جہاد کیا (بیان کرتے ہیں کہ) پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں (اپنے ساتھ) ایک بڑی کانٹے دار درختوں والی وادی میں پایا۔ حضور نبی اکرم ﷺ ایک درخت کے نیچے جلوہ افروز ہوئے اور اپنی تلوار اُس درخت کی ایک ٹہنی کے ساتھ لٹکا دی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگ (آرام کی غرض سے) درختوں کے سائے میں ادھر اُدھر بکھر گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ (پھر جب ہم سب بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب میں سو رہا تھا تو میرے پاس ایک شخص آیا، اور اُس نے تلوار اُٹھا لی، جب میں بیدار ہوا تو (دیکھا کہ) وہ شخص میرے سر پر کھڑا تھا، میں نے دیکھا کہ سونتی ہوئی تلوار اس کے ہاتھ میں ہے۔ اُس نے مجھ سے پوچھا: (اے محمد!) اب آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا: اللہ، پھر اُس نے دوسری مرتبہ کہا: آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے کہا: اللہ، فرمایا: پھر اُس نے (خوفزدہ ہوکر) تلوار گرا دی، سو وہ شخص یہ بیٹھا ہے پھر آپ ﷺ نے اُس سے انتقام بھی نہیں لیا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۶/۱۹۳. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قُلْتُ: وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُمِّي؟ قَالَ: نَعَمْ، صِلِي أُمَّكِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں میری والدہ میرے پاس آئیں جب کہ وہ مشرکہ تھی۔ تو میں نے آپ ﷺ سے اِس بارے میں فتویٰ پوچھا اور عرض کیا: وہ اسلام کی طرف راغب ہیں تو کیا میں اپنی والدہ سے صلہ رحمی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اپنی والدہ سے صلہ رحمی کرو۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷/۱۹۴. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: رَأَى عُمَرُ حُلَّةً عَلَى رَجُلٍ

۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الهبة وفضلها التحريض عليها، باب الهدية للمشركين، ۲/۹۲۴، الرقم: ۲۴۷۷، وأيضًا في كتاب الجزية، باب إثم من عاهد ثم غدر، ۳/۱۱۶۲، الرقم: ۳۰۱۲، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين والزوج والأولاد والوالدين ولو كانوا مشركين، ۲/۶۹۶، الرقم: ۱۰۰۳، وأبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب الصدقة على أهل الذمة، ۲/۱۲۷، الرقم: ۱۶۶۸، وعبد الرزاق في المصنف، ۶/۳۸، الرقم: ۹۹۳۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/۳۴۷، الرقم: ۲۶۹۸۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۴/۷۸، الرقم: ۲۰۳۔

۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الهبة وفضلها التحريض عليها، باب الهدية للمشركين، ۲/۹۲۴، الرقم: ۲۴۷۶، وأيضًا في باب هدية ما يكره لبسها، ۲/۹۲۱، الرقم: ۲۴۷۰، وأيضًا في كتاب ــ

تُبَاعُ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: ابْتَعْ هَذِهِ الْحُلَّةَ، تَلْبَسُهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَکَ الْوَفْدُ، فَقَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ، فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْهَا بِحُلَلٍ، فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ مِنْهَا بِحُلَّةٍ، فَقَالَ عُمَرُ: كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا، تَبِيْعُهَا أَوْ تَكْسُوْهَا، فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو ریشمی جبہ بیچتے ہوئے دیکھا تو حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے: اِس جبے کو خرید لیجئے اور اِسے جمعہ کے روز اور جب وفد آئیں تو زیبِ تن فرمایا کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِسے وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر حضور

.... الجمعة، باب يلبس أحسن ما يجد، ٣٠٢/١، الرقم: ٨٤٦، ومسلم في الصحيح، كتاب اللباس والزينة، باب باب تحريم استعمال إناء الذهب والفضة على الرجال والنساء وخاتم الذهب والحرير على الرجل وإباحته للنساء وإباحة العلم ونحوه للرجل ما لم يزد على أربع أصابع، ١٦٣٨/٣، الرقم: ٢٠٦٨، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب اللبس للجمعة، ٢٨٢/١، الرقم: ١٠٧٦، والنسائي في السنن، كتاب الجمعة، باب الهيئة للجمعة، ٩٦/٣، الرقم: ١٣٨٢، وأيضًا في السنن الكبرى، ٥٢٣/١، الرقم: ١٦٨٦، ومالك في الموطأ، كتاب اللباس، باب ما جاء في لبس الثياب، ٩١٧/٢، الرقم: ١٦٣٧، والشافعي في المسند/٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٠٣/٢، الرقم: ٥٧٩٧، وابن حبان في الصحيح، ٢٥٥/١٢، الرقم: ٥٤٣٩۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں چند جبے لائے گئے تو آپ ﷺ نے اُن میں سے ایک جبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے بھیج دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: میں اِسے کیسے پہنوں جبکہ اِن کے بارے میں آپ ﷺ نے ایسا فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ تمہارے پہننے کے لیے نہیں دیا بلکہ اسے فروخت کر دو یا کسی کو پہنا دو۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ مکہ مکرمہ میں اپنے اُس بھائی کے لیے بھیج دیا جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۹۵/ ۸. عَنِ ابۡنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: وُجِدَتِ امۡرَأَةٌ مَقۡتُوۡلَةً فِي بَعۡضِ مَغَازِي رَسُوۡلِ اللهِ ﷺ فَنَهَى رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ عَنۡ قَتۡلِ النِّسَاءِ وَالصِّبۡيَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيۡهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی غزوہ میں ایک عورت کو دیکھا جسے قتل کر دیا گیا تھا۔ اِس پر آپ ﷺ نے (سختی

۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب قتل النساء في الحرب، ۳/ ۱۰۹۸، الرقم: ۲۸۵۲، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب تحريم قتل النساء والصبيان في الحرب، ۳/ ۱۳۶۴، الرقم: ۱۷۴۴، والترمذي في السنن، كتاب السير، باب ما جاء في النهي عن قتل النساء والصبيان، ۴/ ۱۳۶، الرقم: ۱۵۶۹، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب الغارة والبيات وقتل النساء والصبيان، ۲/ ۹۴۷، الرقم: ۲۸۴۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/ ۱۸۵، الرقم: ۸۶۱۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۲۲، الرقم: ۴۷۳۹، والدارمي في السنن، ۲/ ۲۹۳، الرقم: ۲۴۶۲، وابن حبان في الصحيح، ۱/ ۳۴۴، الرقم: ۱۳۵۔

سے) عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت فرما دی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۹/۱۹۶. عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ بَعَثَ إِلَى ابْنِ أَبِي حَقِيقٍ نَهَى حِينَئِذٍ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالشَّافِعِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ.

''حضرت ابن کعب بن مالک رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جب ابن ابی حقیق (گستاخ یہودی سردار) کی طرف لشکر روانہ کیا تو لشکرِ اسلام کو عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع کیا۔''

اِس حدیث کو امام عبد الرزاق، شافعی اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۱۹۷. عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ فِيمَنْ حَكَمَ فِيهِمْ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَشَكُّوْا فِيَّ أَمِنَ الذُّرِّيَّةِ أَنَا أَمْ مِنَ الْمُقَاتِلَةِ؟ فَنَظَرُوْا إِلَى عَانَتِي فَلَمْ يَجِدُوْهَا نَبَتَتْ، فَأُلْقِيتُ فِي الذُّرِّيَّةِ وَلَمْ أُقْتَلْ.

۹: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، كتاب الجهاد، باب البيات، ۵/۲۰۲، الرقم: ۹۳۸۵، والشافعي في المسند/ ۲۳۸، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۳/۲۲۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/۷۷، الرقم: ۱۷۸۶۵۔

۱۰: أخرجه ابن حبان في الصحيح، كتاب السير، باب الخروج وكيفية الجهاد، ذكر خبر الدال على أن الصبيان إذا قاتلوا قوتلوا، ۱۱/۱۰۹، الرقم: ۴۷۸۸، وعبد الرزاق في المصنف، ۱۰/۱۷۹، الرقم: ۱۸۷۴۲، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۷/۱۶۴، الرقم: ۴۳۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۶/۱۶۶، الرقم: ۱۱۰۹۸۔

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جن کے بارے میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے (جنگ میں سزا نہ دینے کا) حکم لگایا تھا۔ تو اُنہوں نے میرے بارے شک کیا کہ آیا میں بچوں میں شامل ہوں یا لڑائی کرنے والوں میں۔ سو اُنہوں نے میری بغلیں دیکھیں اور دیکھا کہ وہاں بال نہیں اُگے ہوئے تھے، تو مجھے بچوں میں شامل کر دیا گیا اور قتل نہ کیا گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن حبان، عبد الرزاق اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٩٨/١١. عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا فِي غَزَاةٍ فَأَصَبْنَا ظَفَرًا وَقَتَلْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ حَتَّى بَلَغَ بِهِمُ الْقَتْلُ إِلَى أَنْ قَتَلُوا الذُّرِّيَّةَ فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ بَلَغَ بِهِمُ الْقَتْلُ إِلَى أَنْ قَتَلُوا

١١: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب السير، باب النهي عن قتل ذراري المشركين، ١٨٤/٥، الرقم: ٨٦١٦، والدارمي في السنن، كتاب السير، باب النهي عن قتل النساء والصبيان، ٢٩٤/٢، الرقم: ٢٤٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٣٥/٣، الرقم: ١٥٦٢٦-١٥٦٢٧، وأيضًا، ٢٤/٤، الرقم: ١٦٣٤٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤٨٤/٦، الرقم: ٣٣١٣١، وابن حبان في الصحيح، ٣٤١/١، الرقم: ١٣٢، والحاكم في المستدرك، ١٣٣/٢-١٣٤، الرقم: ٢٥٦٦-٢٥٦٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٨٤/١، الرقم: ٨٢٩، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٣٧٥/٢، الرقم: ١١٦٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢٦٣/٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧٧/٩، الرقم: ١٧٨٦٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣١٦/٥۔

الذُّرِّيَّةَ أَلَا لَا تَقْتُلُنَّ ذُرِّيَّةً أَلَا لَا تَقْتُلَنَّ ذُرِّيَّةً قِيلَ: لِمَ يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَيْسَ هُمْ أَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ؟ قَالَ: أَوَلَيْسَ خِيَارُكُمْ أَوْلَادَ الْمُشْرِكِينَ.

وفي رواية زاد: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّمَا هُمْ أَبْنَاءُ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: خِيَارُكُمْ أَبْنَاءُ الْمُشْرِكِينَ، أَلَا، لَا تُقْتَلُ الذُّرِّيَّةُ، كُلُّ نَسَمَةٍ تُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، حَتَّى يُعْرِبَ عَنْهَا لِسَانُهَا، فَأَبَوَاهَا يُهَوِّدَانِهَا وَيُنَصِّرَانِهَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ بِأَسَانِيدَ وَبَعْضُ أَسَانِيدِ أَحْمَدَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

’’حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں شریک تھے (ہم لڑتے رہے یہاں تک) کہ ہمیں غلبہ حاصل ہوگیا اور ہم نے مشرکوں کو (خوب) قتل کیا حتی کہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ لوگوں نے (بعض) بچوں کو بھی قتل کر ڈالا۔ یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے جن کے قتل کی نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ انہوں نے بچوں تک کو قتل کر ڈالا۔ خبردار! بچوں کو ہرگز ہرگز قتل نہ کرو، خبردار! بچوں کو ہرگز ہرگز قتل نہ کرو، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیوں؟ کیا وہ مشرکوں کے بچے نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے جو بہتر ہیں یہ بھی مشرکوں کے بچے نہیں؟

ایک روایت میں یہ اضافہ فرمایا: ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ مشرکین کے بچے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ بھی تو مشرکین کے بچے ہیں (یعنی اُن کے والدین مشرک تھے)۔ خبردار! بچوں کو جنگ کے دوران قتل نہ کیا جائے ہر جان فطرت پر پیدا ہوتی ہے یہاں تک کہ اُس کی زبان اُس کی فطرت کا اظہار نہ کردے،

پھر اُس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی بناتے ہیں۔‘‘

اِس حدیث کو امام نسائی، دارمی، احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ جبکہ امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام احمد نے متعدد اسانید کے ساتھ روایت کیا ہے اور ان کی بعض اسانید کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١٩٩/١٢. عَنْ رَبَاحِ بْنِ رَبِيعٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ، فَرَأَى النَّاسَ مُجْتَمِعِيْنَ عَلَى شَيءٍ، فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ: انْظُرْ عَـلَامَ اجْتَمَعَ هَؤُلَاءِ؟ فَجَاءَ فَقَالَ: عَلَى امْرَأَةٍ قَتِيلٍ، فَقَالَ: مَا كَانَتْ هَذِهِ لِتُقَاتِلَ، قَالَ: وَعَلَى الْمُقَدِّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ: قُلْ لِخَالِدٍ: لَا يَقْتُلَنَّ امْرَأَةً وَلَا عَسِيْفًا. وفي رواية: لَا تَقْتُلَنَّ ذُرِّيَّةً وَلَا عَسِيْفًا.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

١٢: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في قتل النساء، ٣/٥٣، الرقم: ٢٦٦٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب الغارة والبيات وقتل النساء والصبيان، ٢/٩٤٨، الرقم: ٢٨٤٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٨٦-١٨٧، الرقم: ٨٦٢٥، ٨٦٢٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٨٨، الرقم: ١٦٠٣٥، وابن حبان في الصحيح، ١١/١١٠، الرقم: ٤٧٨٩، والحاكم في المستدرك، ٢/١٣٣، الرقم: ٢٥٦٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/١٠، الرقم: ٣٤٨٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٨٢، الرقم: ٣٣١١٧، وأبو يعلى في المسند، ٣/١١٥-١١٦، الرقم: ١٥٤٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٨٢، الرقم: ١٧٨٨٣.

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

’’حضرت رباح بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک غزوہ میں ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ ﷺ نے دیکھا بہت سے لوگ کسی چیز کے پاس جمع ہیں۔ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو یہ دیکھنے کے لئے بھیجا کہ لوگ کس چیز کے پاس جمع ہوئے ہیں۔ اُس نے آ کر بتایا: ایک مقتول عورت کے پاس۔ فرمایا: یہ تو جنگ نہیں کرتی تھی۔ حضرت رباح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگلے دستے کے کمانڈر حضرت خالد بن ولید تھے لہٰذا آپ ﷺ نے ایک آدمی کو بھیجا اور فرمایا: خالد سے کہنا: (مشرکین کی) عورتوں اور خدمت کرنے والوں کو ہرگز ہرگز قتل نہ کرو۔‘‘ ایک روایت میں ہے: ’’بچوں اور خدمت گاروں کو ہرگز ہرگز قتل نہ کرو۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۰۰/۱۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ، فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟ فَقَالَ: عِنْدِي خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ، إِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَإِنْ تُنْعِمْ

۱۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب وفد بني حنيفة وحديث ثمامة بن أثال، ۴/۱۵۸۹، الرقم: ۴۱۱۴، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب ربط الأسير وحبسه وجواز المن عليه، ۳/۱۳۸۶، الرقم: ۱۷۶۴، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في الأسير يوثق، ۳/۵۷، الرقم: ۲۶۷۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۴۶، الرقم: ۷۳۵۵، وابن حبان في الصحيح، ۴/۴۲-۴۳، الرقم: ۱۲۳۹، وأبو عوانة في المسند، ۴/۲۵۷، الرقم: ۶۶۹۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۶/۳۱۹، الرقم: ۱۲۶۱۴۔

تُنعِمُ عَلٰی شَاكِرٍ، وَإِنْ كُنتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئتَ، فَتُرِکَ حَتّٰی كَانَ الْغَدُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: مَا عِنْدَکَ يَا ثُمَامَةُ؟ قَالَ: مَا قُلْتُ لَکَ إِنْ تُنْعِمْ تُنعِمْ عَلٰی شَاكِرٍ، فَتَرَكَهُ حَتّٰی كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ: مَا عِنْدَکَ يَا ثُمَامَةُ؟ فَقَالَ: عِنْدِي مَا قُلْتُ لَکَ، فَقَالَ: أَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ، فَانْطَلَقَ إِلٰی نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، يَا مُحَمَّدُ، وَاللهِ، مَا كَانَ عَلَی الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِکَ، فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُکَ أَحَبَّ الْوُجُوْهِ إِلَيَّ، وَاللهِ، مَا كَانَ مِنْ دِيْنٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِيْنِکَ، فَأَصْبَحَ دِيْنُکَ أَحَبَّ الدِّيْنِ إِلَيَّ، وَاللهِ، مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِکَ، فَأَصْبَحَ بَلَدُکَ أَحَبَّ الْبِلَادِ إِلَيَّ، وَإِنَّ خَيْلَکَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيْدُ الْعُمْرَةَ، فَمَاذَا تَرٰی؟ فَبَشَّرَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ، فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ: صَبَوْتَ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ أَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَلَا وَاللهِ، لَا يَأْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰی يَأْذَنَ فِيْهَا النَّبِيُّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نجد کی جانب کچھ سواروں کو روانہ فرمایا تو وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص ثمامہ بن اثال کو گرفتار کرکے لے آئے اور اسے مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ اُس کے پاس تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ثمامہ! تمہارا کیا ارادہ ہے؟ جواب دیا: اے محمد! میرا ارادہ نیک ہے، اگر آپ مجھے قتل کریں تو گویا ایک خونی آدمی کو

قتل کیا اور اگر احسان فرمائیں تو شکر گزار پر احسان ہوگا، اگر آپ مال چاہتے ہیں تو جتنا چاہیں مانگ سکتے ہیں۔ جب دوسرا روز ہوا تو آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اے ثمامہ! کیا ارادہ ہے؟ اُس نے جواب دیا: میں کہہ چکا کہ اگر احسان فرمائیں تو ایک شکر گزار پر احسان ہوگا۔ آپ ﷺ اُسے دوبارہ چھوڑ کر چلے گئے اور اگلے روز پھر فرمایا: اے ثمامہ! کیا خیال ہے؟ کہنے لگا: میں تو عرض کر چکا ہوں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ وہ چلا گیا اور مسجد کے قریب ایک باغ میں جا کر غسل کیا پھر مسجد نبوی میں آ کر کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں، اے محمد! خدا کی قسم مجھے روئے زمین پر آپ کے چہرے سے زیادہ کسی کا چہرہ ناپسند نہیں تھا، لیکن آج مجھے آپ کا چہرہ سب چہروں سے زیادہ محبوب ہو گیا ہے۔ خدا کی قسم، آپ کے دین سے زیادہ مجھے کوئی دین ناپسند نہ تھا لیکن آج مجھے آپ کا دین سب سے زیادہ پیارا ہو گیا ہے، خدا کی قسم، مجھے آپ کے شہر سے زیادہ ناپسند کوئی شہر نہ تھا لیکن آج آپ کا شہر مجھے سب شہروں سے زیادہ پیارا ہو گیا ہے۔ آپ کے سواروں نے مجھے گرفتار کر لیا حالانکہ میں عمرہ کے ارادے سے جا رہا تھا، اب اس بارے میں آپ کا حکم کیا ہے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُسے بشارت دی اور فرمایا کہ وہ عمرہ کرے۔ جب وہ مکہ مکرمہ میں پہنچا تو کسی نے اُس سے کہا: کیا تم بے دین ہو گئے ہو؟ جواب دیا: نہیں بلکہ میں تو محمد رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر مسلمان ہو گیا ہوں۔ خدا کی قسم! اب تمہارے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کی اجازت کے بغیر یمامہ سے گندم کا ایک دانہ بھی نہیں پہنچے گا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٠١/١٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: مَرَّ يَهُودِيٌّ بِرَسُولِ

١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب إذا عرض الذمي وغيره بسب النبي ﷺ ولم يصرح نحو قوله السام عليكم، ٦/٢٥٣٨، الرقم: ٦٥٢٧، ومسلم في —

www.MinhajBooks.com

اللهِ ﷺ فَقَالَ: اَلسَّامُ عَلَيْکَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَعَلَيْکَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ؟ قَالَ: اَلسَّامُ عَلَيْکَ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَا نَقْتُلُهُ؟ قَالَ: لَا، إِذَا سَلَّمَ عَلَيْکُمْ أَهْلُ الْکِتَابِ فَقُوْلُوْا: وَعَلَيْکُمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا تو اُس نے کہا: اَلسَّامُ عَلَيْکَ ’’تجھ پر (معاذ اللہ) موت ہو۔‘‘ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وَعَلَيْکَ ’’اور تم پر۔‘‘ پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کیا کہتا ہے؟ اُس نے کہا: تجھ پر موت ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم اِسے قتل نہ کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ جب اہل کتاب تمہیں سلام کیا کریں تو اُنہیں وَعَلَيْکُمْ کہہ دیا کرو۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٠٢/ ١٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُوْدِ

.... الصحيح، کتاب السلام، باب النهي عن ابتداء أهل الکتاب، بالسلام وکيف يرد، ٤/ ١٧٠٥، الرقم: ٢١٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٢١٨، الرقم: ١٣٣٠٨، وأبو يعلی في المسند، ٥/ ٤٤٥، الرقم: ٣١٥٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٤٢، وابن حزم في المحلی، ١١/ ٤١٥۔

١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب إذا عرض الذمي وغيره بسب النبي ﷺ ولم يصرح نحو قوله: السام عليکم، ٦/ ٢٥٣٩، الرقم: ٦٥٢٨، ومسلم في الصحيح، کتاب البر والصلة والآداب، باب فضل الرفق، ٤/ ٢٠٠٣، —

عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا: اَلسَّامُ عَلَيْکَ، فَقُلْتُ: بَلْ عَلَيْکُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ کُلِّهِ، قُلْتُ: أَوَ لَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ: قُلْتُ: وَعَلَيْکُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کچھ یہودیوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، پھر کہا: (اَلسَّامُ عَلَيْکَ)‘‘ (معاذ اللہ تجھے موت آئے۔‘‘ تو میں نے کہا: تمہارے اُوپر موت ہو اور لعنت ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! بیشک اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور ہر ایک معاملہ میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی: (یارسول اللہ!) جو اُنہوں نے کہا وہ آپ نے نہیں سنا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے وَعَلَيْکُمْ کہہ دیا تھا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٠٣/١٦. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: مَرَّتْ بِنَا جِنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَقُمْنَا لَهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّهَا جِنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ؟

الرقم: ٢٥٩٣، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في الرفق، ٤/٢٥٤، الرقم: ٤٨٠٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب الرفق، ٢/١٢١٦، الرقم: ٣٦٨٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١١٢، الرقم: ٩٠٢۔

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب من قام لجنازة يهودي، ١/٤٤١، الرقم: ١٢٤٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب القيام للجنازة، ٢/٦٦٠، الرقم: ٩٦٠، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب القيام لجنازة أهل الشرك، ٤/٤٥، الرقم: ١٩٢٢، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٦٢٦، الرقم: ٢٠٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣١٩، الرقم: ١٤٤٦٧۔

قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجِنَازَةَ فَقُوْمُوْا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو حضور نبی اکرم ﷺ (اس کے احترام میں) کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ پھر ہم عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٠٤/١٧. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰی رضی الله عنه قَالَ: كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ، فَمَرُّوْا عَلَيْهِمَا بِجِنَازَةٍ، فَقَامَا، فَقِيْلَ لَهُمَا: إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَيْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ، فَقَالَا: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّتْ بِهِ جِنَازَةٌ، فَقَامَ، فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّهَا جِنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ، فَقَالَ: أَلَيْسَتْ نَفْسًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد الرحمن بن ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن حُنَیف اور حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہما قادسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اُن کے پاس سے ایک

١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب من قام لجنازة يهودي، ١/٤٤١، الرقم: ١٢٥٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب القيام للجنازة، ٢/٦٦١، الرقم: ٩٦١، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب القيام لجنازة أهل الشرك، ٤/٤٥، الرقم: ١٩٢١، وفي السنن الكبرى، ١/٦٢٦، الرقم: ٢٠٤٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٦، الرقم: ٢٣٨٩٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/٩٠، الرقم: ٥٦٠٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/٣٩، الرقم: ١١٩١٨، وابن الجعد في المسند/ ٢٧، الرقم: ٧٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٢٧، الرقم: ٦٦٧٢۔

جنازہ گزرا۔ دونوں کھڑے ہو گئے۔ اُن سے کہا گیا کہ یہ تو یہاں کے کافر ذمی کا جنازہ ہے۔ دونوں نے بیان فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے۔ عرض کیا گیا: یہ تو یہودی کا جنازہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ جان نہیں ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٠٥/١٨. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ، قَالَ: إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

وفي رواية: **إِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً وَلَمْ أُبْعَثْ عَذَابًا.**

رَوَاهُ أَبُو نُعَيمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا: (یا رسول اللہ!) مشرکین کے خلاف بد دعا کیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے لعنت کرنے والا بنا کر مبعوث نہیں کیا گیا، مجھے تو صرف (سراپا) رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔

١٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب النهي عن لعن الدواب وغيرها، ٤/٢٠٠٦، الرقم: ٢٥٩٩، والبخاري في الأدب المفرد/١١٩، الرقم: ٣٢١، وأبو يعلى في المسند، ١١/٣٥، الرقم: ٦١٧٤، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٤٠، الرقم: ٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٤٤، الرقم: ١٤٠٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٩٢، والحسيني في البيان والتعريف، ١/٢٨٣، الرقم: ٧٥٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٢٠٢۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے سراپا رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے عذاب بنا کر نہیں۔''

اِس حدیث کو امام ابونعیم، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٢٠٦/١٩. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ لوگ (مجھے) نہیں جانتے۔''

اِس حدیث کو امام ابن حبان، ابن ابی عاصم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٢٠٧/٢٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ ثَمَانِيْنَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ

١٩: أخرجه ابن حبان في الصحيح، كتاب الرقائق، باب ذكر ما يجب على المرء الدعاء على أعدائه بما فيه ترك حظ نفسه، ٣/٢٥٤، الرقم: ٩٧٣، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثاني، ٤/١٢٣، الرقم: ٢٠٩٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/١٢٠، الرقم: ٥٦٩٤، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٥٠٠، الرقم: ٢٠٤٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٦٤، الرقم: ١٤٤٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/١١٧۔

٢٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب قول الله تعالى: ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ﴾، ٣/١٤٤٢، الرقم:—

مَكَّةَ هَبَطُوْا عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ مُتَسَلِّحِيْنَ، يُرِيْدُوْنَ غِرَّةَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ، فَأَخَذَهُمْ سِلْمًا، فَاسْتَحْيَاهُمْ، فَأَنْزَلَ اللهُ ﷻ: ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ﴾ [الفتح، ٤٨: ٢٤].

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (صلح حدیبیہ کے موقع پر) مکہ کے اسّی (۸۰) آدمی جبل تنعیم سے مسلح ہوکر اُترے، وہ حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کو دھوکہ دے کر غفلت میں حملہ کرنا چاہتے تھے، آپ ﷺ نے انہیں پکڑ کر قید کر لیا اور بعد میں اُنہیں زندہ چھوڑ دیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿اور وہی ہے جس نے سرحدِ مکّہ پر (حدیبیہ کے قریب) اُن (کافروں) کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ اُن سے روک دیے﴾۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام

-------- ١٨٠٨، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة الفتح، ٥/٣٨٦، الرقم: ٣٢٦٤، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في المن على الأسير بغير فداء، ٣/٦١، الرقم: ٢٦٨٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٢٠٢، ٦/٤٦٤، الرقم: ٨٦٦٧، ١١٥١٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٢٤، ٢٩٠، الرقم: ١٢٢٧٦، ١٤١٢٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٤٠٥، الرقم: ٣٦٩١٦، وأبو عوانة في المسند، ٤/٢٩١، الرقم: ٦٧٨٢، ٦٧٨٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٦٣، الرقم: ١٢٠٨۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٠٨/٢١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ (في يوم فتح مكة): مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ ...... الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا اُس کو امان ہے، جو شخص ہتھیار پھینک دے اُس کو امان ہے، جو شخص اپنے گھر کے دروازے بند کر لے اُس کو امان ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٢٠٩/٢٢. عَنْ أَبِي يُوْسُفَ رحمه الله تعلى قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَفَا عَنْ مَكَّةَ وَأَهْلِهَا وَقَالَ: مَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَنَهَى عَنِ الْقَتْلِ

٢١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب فتح مكة، ٣/١٤٠٧، الرقم: ١٧٨٠، وأبو داود في السنن، كتاب الخراج والإمارة والفيء، باب ما جاء في خبر مكة، ٣/١٦٢، الرقم: ٣٠٢١، والبزار في المسند، ٤/١٢٢، الرقم: ١٢٩٢، والدار قطني في السنن، ٣/٦٠، الرقم: ٢٣٣، وأبوعوانة في المسند، ٤/٢٩٠، الرقم: ٦٧٨٠، وابن راهويه في المسند، ١/٣٠٠، الرقم: ٢٧٨۔

٢٢: أخرجه الشافعي في الأم، ٧/٣٦١، وابن حبان في الثقات، ٢/٥٦، والربيع في المسند/ ١٧٠، الرقم: ٤١٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/١١٨، الرقم: ١٨٠٥٥۔

إِلَّا نَفَرًا قَدْ سَمَّاهُمْ إِلَّا أَنْ يُقَاتِلَ أَحَدًا فَيُقْتَلَ وَقَالَ لَهُمْ: حِينَ اجْتَمَعُوْا فِي الْمَسْجِدِ مَا تَرَوْنَ أَنِّي صَانِعٌ بِكُمْ قَالُوْا: خَيْرًا أَخٌ كَرِيْمٌ وَابْنُ أَخٍ كَرِيْمٍ، قَالَ: اذْهَبُوْا فَأَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالرَّبِيعُ.

’’حضرت ابو یوسف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مکہ اور اہل مکہ سے درگزر فرمایا اور یہ فرمایا: جس شخص نے اپنا دروازہ بند کرلیا تو وہ امن میں ہے، اور جو مسجد میں داخل ہوگیا وہ امن میں ہے، اور جو ابوسفیان کے گھر داخل ہوگیا وہ امن میں ہے اور آپ ﷺ نے چند (گستاخ) افراد جن کے نام بیان کردیئے تھے کے علاوہ قتلِ عام سے منع فرمایا، اور یہ کہ اگر مشرکین میں سے کوئی شخص کسی مسلمان کے ساتھ جنگ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے اور جب وہ لوگ مسجد میں جمع ہوئے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنے والا ہوں؟ انہوں نے کہا: ہم آپ سے بھلائی کی امید رکھتے ہیں کیونکہ آپ ایک معزز بھائی اور معزز بھائی کے بیٹے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ تم سب آزاد ہو۔‘‘

اِس حدیث کو امام شافعی، ابن حبان اور ربیع نے روایت کیا ہے۔

٢١٠/٢٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه (يعني ابن مسعود) قَالَ: إِنَّمَا كَانَ هَذَا لِأَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِيْنَ كَسِنِي

٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب يغشى الناس هذا عذاب أليم، ١٨٢٣/٤، الرقم: ٤٥٤٤، ومسلم في الصحيح، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب الدخان، ٢١٥٦/٤، الرقم: ٢٧٩٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٨٠/١، الرقم: ٣٦١٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١٣٩/٤۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

يُوْسُفَ، فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتَّى أَكَلُوْا الْعِظَامَ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيْمٌ﴾ [الدخان، ٤٤: ١٠]، قَالَ: فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقِيْلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اسْتَسْقِ اللهَ لِمُضَرَ فَإِنَّهَا قَدْ هَلَكَتْ، قَالَ لِمُضَرَ: إِنَّكَ لَجَرِيْءٌ، فَاسْتَسْقَى لَهُمْ فَسُقُوْا، فَنَزَلَتْ: ﴿إِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ﴾ [الدخان، ٤٤: ١٥] فَلَمَّا أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ عَادُوْا إِلَى حَالِهِمْ حِيْنَ أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ، فَأَنْزَلَ اللهُ ﷻ: ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ﴾ [الدخان، ٤٤: ١٦] قَالَ: يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ جب قریش نے حضور نبی اکرم ﷺ کی نافرمانی کی تو آپ ﷺ نے اُن کے لئے حضرت یوسف علیہ السلام کے (زمانے جیسے قحط سالی کے) سات سالوں کی اُن کے خلاف دعا مانگی۔ پس اُن لوگوں کا قحط اور مصیبت سے ایسا سامنا ہوا کہ ہڈیاں تک کھا گئے پس ان میں سے جب کوئی آدمی آسمان کی جانب دیکھتا تو اسے بھوک کے باعث زمین و آسمان کے درمیان دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ’’سو آپ اُس دن کا انتظار کریں جب آسمان واضح دھواں ظاہر کر دے گا۔‘‘ راوی نے بیان کیا کہ پھر وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر کہنے لگے: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے مضر (قریش) کے لئے بارش کی دعا کر دیں کیونکہ وہ ہلاک ہو گئے۔ آپ ﷺ نے قریش سے فرمایا: تم تو بڑے بہادر بنتے ہو (اب قدرت سے مقابلہ کرو) بہرحال آپ ﷺ نے بارش کی دعا کی تو ان پر بارش ہوئی۔ پھر یہ آیت نازل فرمائی گئی: ’’تم یقیناً (وہی کفر

دہرانے لگو گے‘‘۔ چنانچہ جب ان پر خوش حالی کا دور آ گیا تو خوش حالی آتے ہی اپنی اصلی حالت کی طرف لوٹ گئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ’’جس دن ہم بڑی سخت گرفت کریں گے تو (اس دن) ہم یقیناً انتقام لے ہی لیں گے‘‘۔ راوی یہ بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد یومِ بدر ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢١١/٢٤. **عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: أَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه فَقَالَ: إِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَئُوْا عَنِ الْإِسْلَامِ، فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتَّى هَلَكُوْا فِيْهَا وَأَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ، فَجَاءَهُ أَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، جِئْتَ تَأْمُرُ بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ هَلَكُوْا فَادْعُ اللهَ، فَقَرَأَ: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ۝﴾** [الدخان، ٤٤: ١٠] **ثُمَّ عَادُوْا إِلَى كُفْرِهِمْ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝﴾** [الدخان، ٤٤: ١٦] **يَوْمَ بَدْرٍ.**

٢١٢/٢٥. **وزاد البخاري في روايته: قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ: وَزَادَ أَسْبَاطٌ**

٢٤-٢٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاستسقاء، باب إذا استشفع المشركون بالمسلمين عند القحط، ٣٤٢/١، الرقم: ٩٧٤، وأيضًا في كتاب تفسير القرآن، باب وراودته التي هو في بيتها عن نفسه وغلقت الأبواب وقالت هيت لك، ١٧٣٠/٤، الرقم: ٤٤١٦، وأيضًا في باب تفسير سورة آلم غلبت الروم، ١٧٩١/٤، الرقم: ٤٤٩٦، ومسلم في الصحيح، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب الدخان، ٢١٥٥/٤، الرقم: ٢٧٩٨، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب ومن سورة الدخان، ٢٩٧/٥، الرقم: ٣٢٥٤، والنسائي في السنن الكبرى،—

عَنْ مَنْصُوْرٍ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَسُقُوْا الْغَيْثَ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ سَبْعًا وَشَكَا النَّاسُ كَثْرَةَ الْمَطَرِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَانْحَدَرَتِ السَّحَابَةُ عَنْ رَأْسِهِ فَسُقُوْا النَّاسُ حَوْلَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اُنہوں نے کہا: (کفار) قریش نے اسلام لانے میں (حد درجہ) تاخیر کی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اُن کے خلاف دعا فرمائی تو انہیں قحط سالی نے پکڑ لیا، یہاں تک کہ وہ مرنے لگے اور مردار اور ہڈیاں کھانے پر مجبور ہوگئے۔ پھر ابو سفیان آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض گزار ہوا: یا محمد! آپ صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور آپ کی قوم مر رہی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ تو آپ ﷺ نے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی ’’پس اس دن کا انتظار کیجیے جس دن آسمان سے ایک نظر آنے والا دھواں ظاہر ہوگا۔‘‘ پھر وہ اپنے کفر کی طرف لوٹ گئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشادِ مبارکہ: ’’(لیکن یاد رکھو کہ) جس دن ہم سخت (پکڑ) پکڑیں گے‘‘ سے مراد یوم بدر ہے۔‘‘

امام بخاری کی روایت میں اِن الفاظ کا اضافہ ہے: ’’حضرت ابو عبد اللہ نے کہا: اور اسباط نے منصور کے حوالے سے یہ اضافہ کیا ہے: پھر رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی تو بارش ہوئی اور لگاتار سات دن تک بارش ہوتی رہی پھر لوگوں نے بارش کی کثرت کی

.... ٦/٤٥٦، الرقم: ١١٤٨٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٣١، ٤٤١، الرقم: ٤١٤٠، ٤٢٠٦، والحميدي في المسند، ١/٦٣، الرقم: ١١٦، وابن حبان في الصحيح، ١١/٨٠، الرقم: ٤٧٦٤، وأبو يعلى في المسند، ٩/٧٨، الرقم: ٥١٤٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/٢١٤، الرقم: ٩٠٤٦-٩٠٤٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٥٢، الرقم: ٦٢٢١۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

شکایت کی تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! (بارش) ہمارے گرد و پیش پر برسا، ہم پر نہ برسا۔ چنانچہ بادل آپ ﷺ کے سر مبارک سے ہٹ گئے اور اُن کے اردگرد بارش جاری رہی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢١٣/٢٦. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سُحِرَ النَّبِيُّ ﷺ وذكرت الحديث إلى أن قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَشَعَرْتِ أَنَّ اللهَ أَفْتَانِي فِيمَا فِيهِ شِفَائِي، أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ، قَالَ: فِيمَا ذَا؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ، وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ، قَالَ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ، فَخَرَجَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ حِينَ رَجَعَ: نَخْلُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ، فَقُلْتُ: اسْتَخْرَجْتَهُ؟ فَقَالَ: لَا، أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِيَ اللهُ، وَخَشِيتُ أَنْ يُثِيرَ ذَلِكَ

٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب صفة إبليس وجنوده، ١١٩٢/٣، الرقم: ٣٠٩٥، وأيضًا في كتاب الطب، باب السحر، ٢١٧٤/٥، الرقم: ٥٤٣٠، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب السحر، ١٧١٩/٤-١٧٢٠، الرقم: ٢١٨٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب السحر، ١١٧٣/٢، الرقم: ٣٥٤٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٣٨٠/٤، الرقم: ٧٦١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥٧/٦، الرقم: ٢٤٣٤٥، والشافعي في المسند/٣٨٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤١/٥، الرقم: ٢٣٥١٩، وأبو يعلى في المسند، ٢٩٠/٨-٢٩١، الرقم: ٤٨٨٢.

عَلَى النَّاسِ شَرًّا، ثُمَّ دُفِنَتِ الْبِئْرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر جادو کر دیا گیا۔ پھر اُنہوں نے حدیث بیان فرمائی یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (اُنہیں) فرمایا: کیا تمہیں یہ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا دی ہے جس میں میری شفا ہے؟ میرے پاس دو (فرشتے) آدمی (کی شکل میں) آئے ایک میرے سر کے پاس آ کھڑا ہوا اور دوسرا پاؤں کی طرف۔ اُن میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا: اِنہیں کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: اِن پر جادو کیا گیا ہے۔ پہلے نے دریافت کیا: جادو کس نے کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: لبید بن اعصم نے۔ پہلے نے پوچھا: کس طرح کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: کنگھی، روئی کے گالے اور نر کھجور کے اوپر والے چھلکے پر۔ پہلے نے سوال کیا: یہ چیزیں کہاں ہیں؟ دوسرے نے جواب دیا: زروان کے کنوئیں میں۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ اُس کنوئیں پر گئے اور واپس تشریف لے آئے۔ واپسی پر آپ ﷺ نے حضرت عائشہ کو بتایا کہ وہاں کی کھجوریں ایسی ہیں جیسے شیاطین کے سر۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے سوال کیا: (یارسول اللہ!) کیا آپ نے وہ چیزیں نکلوا لیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں جہاں تک میرا تعلق ہے مجھے تو اللہ تعالیٰ نے شفا یاب کر دیا ہے۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ اُنہیں نکلوانے سے لوگوں میں فساد برپا نہ ہو جائے (اور مسلمان کہیں لبید بن اعصم کو قتل نہ کر دیں)۔ اِس لیے کنواں ہی بند کر دیا گیا ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢١٤/٢٧. عَنْ أَبِي مَحْذُوْرَةَ ﷺ قَالَ: خَرَجْتُ فِي نَفَرٍ فَكُنَّا

٢٧: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الأذان، باب كيف الأذان، ٢/٥-٦، الرقم: ٦٣٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الأذان والسنة فيها، باب الترجيع في الأذان، ١/٢٣٤، الرقم: ٧٠٨، وأحمد بن حنبل في —

بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَسَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ عَنْهُ مُتَنَكِّبُوْنَ، فَصَرَخْنَا نَحْكِيْهِ نَهْزَأُ بِهِ، فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا قَوْمًا، فَأَقْعَدُوْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: أَيُّكُمُ الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ قَدِ ارْتَفَعَ؟ فَأَشَارَ إِلَيَّ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَصَدَقُوْا، فَأَرْسَلَ كُلَّهُمْ وَحَبَسَنِي، وَقَالَ لِي: قُمْ فَأَذِّنْ فَقُمْتُ وَلَا شَيْءَ أَكْرَهُ إِلَيَّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَا مِمَّا يَأْمُرُنِي بِهِ، فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَلْقَى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ التَّأْذِيْنَ هُوَ بِنَفْسِهِ، فَقَالَ: قُلْ: اَللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، ثُمَّ قَالَ لِي: ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اَللهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، ثُمَّ دَعَانِي حِيْنَ قَضَيْتُ التَّأْذِيْنَ فَأَعْطَانِي صُرَّةً فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى نَاصِيَةِ أَبِي مَحْذُوْرَةَ ثُمَّ أَمَرَّهَا عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ عَلَى ثَدْيَيْهِ ثُمَّ عَلَى كَبِدِهِ ثُمَّ بَلَغَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ سُرَّةَ

www.MinhajBooks.com

.... المسند، ٣/٤٠٩، الرقم: ١٥٤١٧، والشافعي في المسند/٣١، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٢/٩٢، الرقم: ٧٩٠، والدار قطني في السنن، ١/٢٣٣، الرقم: ١، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٣٩٣، الرقم: ١٧١٤۔

أَبِي مَحْذُوْرَةَ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بَارَکَ اللهُ لَکَ وَبَارَکَ عَلَيْکَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَمَرْتَنِي بِالتَّأْذِيْنِ بِمَکَّةَ، قَالَ: نَعَمْ، قَدْ أَمَرْتُکَ فَذَهَبَ کُلُّ شَيئٍ کَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ کَرَاهِيَةٍ وَعَادَ ذَالِکَ کُلُّهُ مَحَبَّةً لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَدِمْتُ عَلَی عَتَّابِ بْنِ أَسِيْدٍ عَامِلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِمَکَّةَ فَأَذَّنْتُ مَعَهُ بِالصَّلَاةِ عَنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ وَالشَّافِعِيُّ.

’’حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک جماعت کے ساتھ راستے سے گزر رہا تھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے مؤذن نے اذان دی، ہم نے مؤذن کی اذان سنی تو اذان سے نفرت کی وجہ سے اذان کی نقلیں اُتارنا شروع کر دیں اور اُس کا مذاق اُڑانے لگے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہماری آوازوں کو سنا، ہماری جانب کچھ لوگوں کو بھیجا جو ہمیں پکڑ کر لے گئے اور آپ ﷺ کے پاس لے جا کر بٹھا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے اُونچی آواز کس کی تھی؟ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا، آپ ﷺ نے سب کو چھوڑ دیا اور مجھے پکڑ کر حکم دیا: اذان دو، میں حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ کے حکم سے سخت نفرت کرتا تھا۔ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا۔ آپ ﷺ نے خود مجھے اذان بتانی شروع فرمائی، فرمایا: کہو: ﴿اَللهُ أَکْبَرُ اللهُ أَکْبَرُ، اَللهُ أَکْبَرُ اَللهُ أَکْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ﴾ آپ ﷺ نے فرمایا: دوبارہ ان کلمات کو بلند آواز سے کہو: ﴿أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، حَيَّ عَلَی الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَی الصَّلَاةِ﴾ جب میں اذان پوری کر چکا تو آپ ﷺ نے مجھے بلایا اور تھیلی دی جس میں کچھ چاندی تھی، پھر

آپ ﷺ نے میری پیشانی پر ہاتھ رکھ کر چہرے پر پھیرا، پھر اپنا ہاتھ سینے پر پھیرا حتیٰ کہ ناف تک پھیرا، پھر فرمایا: اللہ برکت دے اور تجھ پر برکت نازل فرمائے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے مکہ میں مؤذن متعین فرما دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں میں تمہیں امیر بناؤں گا۔ اُس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے میرے دل میں جو نفرت تھی وہ دور ہوگئی اور اُس کی جگہ آپ ﷺ کی محبت آ گئی۔ میں عتاب بن اسید کے پاس آیا جو مکہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے گورنر تھے تو میں نے اُن کے پاس حضور ﷺ کے حکم سے اذان دی۔‘‘

اِس حدیث کو امام نسائی اور ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور احمد اور شافعی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

بَابٌ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَمُلَاطَفَتِهِ بِأَهْلِ الذِّمَّةِ وَالْمُعَاهَدِيْنَ

﴿حضور ﷺ کی ذمیوں اور معاہدین پر رحمت و شفقت﴾

١/٢١٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ أَرْبَعِيْنَ عَامًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی معاہد (جن غیر مسلموں کے ساتھ اسلامی حکومت کا معاہدہ ہو) کو (بغیر کسی جرم کے) قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت تک محسوس ہوتی ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٢/٢١٦. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّكُمْ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجزية، باب إثم من قتل معاهدا بغير جرم، ٣/١١٥٥، الرقم: ٢٩٩٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الديات، باب من قتل معاهدا، ٢/٨٩٦، الرقم: ٢٦٨٦، والبزار في المسند، ٦/٣٦٨، الرقم: ٢٣٨٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٠٤، الرقم: ٣٦٩٣.

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب وصية النبي ﷺ بأهل مصر، ٤/١٩٧٠، الرقم: ٢٥٤٣، وأحمد بن حنبل ـــ

سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ، وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمَّى فِيْهَا الْقِيْرَاطُ، فَإِذَا فَتَحْتُمُوْهَا فَأَحْسِنُوْا إِلَى أَهْلِهَا، فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا، أَوْ قَالَ: ذِمَّةً وَصِهْرًا، فَإِذَا رَأَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيْهَا فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا، قَالَ: فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيْعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم عنقریب مصر فتح کرو گے۔ یہ وہ سرزمین ہے جہاں کی کرنسی کا نام قیراط ہوگا۔ جب تم اُس سرزمین کو فتح کرلو تو وہاں کے لوگوں سے اچھا سلوک کرنا، کیونکہ اُن کا تم پر حق اور تمہارے ساتھ رشتہ داری ہے، یا فرمایا: انکا حق اور سسرالی رشتہ ہے۔ جب تم وہاں پر دو آدمیوں کو ایک اینٹ کی جگہ پرلڑتے دیکھو تو تم وہاں سے نکل آنا، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عبد الرحمٰن بن شرحبیل بن حسنہ اور اُن کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ کے متعلق لڑتے دیکھا، تو میں وہاں سے نکل آیا۔“

اِس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۳/۲۱۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَلَا مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدًا لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهِ، فَقَدْ أَخْفَرَ بِذِمَّةِ اللهِ، فَلَا يُرَحْ

.... في المسند، ۵/۱۷۳، الرقم: ۲۱۵٦۰، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/٦۸، الرقم: ٦٦۷٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ۸/۳۰۳، الرقم: ۸۷۰۱۔

۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الديات، باب ما جاء فيمن يقتل نفسا معاهدة، ۴/۲۰، الرقم: ۱۴۰۳، وابن ماجه في السنن، كتاب الديات، باب من قتل معاهدا، ۲/۸۹٦، الرقم: ۲٦۸۷، وأبو يعلى في —

رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وأَبُوْ يَعْلَى وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آگاہ رہو! جو کسی معاہد (ذمی) کو قتل کرے، جس کے لیے اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا ذمہ ہو، تو اُس نے اللہ تعالیٰ کا ذمہ توڑ دیا، وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے آتی ہوگی۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، ابو یعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث حسن صحیح ہے۔

٢١٨/٤. عَنْ عِدَّةٍ (وعند البيهقي: عَنْ ثَـلَاثِيْنَ) مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، عَنْ آبَائِهِمْ دِنْيَةً، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: أَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا، أَوِ انْتَقَصَهُ، أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ، أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ فَأَنَا حَجِيْجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. وَقَالَ الْعَجْلُوْنِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

.... المسند، ١١/٣٣٥، الرقم: ٦٤٥٢، والحاكم في المستدرك، ٢/١٣٨، الرقم: ٢٥٨١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢٠٥، الرقم: ١٨٥١١۔

٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الخراج والفي والإمارة، باب في تعشير أهل الذمة إذا اختلفوا بالتجارات، ٣/١٧٠، الرقم: ٣٠٥٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢٠٥، الرقم: ١٨٥١١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٧، الرقم: ٤٥٥٨، والعجلوني في كشف الخفاء، ٢/٣٤٢۔

’’حضور نبی اکرم ﷺ کے کئی اصحاب کے صاحبزادوں (امام بیہقی کی روایت میں تیس) نے اپنی انتہائی قریبی رشتہ داروں سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خبردار! جس نے کسی معاہد (ذمی) پر ظلم کیا یا اُس کے حق میں کمی کی یا اُسے کوئی ایسا کام کہ دیا جو اُس کی طاقت سے باہر ہو یا اُس کی دلی رضامندی کے بغیر کوئی چیز اُس سے لے لی تو قیامت کے دن میں اُس کی طرف سے جھگڑا کروں گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔ امام عجلونی نے فرمایا: اِس کی سند حسن ہے۔

٥/٢١٩. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِي غَيْرِ كُنْهِهِ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد

٥: أخرجه النسائي في السنن، كتاب القسامة، باب تعظيم قتل المعاهد، ٨/٢٤، الرقم: ٤٧٤٧، وأيضًا في السنن الكبرى، ٤/٢٢١، الرقم: ٦٩٤٩، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في الوفاء للمعاهد وحرمة ذمته، ٣/٨٣، الرقم: ٢٧٦٠، والدارمي في السنن، ٢/٣٠٨، الرقم: ٢٥٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٦، ٣٨، الرقم: ٢٠٣٩٣، ٢٠٤١٩، والبزار في المسند، ٩/١٢٩، الرقم: ٣٦٧٩، والحاكم في المستدرك، ٢/١٥٤، الرقم: ٢٦٣١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٧٦، الرقم: ٨٠١١، وابن الجارود في المنتقى، ١/٢١٣، الرقم: ٨٣٥، والطيالسي في المسند، ١/١١٨، الرقم: ٨٧٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢٣١، الرقم: ١٨٦٢٩۔

فرمایا: جو مسلمان کسی معاہد شخص (ذمی) کو ناحق قتل کرے گا اللہ تعالیٰ اُس پر جنت حرام فرما دے گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام نسائی، ابو داود، دارمی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٦/٢٢٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَجِدْ رِيْحَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ أَرْبَعِيْنَ عَامًا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی ذمی کو قتل کرے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے محسوس کی جا سکتی ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام نسائی، احمد اور بزار روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

٦: أخرجه النسائي في السنن، كتاب القسامة، باب تعظيم قتل المعاهد، ٢٥/٨، الرقم: ٤٧٥٠، وأيضًا في السنن الكبرى، ٢٢١/٤، الرقم: ٦٩٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٨٦/٢، الرقم: ٦٧٤٥، والبزار في المسند، ٣٦١/٦، الرقم: ٢٣٧٣، والحاكم في المستدرك، ١٣٧/٢، الرقم: ٢٥٨٠، وابن الجارود في المنتقى، ٢١٢/١، الرقم: ٨٣٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٣٣/٨، الرقم: ١٦٢٦٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢٠٤/٣، الرقم: ٣٦٩٣۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

٧/٢٢١. عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَجِدْ رِيْحَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ سَبْعِيْنَ عَامًا.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے سنا: حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ذمی کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو تک بھی نہ سونگھے گا حالانکہ جنت کی خوشبو ستر برس کی مسافت سے سونگھی جاسکتی ہے۔“ اِس حدیث کو امام نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٨/٢٢٢. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَحَقُّ مَنْ وَفَى بِذِمَّتِهِ، ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ.

رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٧: أخرجه النسائي في السنن، كتاب القسامة، باب تعظيم قتل المعاهد، ٨/٢٥، الرقم: ٤٧٤٩، وأيضًا في السنن الكبرى، ٤/٢٢١، الرقم: ٦٩٥١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٣٧، ٥/٣٦٩، الرقم: ١٨٠٩٧، ٢٣١٧٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٠٤، الرقم: ٣٦٩٥.

٨: أخرجه الشافعي في المسند/٣٤٣، وأيضًا في الأم، ٧/٣٢٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٣٠، الرقم: ١٥٦٩٦، والشيباني في المبسوط، ٤/٤٨٨، وأيضا في الحجة، ٤/٣٤٢-٣٤٤، والقرشي في الخراج/٨٢، الرقم: ٢٣٨.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن بیلمانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسلمان نے اہل کتاب میں سے ایک آدمی کو قتل کر دیا اور وہ مقدمہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس فیصلہ کے لئے آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اہلِ ذمہ کا حق ادا کرنے کا سب سے زیادہ ذمہ دار ہوں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے (بطورِ قصاص قاتل کو بھی قتل کئے جانے کا) حکم دیا اور اُسے قتل کر دیا گیا۔‘‘ اِس حدیث کو امام شافعی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٩/٢٢٣. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَدِمَ وَفْدُ النَّجَاشِيِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ يَخْدُمُهُمْ فَقَالَ أَصْحَابُهُ: نَحْنُ نَكْفِيكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: إِنَّهُمْ كَانُوْا لِأَصْحَابِ مُكْرِمِيْنَ، فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أُكَافِئَهُمْ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالصَّيْدَاوِيُّ.

’’حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شاہ حبشہ نجاشی کا ایک وفد حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے خود اُن کی خاطر تواضع فرمائی۔ آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ کی طرف سے (مہمان نوازی کا فریضہ سرانجام دینے کے لئے) کافی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِن لوگوں نے (میرے) اصحاب کی عزت افزائی کی تھی۔ اس لئے میں نے پسند کیا کہ میں خود اِن کی اُس تکریم کا بدلہ دوں۔‘‘ اِس حدیث کو امام بیہقی اور صیداوی نے روایت کیا ہے۔

١٠/٢٢٤. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَأُوْصِيهِ بِذِمَّةِ اللهِ

٩: أخرجه البيهقي في شعب الايمان، ٦/٥١٨، الرقم: ٩١٢٥، والصيداوي في معجم الشيوخ، ١/٩٧۔

١٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب يقاتل عن أهل الذمة ولا يسترقون، ٣/١١١١، الرقم: ٢٨٨٧، وأيضا في كتاب الجنائز، باب ما جاء في قبر النبي ﷺ وأبي بكر وعمر، ١/٤٦٩، الرقم: ١٣٢٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٤٣٦، الرقم:—

وَذِمَّةِ رَسُوْلِهِ ﷺ أَنْ يُوْفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوْا إِلَّا طَاقَتَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے (بوقتِ شہادت وصیت کرتے ہوئے) فرمایا: میں اُسے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے ذمہ کی وصیت کرتا ہوں کہ ذمیوں کے ساتھ معاہدہ نبھایا جائے اور اُن کے علاوہ دوسروں سے لڑا جائے اور اُن پر اُن کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۲۲۵. عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْحِيْرَةِ، فَكَتَبَ فِيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَنْ يَّدْفَعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ، فَإِنْ شَاؤُوْا قَتَلُوْا وَإِنْ شَاؤُوْا عَفَوْا، فَدَفَعَ الرَّجُلُ إِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ إِلَى رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ: حُنَيْنٌ مِنْ أَهْلِ الْحِيْرَةِ، فَقَتَلَهُ.

رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو بکر بن وائل کے ایک شخص نے حیرہ کے ایک ذمی کو قتل کر دیا، اِس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ تحریر فرمایا کہ قاتل کو مقتول کے ورثاء کے حوالہ کیا جائے۔ اگر وہ چاہیں تو قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو معاف کر دیں۔

-------- ۳۷۰۵۹، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۳۵۴، الرقم: ۶۹۱۷، والقرشي في الخراج/۸۰، الرقم: ۲۳۲۔

۱۱: أخرجه الشافعي في الأم، ۷/۳۲۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۸/۳۲، الرقم: ۱۵۷۰۶، والشيباني في الحجة، ۴/۳۳۵، والزيلعي في نصب الراية، ۴/۳۳۷۔

چنانچہ قاتل کو مقتول کے وارث، جس کا نام حنین تھا، کے حوالے کر دیا گیا اور اُس نے اُسے قتل کر دیا۔'' اِس حدیث کو امام شافعی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۲۲٦. عَنْ أَبِي الْجَنُوْبِ الْأَسَدِيِّ قَالَ: أُتِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه بِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ، قَالَ: فَقَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ، فَأَمَرَ بِقَتْلِهِ، فَجَاءَ أَخُوْهُ فَقَالَ: إِنِّي قَدْ عَفَوْتُ عَنْهُ، قَالَ: فَلَعَلَّهُمْ هَدَّدُوْکَ أَوْ فَرَّقُوْکَ أَوْ فَزَّعُوْکَ، قَالَ: لَا، وَلٰکِنَّ قَتْلَهُ لَا يَرُدُّ عَلَيَّ أَخِي، وَعَوَّضُوْنِي فَرَضِيْتُ، قَالَ: أَنْتَ أَعْلَمُ مَنْ کَانَ لَهُ ذِمَّتُنَا فَدَمُهُ کَدَمِنَا وَ دِيَّتُهُ کَدِيَّتِنَا. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَأَبُوْ يُوْسُفَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت ابو جنوب اسدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مسلمان کو پکڑ کر لایا گیا جس نے ایک ذمی کو قتل کیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اُس پر قتل ثابت ہو گیا۔ اِس لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قصاص میں نے اُس مسلمان کو قتل کئے جانے کا حکم دیا۔ مقتول کا بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میں نے اُس کو معاف کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اُسے فرمایا: شاید اُن لوگوں نے تجھے ڈرایا دھمکایا ہے۔ اُس نے کہا: نہیں بات دراصل یہ ہے کہ (اس قاتل کے) قتل کئے جانے سے میرا بھائی تو واپس آنے سے رہا اور اُنہوں مجھے اُس کی دیت بھی دے دی ہے، لہٰذا میں اِس پر راضی ہو گیا ہوں۔ اِس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا تم زیادہ بہتر سمجھتے ہو۔ لیکن (ہماری

۱۲: أخرجه الشافعي في المسند/ ۳٤٤، وأبو يوسف في کتاب الخراج/ ۱۸۷، والبيهقي في السنن الکبری، ۳٤/۸، الرقم: ۱۵۷۱۲، والعسقلاني في الدراية في تخريج أحاديث الهداية، ۲٦۳/۲، والزيلعي في نصب الراية، ۳۳٦/٤.

حکومت کا اُصول یہی ہے:) جو ہماری غیر مسلم رعایا میں سے ہے اُس کا خون ہمارے خون کی طرح ہے اور اُس کی دیت ہماری دیت ہی کی طرح ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام شافعی، ابو یوسف اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٢٧/١٣. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ رضی الله عنه أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی الله عنه أُتِيَ بِمَالٍ كَثِيْرٍ، قَالَ أَبُوْ عُبَيْدٍ: أَحْسِبُ قَالَ: مِنَ الْجِزْيَةِ، فَقَالَ: إِنِّي لَأَظُنُّكُمْ قَدْ أَهْلَكْتُمُ النَّاسَ، قَالُوْا: لَا، وَاللهِ، مَا أَخَذْنَا إِلَّا عَفْوًا صَفْوًا، قَالَ: بِلَا سَوْطٍ وَلَا نَوْطٍ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: اَلْحَمْدُ ِللهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ عَلٰى يَدَيَّ، وَلَا فِي سُلْطَانِي. رَوَاهُ أَبُوْ عُبَيْدٍ.

’’حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بے شمار مال پیش گیا۔ ابو عبید فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ جزیہ کا مال تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ تم نے (بہت سے) لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اُنہوں نے عرض کی: نہیں، بخدا ہم نے لوگوں کی ضرورتوں سے زائد اور حق کے ساتھ مال لیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بغیر سختی اور زیادتی کے؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ظلم و زیادتی نہ میرے ہاتھ میں رکھی ہے اور نہ ہی میری حکومت میں۔‘‘

اِسے امام ابو عبید نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

١٣: أخرجه أبو عبيد في الأموال/ ٥٤، الرقم: ١١٤، وابن قدامة في المغني، ٩/ ٢٩٠.

بَابٌ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَشَفَقَتِهِ عَلَى الْحَيَوَانِ وَالطُّيُوْرِ

﴿حضور ﷺ کی جانوروں اور پرندوں پر رحمت وشفقت﴾

٢٢٨/١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوْعًا، فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ، قَالَ: فَقَالَ: وَاللهُ أَعْلَمُ، لَا أَنْتِ أَطْعَمْتِهَا وَلَا سَقَيْتِهَا حِيْنَ حَبَسْتِهَا وَلَا أَنْتِ أَرْسَلْتِهَا فَأَكَلَتْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا اُس نے اُس بلی کو بند کر دیا تھا یہاں تک کہ وہ بھوکی مرگئی۔ وہ عورت اُس کی وجہ سے دوزخ میں داخل کی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا:) اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ جب تو نے اُسے باندھا تو تو نے نہ اُسے کھلایا نہ پلایا اور نہ ہی اُسے کھلا چھوڑا کہ وہ (خود) زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیا کرتی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المساقاة، باب فضل سقي الماء، ٨٣٤/٢، الرقم: ٢٢٣٦، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب تحريم قتل الهرة، ١٧٦٠/٤، الرقم: ٢٢٤٢، والدارمي في السنن، ٤٢٦/٢، الرقم: ٢٨١٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢١٤/٥، الرقم: ٩٨٥١۔

٢/٢٢٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَّاءِ هِرَّةٍ لَهَا أَوْ هِرٍّ رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تُرَمْرِمُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ هَزْلًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت اپنی بلی ہی کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہوگئی جس کو اُس نے باندھ کر رکھا تھا، اُس کو نہ تو خود کھلایا اور نہ ہی چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی حتیٰ کہ وہ کمزوری سے مرگئی۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٣/٢٣٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بَيْنَمَا كَلْبٌ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب خمس من الدواب فواسق يقتلن في الحرم، ٣/١٢٠٥، الرقم: ٣١٤٠، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم تعذيب الهرة ونحوها من الحيوان الذي لا يؤذي، ٤/٢١١٠، الرقم: ٢٦١٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر التوبة، ٢/١٤٢١، الرقم: ٤٢٥٦، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٢٨٤، الرقم: ٢٠٥٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٦٩، الرقم: ٧٦٣٥، وأبو يعلى في المسند، ١٠/٤٣٢، الرقم: ٦٠٤٤، وابن راهويه في المسند، ١/١٤٧، الرقم: ٨٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢١٧، الرقم: ٣٠٥٨۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب أحاديث الأنبياء، باب حديث الغار، ٣/١٢٧٩، الرقم: ٣٢٨٠، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، —

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

يُطِيْفُ بِرَكِيَّةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيْلَ فَنَزَعَتْ مُوْقَهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک کتا کسی کنوئیں کے گرد گھوم رہا تھا۔ قریب تھا کہ وہ پیاس سے مر جائے گا۔ اچانک اُسے بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت نے دیکھ لیا۔ اُس نے اپنا موزہ اُتارا اور اُس سے پانی نکال کر کتے کو پلا دیا۔ اُس کے اِس عمل کی وجہ سے اُس کی مغفرت فرما دی گئی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٣١/ ٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيْقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ

.... باب فضل سقي البهائم المحترمة وإطعامها، ١٧٦١/٤، الرقم: ٢٢٤٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥١٠/٢، الرقم: ١٠٦٢٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٤/٨، الرقم: ١٥٥٩٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١٩/٢، الرقم: ٢١٢٦.

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المساقاة، باب فضل سقي الماء، ٨٣٣/٢، الرقم: ٢٢٣٤، وأيضًا في كتاب المظالم والغضب، باب الآبار على الطرق إذا لم يتأذ بها، ٨٧٠/٢، الرقم: ٢٣٣٤، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب فضل سقي البهائم المحترمة وإطعامها، ١٧٦١/٤، الرقم: ٢٢٤٤، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب ما يؤمر به من القيام على الدّواب والبهائم، ٢٤/٣، الرقم: ٢٥٥٠، ومالك في الموطأ، ٩٢٩/٢، الرقم: ١٦٦١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥١٧/٢، الرقم: ١٠٧١٠.

فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي، فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلأَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيْهِ حَتَّى رَقِيَ، فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَإِنَّ لَنَا فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ: فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص جا رہا تھا کہ اُسے راستے میں شدید پیاس لگی، اُس نے ایک کنواں دیکھا تو وہ اُس کنویں میں اُتر گیا اور پانی پیا، جب وہ کنویں سے نکلا تو اُس نے دیکھا کہ ایک کتا پیاس کی وجہ سے ہانپ رہا ہے اور کیچڑ چاٹ رہا ہے، اُس شخص نے سوچا اِس کتے کی بھی پیاس سے وہی حالت ہو رہی ہے جو (کچھ دیر قبل) میری ہو رہی تھی، پس وہ کنویں میں اُترا اور اپنے موزے میں پانی بھرا، پھر اُس موزے کو منہ سے پکڑ کر اُوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا، اللہ تعالیٰ نے اُس کی یہ نیکی قبول کی اور اُسے بخش دیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اِن جانوروں میں بھی ہمارے لئے اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر تر جگر والے (یعنی ہر زندہ جانور) میں اَجر ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی کسی بھی مخلوق سے نیکی کرنے پر اجر ملتا ہے)۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۵/۲۳۲. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ

:۵ أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب ما يؤمر به من القيام على الدواب والبهائم، ۳/۲۳، الرقم: ۲۵٤۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۲۰۵، الرقم: ۱۷۵٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/۳۲۲، الرقم: ۳۱۷۵٦، وأبو يعلى في المسند، ۱۲/۱۵۸-۱۵۹، الرقم: ٦۷۸۷، وأبو عوانة في المسند، ۱/۱٦۸، الرقم: ٤۹۷،—

مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ. فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ. فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ فَقَالَ: مَنْ رَبُّ هَذَا الْجَمَلِ؟ لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ؟ فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: لِي، يَا رَسُوْلَ اللهِ. فَقَالَ: أَفَلَا تَتَّقِي اللهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللهُ إِيَّاهَا، فَإِنَّهُ شَكَا إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيْعُهُ وَتُدْئِبُهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلَى.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: فِيْهِ عَبْدُ الْحَكِيْمِ ابْنِ سُفْيَانَ ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَلَمْ يَجْرِحْهُ أَحَدٌ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک انصاری شخص کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اُونٹ تھا۔ جب اُس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو وہ رو پڑا اور اُس کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔ آپ ﷺ اُس کے پاس تشریف لے گئے اور اُس کے سر پر دستِ شفقت پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اِس اُونٹ کا مالک کون ہے، یہ کس کا اُونٹ ہے؟ انصار کا ایک نوجوان حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میرا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بے زبان جانور کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالک بنایا ہے۔ اس نے مجھے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اس سے بہت زیادہ کام لیتے ہو۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، احمد، ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

--------- والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/١٥٩، الرقم: ١٣٥، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٢/٩، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ٢: ١٩، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/١٦٥، الرقم: ١٢٣٢۔

امام حاکم نے فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کی سند میں عبد الحکیم بن سفیان نامی راوی ہیں، امام ابن ابی حاتم نے ان کا بغیر کسی جرح کے ذکر کیا ہے اور ان کے علاوہ بھی تمام رجال ثقہ ہیں۔

٦/٢٣٣. عَنْ سَهْلِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رضی الله عنه قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِبَعِيْرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ، فَقَالَ: اتَّقُوْا اللهَ فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً وَكُلُوْهَا صَالِحَةً. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

”حضرت سہل بن حنظلیہ رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک اُونٹ کے پاس سے ہوا جس کی کمر اُس کے پیٹ سے لگی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِن بے زبان جانوروں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، جب یہ تندرست ہوں تو ان پر سوار ہوا کرو اور جب یہ تندرست نہ رہیں تو اِنہیں کھا لیا کرو۔“

اِس حدیث کو امام ابو داود اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

٧/٢٣٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ فَوَجَدَ نَاقَةً مَعْقُوْلَةً، فَقَالَ: أَيْنَ صَاحِبُ هَذِهِ الرَّاحِلَةِ؟ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لَهُ أَحَدٌ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى حَتَّى فَرَغَ فَوَجَدَ الرَّاحِلَةَ

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب ما يؤمر به من القيام على الدواب والبهائم، ٣/٢٣، الرقم: ٢٥٤٨، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٤٣، الرقم: ٢٥٤٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٤٦، الرقم: ٣٤٣٣، والنووي في رياض الصالحين/ ٢٤٢۔

٧: أخرجه الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٩٦-١٩٧۔

كَمَا هِيَ، فَقَالَ: أَيْنَ صَاحِبُ هَذِهِ الرَّاحِلَةِ؟ فَاسْتَجَابَ لَهُ صَاحِبُهَا فَقَالَ: أَنَا، يَا نَبِيَّ اللهِ، فَقَالَ: أَلَا تَتَّقِي اللهَ تَعَالَى فِيْهَا إِمَّا أَنْ تَعْقِلَهَا وَإِمَّا أَنْ تُرْسِلَهَا حَتَّى تَبْتَغِي لِنَفْسِهَا.

رَوَاهُ الْهَيْثَمِيُّ وَقَالَ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز ظہر ادا فرمائی تو ایک اُونٹنی باندھی ہوئی دیکھی اور فرمایا: اِس سواری کا مالک کہاں ہے؟ تو کسی نے جواب نہ دیا۔ پھر آپ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور نماز ادا فرمائی۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوگئے۔ پھر آپ ﷺ نے اونٹنی کو بدستور بندھا ہوا پایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سواری (اونٹنی) کا مالک کہاں ہے؟ تو اُس کے مالک نے جواب دیا: یا نبی اللہ! میں ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں ہے۔ یا اسے باندھ کر رکھ (اور چارہ ڈال) یا اسے کھلا چھوڑ دے تاکہ وہ خود چارہ وغیرہ کھا لے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ہیثمی نے روایت کیا ہے اور فرمایا: اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اِس کی اسناد جید ہے۔

٢٣٥/٨. عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رضی الله عنه قَالَ: ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ

٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيد والذبائح، باب الأمر بإحسان الذبح والقتل وتحديد الشفرة، ١٥٤٨/٣، الرقم: ١٩٥٥، والترمذي في السنن، كتاب الديات، باب ما جاء في النهي عن المثلة، ٢٣/٤، الرقم: ١٤٠٩، وأبو داود في السنن، كتاب الضحايا، باب في النهي أن تصبر البهائم والرفق بالذبيحة، ١٠٠/٣، الرقم: —

فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے دو باتیں یاد رکھی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے، سو جب تم کسی (شکار کو) قتل کرو تو احسن طریقہ سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو احسن طریقہ سے ذبح کرو، تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ چھری تیز کرے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داود، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٩/٢٣٦. عَنْ قُرَّةَ بْنِ إِيَاسٍ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي

٢٨١٥، والنسائي في السنن، كتاب الضحايا، باب الأمر بإحداد الشفرة، ٧/٢٢٧، الرقم: ٤٤٠٥، وأيضًا في باب حسن الذبح، ٧/٢٢٩، الرقم: ٤٤١٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الذبائح، باب إذا ذبحتم فأحسنوا الذبح، ٢/١٠٥٨، الرقم: ٣١٧٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٢٣، ١٢٥، الرقم: ١٧١٥٤، ١٧١٧٩، وابن حبان في الصحيح، ١٣/١٩٩، الرقم: ٥٨٨٣۔

٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٣٦، وأيضًا، ٥/٣٤، الرقم: ١٥٦٣٠، ٢٠٣٧٩، والبخاري في الأدب المفرد/١٣٦، الرقم: ٣٧٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢١٤، الرقم: ٢٥٣٦١، والبزار في المسند، ٨/٢٥٧، الرقم: ٣٣٢٢، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٥٧، الرقم: ٧٥٦٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٢٣، الرقم: ٤٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٣٣۔

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

لَأَذْبَحُ الشَّاةَ وَأَنَا أَرْحَمُهَا، أَوْ قَالَ: إِنِّي لَأَرْحَمُ الشَّاةَ أَنْ أَذْبَحَهَا، فَقَالَ: وَالشَّاةُ، إِنْ رَحِمْتَهَا رَحِمَکَ اللهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَزَّارُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الأَدَبِ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَلَهُ أَلْفَاظٌ کَثِيْرَةٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! جب میں بکری کو ذبح کرتا ہوں تو مجھے اُس پر رحم آتا ہے، یا یہ کہا کہ مجھے بکری کو ذبح کرنے سے اُس پر رحم آتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تجھے بکری پر رحم آتا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ، بزار اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ جبکہ امام ہیثمی نے فرمایا: یہ حدیث کثیر الفاظ کے ساتھ مروی ہے اور اِس کے رجال ثقہ ہیں۔

٢٣٧/ ١٠. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ رَحِمَ وَلَوْ ذَبِيْحَةَ عُصْفُوْرٍ رَحِمَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الأَدَبِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

www.MinhajBooks.com

١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الکبير، ٨/ ٢٣٤، الرقم: ٧٩١٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/ ٤٨٢، الرقم: ١١٠٧٠، والبخاري في الأدب المفرد/ ١٣٨، الرقم: ٣٨١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/ ٣٣۔

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے (کسی چیز پر) رحم کیا خواہ چڑیا کے ذبیحہ پر ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس پر رحم کرے گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام طبرانی، بیہقی اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِسے امام طبرانی نے ثقہ رجال کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٢٣٨/١١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِرَجُلٍ يَحْلُبُ شَاةً، فَقَالَ: أَي فُلَانُ، إِذَا حَلَبْتَ فَأَبْقِ لِوَلَدِهَا، فَإِنَّهَا مِنْ أَبَرِّ الدَّوَابِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَنَادَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو بھیڑ کا دودھ دوہ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے اُس سے فرمایا: اے فلاں! جب تم دودھ نکالو تو اِس کے بچے کے لئے بھی چھوڑ دو یہ جانوروں کے ساتھ سب سے بڑی نیکی ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کے تمام رجال صحیح ہیں سوائے عبد اللہ بن جنادہ کے جو کہ ثقہ ہیں۔

١١: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٧١، الرقم: ٨٨٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٨/١٧٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٩٦۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

٢٣٩/١٢. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما **لَعَنَ النَّبِيُّ** ﷺ **مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.**

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو جانوروں کا مثلہ کرے (یعنی اُن کے ناک کان وغیرہ کاٹے۔)‘‘ اِس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٢٤٠/١٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ **عَنِ النَّبِيِّ** ﷺ **أَنَّهُ نَهَى عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.**

’’حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے لوٹ مار اور مُثلہ کرنے یعنی (ناک کان وغیرہ اعضاء کاٹنے) سے منع فرمایا۔‘‘ اِسے امام بخاری، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الذبائح و الصيد، باب ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة، ٢١٠٠/٥، الرقم: ٥١٩٦، والنسائي في السنن، كتاب الضحايا، باب النهي عن المجثمة، ٢٣٨/٧، الرقم: ٤٤٤٢، والدارمي في السنن، ١١٣/٢، الرقم: ١٩٧٣، وابن حبان في الصحيح، ٤٣٤/١٢، الرقم: ٥٦١٧۔

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الذبائح والصيد، باب ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة، ٢١٠٠/٥، الرقم: ٥١٩٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٠٧/٤، الرقم: ١٨٧٦٢، ١٨٧٦٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤٨١/٤، الرقم: ٢٢٣٢١، وابن الجعد في المسند، ٨٥/١، الرقم: ٤٧٦، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ١٣٧/٤، الرقم: ٢١١٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢٤/٤، الرقم: ٣٨٧٢۔

٢٤١/١٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى أُنَاسٍ وَهُمْ يَرْمُوْنَ كَبْشًا بِالنَّبْلِ، فَكَرِهَ ذَالِكَ وَقَالَ: لَا تَمْثُلُوْا بِالْبَهَائِمِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُو يَعْلَى.

’’حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے تو وہ ایک مینڈھے کو (باندھ کر) تیروں سے مار رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اِسے ناپسند فرمایا اور ارشاد فرمایا: جانوروں کا مثلہ نہ کیا کرو۔‘‘

اِسے امام نسائی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٢٤٢/١٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ مَثَّلَ بِذِي رُوْحٍ ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مَثَّلَ اللهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَقَالَ الْحُفَّاظُ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

١٤: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الضحايا، باب النهي عن المجثمة، ٢٣٨/٧، الرقم: ٤٤٤٠، وأيضًا في السنن الكبرى، ٧٢/٣، الرقم: ٤٥٢٩، وأبو يعلى في المسند، ١٦٢/١٢، الرقم: ٦٧٩٠، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٩٨/٩-١٩٩، الرقم: ١٨٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٤٤/٥٩، والعيني في عمدة القاري، ١٢٥/٢١.

١٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٩٢/٢، ١١٥، الرقم: ٥٦٦١، ٥٩٥٦، وابن الجعد في المسند: ٣٣٠، الرقم: ٢٢٦٤، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١٥٣/١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١٠٢/٢، الرقم: ١٦٧٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٢/٤، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ٦٤٤/٩.

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی ذی روح کا مثلہ کیا اور پھر اِس گناہ سے توبہ نہ کی (اور اسی حال میں مرگیا) تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اُس کا مثلہ کرے گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ حافظ منذری، حافظ ہیثمی اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: اِس کے رجال ثقہ ہیں۔

١٦/٢٤٣. عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ رضي الله عنه عَلَى الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ فَرَأَى غِلْمَانًا أَوْ فِتْيَانًا نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا فَقَالَ أَنَسٌ رضي الله عنه: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ہشام بن زیاد کا بیان ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت حکم بن ایوب کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُنہوں نے چند لڑکوں یا نوجوانوں کو دیکھا کہ ایک مرغی کو باندھ کر اُس پر تیر چلا رہے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الذبائح والصيد، باب ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة، ٥/٢١٠٠، الرقم: ٥١٩٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيد والذبائح، باب النهي عن صبر البهائم، ٣/١٥٤٩، الرقم: ١٩٥٦، وأبو داود في السنن، كتاب الضحايا، باب في النهي أن تصبر البهائم والرفق بالذبيحة، ٣/١٠٠، الرقم: ٢٨١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٧١، الرقم: ١٢٧٦٩، وأبو عوانة في المسند، ٥/٥١، الرقم: ٧٧٥٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٨٦، الرقم: ١٧٩٠٨۔

٢٤٤/١٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما **أَنَّ النَّبِيَّ** ﷺ **قَالَ: لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.**

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی جاندار کو (تیر اندازی کے لئے) ہدف مت بناؤ۔“

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٤٥/١٨. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضی اللہ عنہ **قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ** رضي

١٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيد والذبائح، باب النهي عن صبر البهائم، ١٥٤٩/٣، الرقم: ١٩٥٧، والترمذي في السنن، كتاب الصيد، باب ما جاء في كراهية أكل المصبورة، ٧٢/٤، الرقم: ١٤٧٥، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، والنسائي في السنن، كتاب الضحايا، باب النهي عن المجثمة، ٢٣٨/٧، الرقم: ٤٤٤٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الذبائح، باب النهي عن صبر البهائم وعن المثلة، ١٠٦٣/٢، الرقم: ٣١٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٨٠/١، ٢٨٥، ٣٤٠، الرقم: ٢٥٣٢، ٢٥٨٦، ٣١٥٥، وابن حبان في الصحيح، ٤٢٢/١٢، الرقم: ٥٦٠٨، وأبو عوانة في المسند، ٥٢/٥، الرقم: ٧٧٥٩، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١٨١/٣۔

١٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الذبائح والصيد، باب ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة، ٢١٠٠/٥، الرقم: ٥١٩٦، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ٢٢٩/١، الرقم: ٤١٢، والحسيني في البيان والتعريف، ١٦٢/٢، الرقم: ١٣٦٧، والعسقلاني في الوقوف على الموقوف، ١٠٥/١، الرقم: ١٣٤۔

الله عنهما فَمَرُّوْا بِفِتْيَةٍ أَوْ بِنَفَرٍ نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما تَفَرَّقُوْا عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا کہ آپ کا گزر چند لڑکوں یا آدمیوں کے پاس سے ہوا جو ایک مرغی کو باندھ کر نشانہ بازی کر رہے تھے۔ جب اُنہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو منتشر ہوگئے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت فرمایا: یہ کام کس نے کیا ہے؟ بیشک حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس پر لعنت فرمائی ہے جو ایسا کام کرے۔''

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٢٤٦/١٩. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضي الله عنه قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما بِفِتْيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوْا طَيْرًا وَهُمْ يَرْمُوْنَهُ وَقَدْ جَعَلُوْا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلَّ خَاطِئَةٍ مِنْ نَبْلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما تَفَرَّقُوْا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هَذَا لَعَنَ اللهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَعَنَ مَنِ

١٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيد، والذبائح وما يؤكل من الحيوان، باب النهي عن صبر البهائم، ٣/١٥٥٠، الرقم: ١٩٥٨، والترمذي في السنن، كتاب الصيد، باب ما جاء في كراهية أكل المصبورة، ٤/٧٢، الرقم: ١٤٧٥، وقال: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، والنسائي في السنن، كتاب الضحايا، باب النهي المجثمة، ٧/٢٣٩، الرقم: ٤٤٤٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الذبائح، باب النهي عن صبر البهائم وعن المثلة، ٢/١٠٦٣، الرقم: ٣١٨٧۔

اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’امام سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قریش کے چند جوانوں پر گذر ہوا جو ایک پرندے کو باندھ کر اُس پر تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے اور اُنہوں نے پرندے والے سے یہ طے کر لیا تھا کہ جس کا تیر نشانہ پر نہیں لگے گا وہ اُس کو کچھ دے گا، جب اُنہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو اِدھر اُدھر ہو گئے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ کام کس نے کیا جو شخص اِس طرح کرے اُس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے، جو شخص کسی جاندار کو ہدف بنائے بلاشبہ اُس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے۔‘‘ اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٤٧/ ٢٠. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: خَرَجْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما فِي طَرِيْقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَإِذَا بِغِلْمَةٍ يَرْمُوْنَ دَجَاجَةً فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هَذَا؟ فَتَفَرَّقُوْا فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مدینہ منورہ کی ایک راہ پر جا رہا تھا تو کیا دیکھتے ہیں کہ کچھ لڑکے ایک مرغی کو باندھے اُس پر نشانہ بازی کر رہے ہیں۔ پس حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ کس

٢٠: أخرجه الدارمي في السنن، ٢/ ١١٣، الرقم: ١٩٧٣، والحاكم في المستدرك، ٤/ ٢٦١، الرقم: ٧٥٧٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/ ٢٩٦، والمناوي في فيض القدير، ٦/ ٣٨٨۔

نے کیا ہے؟ (یہ سن کر) لڑکے بھاگ گئے۔ انہوں نے فرمایا: بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے جانوروں کے مثلہ کرنے والے پر لعنت بھیجی ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام دارمی، اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

۲۱/۲۴۸. عَنِ ابۡنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَوۡمٍ وَقَدۡ نَصَبُوۡا دَجَاجَةً حَيَّةً يَرۡمُوۡنَهَا فَقَالَ: إِنَّ رَسُوۡلَ اللهِ ﷺ لَعَنَ مَنۡ مَثَّلَ بِالۡبَهَائِمِ.

رَوَاهُ أَحۡمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جنہوں نے ایک زندہ مرغی کو زمین میں گاڑ رکھا تھا اور اُس پر نشانہ بازی کر رہے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے جانوروں کے مثلہ کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔‘‘ اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۲/۲۴۹. عَنِ ابۡنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى يَحۡيَى بۡنِ سَعِيۡدٍ وَغُلَامٌ مِنۡ بَنِي يَحۡيَى رَابِطٌ دَجَاجَةً يَرۡمِيۡهَا فَمَشَى إِلَيۡهَا ابۡنُ عُمَرَ حَتَّى حَلَّهَا ثُمَّ أَقۡبَلَ بِهَا وَبِالۡغُلَامِ مَعَهُ فَقَالَ: ازۡجُرُوۡا غُلَامَكُمۡ عَنۡ أَنۡ يَصۡبِرَ

۲۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۱۳، الرقم: ٤٦٢٢۔

۲۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الذبائح والصيد، باب ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة، ٥/۲۱۰۰، الرقم: ٥۱۹٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۹٤، الرقم: ٥٦۸۲، وأبو عوانة في المسند، ٥/٥۳، الرقم: ۷۷٦٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/۳۳٤، الرقم: ۱۹۲٦۸۔

هَذَا الطَّيْرَ لِلْقَتْلِ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ تُصْبَرَ بَهِيمَةٌ أَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت یحییٰ بن سعید کے پاس گئے تو حضرت یحییٰ کے خاندان میں سے ایک لڑکے کو دیکھا کہ مرغی کو باندھ کر اُسے پتھر مار رہا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضي اللہ عنہما نے اُس کے پاس جا کر اُسے آزاد کیا۔ پھر مرغی اور اُس لڑکے کو ساتھ لے کر حضرت یحییٰ بن سعید کے پاس گئے اور فرمایا: اپنے لڑکے کو تنبیہ کریں کہ پرندے کو اِس طرح بے بس نہ کیا کرے کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے: آپ ﷺ نے مویشی وغیرہ کو باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۵۰/۲۳. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی جانور کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔‘‘

۲۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيد، والذبائح وما يؤكل من الحيوان، باب النهي عن صبر البهائم، ۳/۱۵۵۰، الرقم: ۱۹۵۹، وابن ماجه في السنن، كتاب الذبائح، باب النهي عن صبر البهائم وعن المثلة، ۲/۱۰٦٤، الرقم: ۳۱۸۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۱۸، ۳۲۱، الرقم: ۱٤٤٦۳، ۱٤٤۸۸، وأبو يعلى في المسند، ٤/۱٦۳، الرقم: ۲۲۳۱، وأبو عوانة في المسند، ٥/٥٤، الرقم: ۷۷٦۸، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/۳۳٤، الرقم: ۱۹۲٦۹۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

اِس حدیث کو امام مسلم، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٤/٢٥١. عَنِ الشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا عَبَثًا عَجَّ إِلَى اللهِ عزوجل يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ، إِنَّ فُـلَانًا قَتَلَنِي عَبَثًا، وَلَمْ يَقْتُلْنِي لِمَنْفَعَةٍ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت شرید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی چڑیا کو بلا وجہ مار ڈالا تو وہ چڑیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے چلائے گی اور عرض کرے گی: اے اللہ! فلاں شخص نے مجھے بلا وجہ قتل کیا، کسی فائدہ کیلئے مجھے قتل نہیں کیا۔‘‘

اِس حدیث کو امام نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢٥/٢٥٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

٢٤: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الضحايا، باب من قتل عصفورا بغير حقها، ٧/٢٣٩، الرقم: ٤٤٤٦، وأيضًا في السنن الكبرى، ٣/٧٣، الرقم: ٤٥٣٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٨٩، الرقم: ١٩٤٨٨، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٢١٤، الرقم: ٥٨٩٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٧/٣١٧، الرقم: ٧٢٤٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٤٨٣، الرقم: ١١٠٧٦، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٢٦٣، الرقم: ١٠٧١۔

٢٥: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيد والذبائح، باب إباحة أكل العصافير، ٧/٢٠٦، الرقم: ٤٣٤٩، وأيضًا في السنن الكبرى، ٣/١٦٣، الرقم: ٤٨٦٠، والشافعي في السنن المأثورة: ٤١٣، الرقم: —

قَالَ: مَا مِنْ إِنْسَانٍ قَتَلَ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا إِلَّا سَأَلَهُ اللهُ ﷻ عَنْهَا، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَا حَقُّهَا، قَالَ: يَذْبَحُهَا، فَيَأْكُلُهَا، وَلَا يَقْطَعُ رَأْسَهَا يَرْمِي بِهَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے چڑیا یا اُس سے بھی چھوٹا جانور ناحق قتل کیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے اُس کے متعلق پوچھے گا (تو نے یہ جان ناحق کیوں لی)۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اُس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا حق یہ ہے کہ وہ اُسے ذبح کرے اور کھائے اور (بلا ضرورت صرف شوقِ شکار میں) اُس کا سر کاٹ کر نہ پھینکے۔‘‘

اِس حدیث کو امام نسائی، شافعی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۲۶/۲۵۳. عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

.... ٦٠٦، وأيضًا في الأم، ٤/٢٨٧، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٦١، الرقم: ٧٥٧٤، والطيالسي في المسند/ ٣٠١، الرقم: ٢٢٧٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٠١، الرقم: ١٦٧٢۔

٢٦: أخرجه الدارمي في السنن، كتاب الاستئذان، باب في النهي عن أن تتخذ الدواب كراسي، ٢/٣٧١، الرقم: ٢٦٦٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٤٠، ٤/٢٣٤، الرقم: ١٥٦٧٧، ١٨٠٨١، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٤٢، الرقم: ٢٥٤٤، وابن حبان في الصحيح، ١٢/٤٣٧، الرقم: ٥٦١٩، والحاكم في المستدرك، ١/٦١٢، ٢/١٠٩، الرقم: ١٦٢٥، ٢٤٨٦، والبيهقي في السنن ــ

ارْكَبُوْا هٰذِهِ الدَّوَابَّ سَالِمَةً، وَلَا تَتَّخِذُوْهَا كَرَاسِيَّ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

’’حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جانوروں پر تب سوار ہو جب وہ صحیح سالم ہوں، اور اُنہیں اپنی کرسیاں نہ بنا لو (کہ جب جی چاہا اُن پر بیٹھ گئے)۔‘‘

اِس حدیث کو امام دارمی، احمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

٢٧/٢٥٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِيَّاكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ، فَإِنَّ اللهَ إِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ إِلَى بَلَدٍ لَمْ تَكُوْنُوْا بَالِغِيْهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ، وَجَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوْا حَاجَتَكُمْ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْبَغَوِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جانوروں کی پیٹھوں کو منبر بنانے سے بچو بے شک اللہ تعالیٰ نے اُنہیں تمہارا اِس لئے مطیع

.... الكبرى، ٥/٢٥٥، الرقم: ١٠١١٦، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٤٩١، الرقم: ٢٠٠٢۔

٢٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في الوقوف على الدابة، ٣/٢٧، الرقم: ٢٥٦٧، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/٣٤، الرقم: ٨٦٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٥٥، الرقم: ١٠١١٥، وأيضًا في شعب الإيمان، ٧/٤٨٥، الرقم: ١١٠٨٣، والبغوي في شرح السنة، ١١/٣٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٧/٢١٢۔

کیا ہے تاکہ وہ تمہیں اُس شہر تک پہنچائیں جہاں تم بغیر شدید مشقت کے نہیں پہنچ سکتے تھے اور تمہارے لئے زمین بنائی ہے تاکہ تم اپنی ضرورتیں اِس سے پوری کرو۔‘‘

اِسے امام ابو داود، طبرانی، بیہقی اور بغوی نے روایت کیا ہے۔

۲۵۵/۲۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوْا الإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ، وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا، وَإِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوْا الطَّرِيْقَ، فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تم ہریالی میں سفر کرو تو زمین سے اُونٹوں کو اُن کا حصہ دو اور جب تم خشک سالی میں سفر کرو تو تیز چلو (تاکہ اُونٹ کمزور

۲۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب مراعاة مصلحة الدواب في السير والنهي عن التعريس في الطريق، ۱۵۲۵/۳، الرقم: ۱۹۲۶، والترمذي في السنن، كتاب الأدب عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في الفصاحة والبيان، ۱٤۳/۵، الرقم: ۲۸۵۸، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في سرعة السير والنهي عن التعريس في الطريق، ۲۸/۳، الرقم: ۲۵٦۹، والنسائي في السنن الكبرى، ۲۵۲/۵، الرقم: ۸۸۱٤، وابن حبان في الصحيح، ٤۲۲/٦، الرقم: ۲۷۰۵، وابن خزيمة في الصحيح، ۱٤۵/٤، الرقم: ۲۵۵۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۷۸/۲، الرقم: ۸۹۰۵، وأبو عوانة في المسند، ۵۱۰/٤، الرقم: ۷۵۱٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۵٦/۵، الرقم: ۱۰۱۲۰۔

نہ ہو جائیں) اور جب تم اخیر شب میں قیام کرو تو گزرگاہ سے احتراز کرو کیونکہ رات کے وقت وہ جگہ جانوروں اور حشرات الارض کی آماجگاہ ہوتی ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹/۲۵٦. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَخْصَبَتِ الْأَرْضُ فَانْزِلُوْا عَنْ ظَهْرِكُمْ، وَأَعْطُوْا حَقَّهُ الْكَلَأَ، وَإِذَا أَجْدَبَتِ الْأَرْضُ فَامْضُوْا عَلَيْهَا بِنِقْيِهَا، وَعَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالطَّحَاوِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت انس رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب زمین سرسبز ہو تو اپنی سواری سے اُتر جایا کرو اور اُسے سبزا کھانے کا حق دیا کرو۔ اور جب زمین خشک (اور بنجر) ہو تو جلدی سے وہاں سے اپنی سواری کو جب تک وہ طاقتور اور چست ہو (اس خشک حصے سے) گزار لیا کرو۔ رات کے پہلے حصہ میں سفر کا آغاز کیا کرو کیونکہ زمین رات کو لپیٹ دی جاتی ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو یعلی، طحاوی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳۰/۲۵۷. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

۲۹: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٦/٣٠١، الرقم: ٣٦١٨، والطحاوي في مشكل الآثار، ١/١٠٦، الرقم: ٩٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٥٦، الرقم: ١٠١٢٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/١٩٥، الرقم: ٢٦٣٠۔

۳۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٠٥، الرقم: ١٤٣١٦، وابن السني في عمل اليوم والليلة/ ٤٦٨۔٤٧٠، الرقم: ٥٣٢، والمناوي في فيض القدير، ١/٣٧٤۔

اللهِ ﷺ: إِذَا سِرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَمْكِنُوا الرِّكَابَ أَسْنَانَهَا، وَلَا تُجَاوِزُوا الْمَنَازِلَ، وَإِذَا سِرْتُمْ فِي الْجَدْبِ فَاسْتَجِدُّوا، وَعَلَيْكُمْ بِالدَّلْجِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ، وَإِذَا تَغَوَّلَتْ لَكُمُ الْغِيلَانُ فَنَادُوا بِالْأَذَانِ وَإِيَّاكُمْ وَالصَّلَاةَ عَلَى جَوَادِّ الطَّرِيقِ وَالنُّزُولَ عَلَيْهَا، فَإِنَّهَا مَأْوَى الْحَيَّاتِ وَالسِّبَاعِ وَقَضَاءِ الْحَاجَةِ فَإِنَّهَا الْمَلَاعِنُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ السُّنِّيِّ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم سرسبز زمین پر چلو تو اپنی سواریوں کو سبزا (وغیرہ) کھانے دو اور گھروں سے (بہت زیادہ) دور نہ نکل جایا کرو۔ جب خشک اور بنجر زمین پر سے گزرو تو جلدی سے گزر جایا کرو اور اوّل رات میں سفر شروع کیا کرو کیونکہ رات کو زمین لپیٹ (سکڑ) دی جاتی ہے۔ اور (دورانِ سفر) جب تمہیں جن بھوت وغیرہ بھٹکا دیں تو اذان دیا کرو۔ راستے کے درمیان نماز پڑھنے سے بچا کرو اور اُن میں پڑاؤ ڈالنے سے بھی بچا کرو کیونکہ یہ سانپوں اور درندوں کی پناہ گاہ ہوتے ہیں۔ اِسی طرح راستے کے درمیان قضائے حاجت کرنا لعنت کی جگہ ہے۔“ اِس حدیث کو امام احمد اور ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

۲۵۸/۳۱. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ يُوصِيكُمْ بِهَذِهِ الْعُجْمِ خَيْرًا، أَنْ تَنْزِلُوا بِهَا مَنَازِلَهَا، فَإِذَا أَصَابَتْكُمْ سَنَةٌ أَنْ تَنْجُوا عَلَيْهَا بِنِقْيِهَا. رَوَاهُ الْحَارِثُ.

”حضرت ابو درداء ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو

۳۱: أخرجه الحارث في مسند الحارث، ۲/۸۳۸، الرقم: ۸۸۵۔

فرماتے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں اِن گونگے (بے زبان) جانوروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی وصیت فرماتا ہے اور یہ کہ اُنہیں اُن کے ٹھکانوں پر رکھو اور جب تم قحط سالی کا شکار ہو جاؤ تو اُنہیں، جب تک یہ چست اور طاقتور ہوں، وہاں سے لے کر جلدی سے نکل جایا کرو۔'' اس حدیث کو امام حارث نے روایت کیا ہے۔

٢٥٩/٣٢. عَنۡ جَابِرِ بۡنِ عَبۡدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: سِرۡنَا مَعَ رَسُوۡلِ اللهِ ﷺ فِي غَزۡوَةِ بَطۡنِ بُوَاطٍ وَهُوَ يَطۡلُبُ الۡمَجۡدِيَّ بۡنَ عَمۡرٍو الۡجُهَنِيَّ وَكَانَ النَّاضِحُ يَعۡقُبُهُ مِنَّا الۡخَمۡسَةُ وَالسِّتَّةُ وَالسَّبۡعَةُ فَدَارَتۡ عُقۡبَةُ رَجُلٍ مِنَ الۡأَنۡصَارِ عَلَى نَاضِحٍ لَهُ، فَأَنَاخَهُ فَرَكِبَهُ ثُمَّ بَعَثَهُ فَتَلَدَّنَ عَلَيۡهِ بَعۡضَ التَّلَدُّنِ، فَقَالَ لَهُ: شَأۡ، لَعَنَکَ اللهُ، فَقَالَ رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ: مَنۡ هَذَا اللَّاعِنُ بَعِيۡرَهُ؟ قَالَ: أَنَا، يَا رَسُوۡلَ اللهِ، قَالَ: انۡزِلۡ عَنۡهُ، فَلَا تَصۡحَبۡنَا بِمَلۡعُوۡنٍ، لَا تَدۡعُوۡا عَلَى أَنۡفُسِكُمۡ، وَلَا تَدۡعُوۡا عَلَى أَوۡلَادِكُمۡ، وَلَا تَدۡعُوۡا عَلَى أَمۡوَالِكُمۡ ، لَا تُوَافِقُوۡا مِنَ اللهِ سَاعَةً يُسۡأَلُ فِيۡهَا عَطَاءٌ فَيَسۡتَجِيۡبُ لَكُمۡ.

رَوَاهُ مُسۡلِمٌ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بواط کی جنگ میں گئے، آپ ﷺ مجدی بن عمرو جہنی کو ڈھونڈ رہے تھے، ایک

٣٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، باب حديث جابر الطويل وقصة أبي اليسر، ٢٣٠٤/٤، الرقم: ٣٠٠٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣٢٢/٢، الرقم: ٢٥٥٥، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١٤٩/١، والعسقلاني في فتح الباري، ٣٤٧/٨، والنووي في رياض الصالحين/٣٣٥۔

اونٹ پر ہم پانچ، چھ اور سات آدمی باری باری بیٹھتے تھے، ایک انصاری اُونٹ پر بیٹھنے لگا، اُس نے اُونٹ کو بٹھایا، پھر اُس پر سوار ہوا، پھر اُس کو چلانے لگا، اُونٹ نے اس کے ساتھ کچھ شوخی کی، اُس نے اونٹ سے کہا: چلو، اللہ تعالیٰ تجھ پر لعنت کرے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: اپنے اونٹ کو لعنت کرنے والا یہ کون شخص ہے؟ اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میں ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اِس اونٹ سے اُتر جاؤ، ہمارے ساتھ کسی ملعون جانور کو نہ رکھو، اپنے آپ کو بددعا نہ دو، نہ اپنی اولاد کو بددعا دو، اور نہ اپنے اموال کو بددعا دو، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ وہ ساعت ہو جس میں اللہ تعالیٰ سے کسی عطا کا سوال کیا جائے، اور وہ دعا قبول ہو جائے۔'' اِس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲۶۰/۳۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَفَرٍ يَسِيْرُ فَلَعَنَ رَجُلٌ نَاقَةً، فَقَالَ: أَيْنَ صَاحِبُ النَّاقَةِ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنَا، قَالَ: أَخِّرْهَا، فَقَدْ أُجِبْتَ فِيْهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک سفر میں چل رہے تھے کہ ایک آدمی نے اونٹنی کو (سست روی پر) لعنت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِس اونٹنی کا مالک کون ہے؟ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: اِس کو پیچھے رکھو، کیونکہ اِس کے حق میں تمہاری دعا سنی گئی ہے۔

۳۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۴۲۸، الرقم: ۹۵۱۸، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/۲۵۲، الرقم: ۸۸۱۵، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳/۳۱۴، الرقم: ۴۲۲۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۷۷، والطحاوي في مشكل الآثار، ۹/۱۷۱۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

(یعنی اب یہ ملعون ہے)۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اِسے امام احمد نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے، جبکہ امام ہیثمی نے بھی فرمایا: اِس کے رجال صحیح حدیث کی رجال ہیں۔

۲۶۱/۳۴. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه أَنَّهُ قَالَ: نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْزِلًا، فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَجَاءَ وَقَدْ أَوْقَدَ رَجُلٌ عَلَى قَرْيَةِ نَمْلٍ، إِمَّا فِي الْأَرْضِ، وَإِمَّا فِي شَجَرَةٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّكُمْ فَعَلَ هَذَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: اطْفُهَا اطْفُهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّيَالِسِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک جگہ قیام کیا۔ آپ ﷺ کسی کام کے لئے تشریف لے گئے پھر آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو کسی شخص نے چیونٹیوں کے مسکن کو آگ لگا رکھی تھی، وہ مسکن یا تو زمین پر تھا یا کسی درخت پر تھا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِسے بجھا دو، اِسے بجھا دو۔‘‘ اِسے امام احمد اور طیالسی نے روایت کیا ہے۔

۲۶۲/۳۵. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ:...... رَأَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَرْيَةَ

۳۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۳۹٦، الرقم: ۳۷٦۳، والطيالسي في المسند، ۱/٤٦، الرقم: ۳٤۵، والفاكهي في أخبار مكة، ۵/۱٤۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٤۱۔

۳۵: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في كراهية حرق العدو بالنار، ۳/۵۵، الرقم: ۲٦۷۵، وأيضًا في كتاب الأدب، باب في قتل الذر، ٤/۳٦۷، الرقم: ۵۲٦۸، والنسائي في السنن الكبرى، —

نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا، فَقَالَ: مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ؟ قُلْنَا: نَحْنُ، قَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

وفي رواية: قَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِبَشَرٍ أَنْ يُعَذِّبَ بِعَذَابِ اللهِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَحْمَدُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے چیونٹیوں کا ایک بل دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِسے کس نے جلایا ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) ہم نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آگ کے ساتھ عذاب دینا، آگ کے (پیدا کرنے والے) رب کے سوا کسی اور کے لئے روا نہیں ہے۔‘‘ اِسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’بندے کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا عذاب کسی کو دے۔‘‘

اِسے امام نسائی، عبد الرزاق اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اِس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۳۶/۲۶۳. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ، قَدْ وُسِمَ

.... ۵/۱۸۳، الرقم: ۸۶۱٤، وعبد الرزاق في المصنف، ۵/۲۱۳، الرقم: ۹٤۱٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/٤۲۳، الرقم: ٤۰۱۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٤۱، والبيهقي في دلائل النبوة، ۶/۳۲-۳۳۔

۳۶: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب اللباس والزينة، باب النهي عن—

فِي وَجْهِهِ فَقَالَ: لَعَنَ اللهُ الَّذِي وَسَمَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس سے ایک گدھا گزرا جس کے منہ کو داغا گیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اُس پر اللہ کی لعنت ہو جس نے اِسے داغا ہے۔‘‘ اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲٦٤/۳۷. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى حِمَارًا، قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ: أَلَمْ أُنْهِ عَنْ هَذَا؟ لَعَنَ اللهُ مَنْ فَعَلَهُ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُو يَعْلَى.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک گدھے کو دیکھا جس کے منہ کو داغا گیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں اِس سے منع نہیں کیا؟ جس نے اِسے داغا ہے اُس پر اللہ کی لعنت ہو۔‘‘

اِسے امام ابن حبان اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۲٦٥/۳۸. وَعَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِحِمَارٍ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ

-------- ضرب الحيوان في وجهه ووسمه فيه، ۱٦۷۳/۳، الرقم: ۲۱۱۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳٥/۷، الرقم: ۱۳۰۳۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱٥۳/۳، الرقم: ۳٤٦٤، والنووي في رياض الصالحين/ ۳٦۷، والعيني في عمدة القاري، ۱۳۹/۲۱۔

۳۷: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٤۳۲/۱۲، الرقم: ٥٦۲۷، وأبو يعلى في المسند، ۷٦/٤، الرقم: ۲۰۹۹۔

۳۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۲۳/۳، الرقم: ۱٤٤۹۹، وعبد الرزاق في المصنف، ٤٤٤/۹، الرقم: ۱۷۹٤۹، والبخاري في الأدب المفرد/ ۷۲، الرقم: ۱۷٥۔

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

يُدَخِّنُ مَنْخِرَاهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ فَعَلَ هَذَا؟ لَا يَسِمَنَّ أَحَدٌ الْوَجْهَ لَا يَضْرِبَنَّ أَحَدٌ الْوَجْهَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک گدھے کے پاس سے گزرے جس کے منہ کو گرم لوہے سے داغا گیا تھا، ور اُس کے نتھنوں میں دھونی دی جا رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کس نے کیا ہے؟ کوئی شخص (جانور کے) چہرے کو نہ داغے اور نہ ہی اُس کے چہرے پر مارے۔‘‘

اِسے امام احمد، عبد الرزاق اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔

۲۶۶/۳۹. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: رَأَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِمَارًا مَوْسُوْمَ الْوَجْهِ، فَأَنْكَرَ ذَلِکَ، قَالَ: فَوَاللهِ، لَا أَسِمُهُ إِلَّا فِي أَقْصَى شَيءٍ مِنَ الْوَجْهِ، فَأَمَرَ بِحِمَارٍ لَهُ فَكُوِيَ فِي جَاعِرَتَيْهِ فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاعِرَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کے چہرے کو داغا ہوا تھا، آپ ﷺ نے اِس عمل کو ناپسند فرمایا، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں (جانور کے) صرف اُس عضو کو داغتا ہوں جو

۳۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب اللباس والزينة، باب النهي عن ضرب الحيوان في وجهه ووسمه فيه، ۳/۱٦۷۳، الرقم: ۲۱۱۸، وابن حبان في الصحيح، ۱۲/٤٤۱، الرقم: ٥٦۲٤، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۰/۳۳۲، الرقم: ۱۰۸۲۲، والنووي في رياض الصالحين/ ۳٦۷، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ٤/۷۸۔

چہرے سے بہت دور ہو۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے گدھے کو داغنے کا حکم دیا، سو اُس کی سرین کو داغا گیا، اور سب سے پہلے آپ ﷺ نے ہی (جانور کی) سرین کو داغا تھا۔‘‘

اِسے امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢٦٧/٤٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ الْعَبَّاسَ وَسَمَ بَعِيْرًا أَوْ دَابَةً فِي وَجْهِهِ، فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ فَغَضِبَ. فَقَالَ عَبَّاسٌ: لَا أَسِمُهُ إِلَّا فِي آخِرِهِ فَوَسَمَهُ فِي جَاعِرَتَيْهِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ یا کسی اور جانور کو اُس کے منہ سے داغا، پس حضور نبی اکرم ﷺ نے اُسے دیکھا اور غصہ فرمایا۔ اِس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اِس کو (منہ کی بجائے) پچھلے حصہ کو داغوں گا پھر اُس کی سرین کو داغا۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٦٨/٤١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

٤٠: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٢/٤٤٠، الرقم: ٥٦٢٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٣٦، الرقم: ١٣٠٤١، والزيلعي في تخريج أحاديث والآثار، ٤/٧٨۔

٤١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الجهاد، باب ما جاء في كراهية التحريش بين البهائم والضرب والوسم في الوجه، ٤/٢١٠، الرقم: ١٧٠٨، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في التحريش بين البهائم، ٣/٢٦، الرقم: ٢٥٦٢، وأبو يعلى في المسند، ٤/٣٨٩، الرقم: ٢٥٠٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٨٥، الرقم: ١١١٢٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٢، الرقم: ١٩٥٦٧، وأيضًا في شعب الإيمان، ٥/٢٤٦، الرقم: ٦٥٣٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٤٧، الرقم: ٣٤٣٧۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَبُوْيَعْلَى.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جانوروں کو باہم لڑانے سے منع فرمایا۔‘‘

اسے امام ترمذی، ابو داود اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۲۶۹/۴۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ.

وفي رواية أحمد: تَنْطَحُهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تم سے حقداروں کے حقوق وصول کیے جائیں گے، حتیٰ کہ بے سینگ بکری کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔‘‘ امام احمد کی روایت میں ہے: ’’جس نے اُسے

۴۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الظلم، ۱۹۹۷/۴، الرقم: ۲۵۸۲، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق، باب ما جاء في شأن الحساب والقصاص، ۶۱۴/۴، الرقم: ۲۴۲۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۰۱/۲، ۴۱۱، الرقم: ۷۹۸۳، ۹۳۲۲، وأبو يعلى في المسند، ۳۹۵/۱۱، الرقم: ۶۵۱۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹۳/۶، الرقم: ۱۱۲۸۵، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲۱۷/۴، الرقم: ۵۴۵۵، وابن حزم في المحلى، ۱۵/۱، والنووي في رياض الصالحين/ ۷۴۔

سینگ مارا تھا۔‘‘

اِسے امام مسلم، ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: حدیثِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

٢٧٠/ ٤٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ فِي السَّفَرِ مَشَى. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ.

وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سفر میں جب نمازِ فجر ادا فرما لیتے تو اُس کے بعد (سواری پر سوار نہ ہوتے بلکہ تھوڑی دیر) پیدل چلتے۔‘‘

اِسے امام طبرانی، بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام مقدسی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

٢٧١/ ٤٤. عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رُئِيَ وَهُوَ

٤٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/ ٩٢، الرقم: ٦٩٥١، الرقم: ٢٧٢٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/ ٢٥٥، الرقم: ١٠١١٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٨/ ١٨٠، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/ ٢٧١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/ ٢١٥۔

٤٤: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب الجهاد، باب ما جاء في الخيل والمسابقة بينها والنفقة في الغزو، ٢/ ٤٦٨، الرقم: ١٠٠٢، وسعيد بن منصور في السنن، ٢/ ٢٠٣، الرقم: ٢٤٣٨، والحارث في المسند، ٢/ ٦٧٥، الرقم: ٦٥١، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٤/ ١٠١۔

يَمْسَحُ وَجْهَ فَرَسِهِ بِرِدَائِهِ......الحديث. رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ مَنْصُوْرٍ.

’’حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا گیا کہ آپ ﷺ اپنے گھوڑے کا چہرہ اپنی چادر مبارک سے صاف کر رہے تھے۔‘‘

اِسے امام مالک ابن منصور نے روایت کیا ہے۔

٤٥/٢٧٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً لَهُ، قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا وَلَكِنِّي إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ. فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ، تَعَجُّبًا وَفَزَعًا أَ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهِ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ...... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص اپنی گائے پر بوجھ ڈالے اُسے ہانک کرلے جا رہا تھا۔ گائے نے اُس کی طرف دیکھا اور کہنے لگی: میں اس (کام) کے لئے پیدا نہیں کی گئی بلکہ میں تو کھیتی باڑی کے لئے تخلیق کی گئی ہوں۔ لوگوں نے تعجب اور گھبراہٹ کے عالم میں کہا: سبحان اللہ! گائے بھی گفتگو کرتی ہے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک میں تو اِسے سچ مانتا ہوں

٤٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب من فضائل أبي بكر الصديق رضی اللہ عنہ، ٣/١٣٣٩، الرقم: ٣٤٦٣، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أبي بكر رضی اللہ عنہ، ٤/١٨٥٨، الرقم: ٢٣٨٨، والترمذي في السنن، كتاب المناقب عن رسول الله ﷺ، باب في مناقب أبي بكر وعمر رضی الله عنهما كليهما، ٥/٦١٥، الرقم: ٣٦٧٧.

اور ابوبکر وعمر بھی اِسے سچ تسلیم کرتے ہیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٧٣/٤٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ وَاضِعٍ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَةِ شَاةٍ، وَهُوَ يَحُدُّ شَفْرَتَهُ، وَهِيَ تَلْحَظُ إِلَيْهِ بِبَصَرِهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَفَـلَا قَبْلَ هٰذَا؟ أَوْ تُرِيْدُ أَنْ تُمِيْتَهَا مَوْتَتَيْنِ.

وفي رواية الحاكم: **فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَتُرِيْدُ أَنْ تُمِيْتَهَا مَوْتَاتٍ هَلْ حَدَدْتَ شَفْرَتَکَ قَبْلَ أَنْ تَضْجَعَهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ.**

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنی ٹانگ بھیڑ کی گردن پر رکھے چھری تیز کر رہا تھا، وہ اُسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا اِس سے پہلے نہیں؟ (یعنی چھری اس سے پہلے تیز کر لینی چاہئے تھی)، کیا تم اُسے دو موتیں مارنا چاہتے ہو۔‘‘

اور امام حاکم کی روایت میں ہے: ’’آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اسے کئی موتیں مارنا چاہتا ہے۔ تُو نے اِسے (ذبح کے لئے) لٹانے سے قبل چھری تیز کیوں نہ کر لی۔‘‘

٤٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣٣٢/١١، الرقم: ١١٩١٦، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٥٣/٤، الرقم: ٣٥٩٠، والحاكم في المستدرك، ٢٦٠/٤، الرقم: ٧٥٧٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٨٠/٩، الرقم: ١٨٩٢٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١٤٢/٣، الرقم: ٣٤٢٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٣/٤۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

اِسے امام طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے، امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے، جبکہ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس حدیث کے رجال صحیح ہیں۔

٢٧٤/٤٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِحَدِّ الشِّفَارِ وَأَنْ تُوَارَى عَنِ الْبَهَائِمِ وَقَالَ: إِذَا ذَبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجْهِزْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے چھریوں کو تیز کرنے اور جانور سے اُنہیں چھپانے کا حکم دیا ہے اور مزید فرمایا: جب تم میں سے کوئی ذبح کرے تو جلدی سے ذبح کرے۔“

اِسے امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٧٥/٤٨. عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ

٤٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الذبائح، باب إذا ذبحتم فأحسنوا الذبح، ٢/١٠٥٩، الرقم: ٣١٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٠٨، الرقم: ٥٨٦٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢٨٠، الرقم: ١٨٩٢٠، وأيضًا في شعب الإيمان، ٧/٤٨٣، الرقم: ١١٠٧٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٠١، الرقم: ١٦٧١۔

٤٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصيد، باب ما قطع من الحي فهو ميت، ٤/٧٤، الرقم: ١٤٨٠، وأبو داود في السنن، كتاب الصيد، باب في صيد قطع منه قطعة، ٣/١١١، الرقم: ٢٨٥٨، والدارمي في السنن، ٢/١٢٨، الرقم: ٢٠١٨، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/٤٩٤، الرقم: ٨٦١٢، والدار قطني في السنن، ٤/٢٩٢، الرقم: ٨٣، وأبو يعلى في المسند، ٣/٣٦، الرقم: ١٤٥٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/٢٤٨، الرقم: ٣٣٠٤، وابن الجعد في المسند، ١/٤٣٤، الرقم: ٢٩٥٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢٤٥، الرقم: ١٨٧٠٣۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

وَهُمْ يَجُبُّوْنَ أَسْنِمَةَ الْإِبِلِ، وَيَقْطَعُوْنَ أَلْيَاتِ الْغَنَمِ، فَقَالَ: مَا يُقْطَعُ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ابو واقد اللیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے (تو دیکھا کہ) وہاں کے لوگ زندہ اُونٹوں کی کوہان اور زندہ دُنبوں کی چکیاں کاٹتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: زندہ جانور سے جو حصہ کاٹا جائے وہ مردار ہے۔‘‘

اِسے امام ترمذی، ابو داود اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

۲۷۶/۴۹. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ فَجَّعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا رُدُّوْا وَلَدَهَا إِلَيْهَا وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ: مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ؟ قُلْنَا: نَحْنُ قَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے تھے۔ ہم نے اُس کے بچے پکڑ لئے تو چڑیا پر

٤٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في كراهية حرق العدو بالنار، ٣/٥٥، الرقم: ٢٦٧٥، وأيضًا في كتاب الأدب، باب في قتل الذر، ٤/٣٦٧، الرقم: ٥٢٦٨، والذهبي في الكبائر، ١/٢٠٦، والزيلعي في نصب الراية، ٣/٤٠٧، والنووي في رياض الصالحين/٣٦٧، الرقم: ٣٦٧، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/٣٢-٣٣، وابن كثير في شمائل الرسول ﷺ/ ٢٨٩۔

بچھانے لگی۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے اِسے اِس کے بچوں کی وجہ سے تڑپایا ہے؟ اِس کے بچے اِسے لوٹا دو۔ آپ ﷺ نے چیونٹیوں کا ایک بل دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِسے کس نے جلایا ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) ہم نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آگ کے ساتھ عذاب دینا، آگ کے (پیدا کرنے والے) رب کے سوا کسی کے لئے مناسب نہیں ہے۔'' اِسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۲۷۷/ ۵۰. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ وَمَرَرْنَا بِشَجَرَةٍ فِيْهَا فَرْخَا حُمَّرَةٍ، فَأَخَذْنَاهُمَا. قَالَ: فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ تَصِيْحُ، فَقَالَ: مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِفَرْخَيْهَا؟ قَالَ: فَقُلْنَا: نَحْنُ. قَالَ: رُدُّوْهُمَا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے، ہم ایک درخت کے پاس سے گزرے جس میں چنڈول (ایک خوش آواز چڑیا) کے دو بچے تھے، ہم نے وہ دو بچے اُٹھا لئے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ چنڈول حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں شکایت کرتے ہوئے حاضر ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے اِس چنڈول کو اِس کے بچوں کی وجہ سے تکلیف دی ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کیا: ہم نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِس کے بچے

۵۰: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الذبائح، ۴/ ۲۶۷، الرقم: ۷۵۹۹، والبيهقي في دلائل النبوة، ۱/ ۳۲۱، والهناد في الزهد، ۲/ ۶۲۰، الرقم: ۱۳۳۷، والجزري في النهاية، ۴/ ۱۲۱۔

اِسے لوٹا دو۔‘‘

اِس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۲۷۸/ ۵۱. عَنْ يَعْلَى بْنِ سِيَابَةَ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسِيْرٍ لَهُ، فَأَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَةً، فَأَمَرَ وَدِيَّتَيْنِ فَانْضَمَّتْ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى، ثُمَّ أَمَرَهُمَا فَرَجَعَتَا إِلَى مَنَابَتِهِمَا وَجَاءَ بَعِيْرٌ فَضَرَبَ بِجِرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ جَرْجَرَ حَتَّى ابْتَلَّ مَا حَوْلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَتَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ الْبَعِيْرُ إِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّ صَاحِبَهُ يُرِيْدُ نَحْرَهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَوَاهِبُهُ أَنْتَ لِي فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا لِي مَالٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ قَالَ: اسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوْفًا فَقَالَ: لَا جَرَمَ لَا أُكْرِمُ مَالًا لِي كَرَامَتَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَأَتَى عَلَى قَبْرٍ يُعَذَّبُ صَاحِبُهُ فَقَالَ: إِنَّهُ يُعَذَّبُ فِي غَيْرِ كَبِيْرٍ فَأَمَرَ بِجَرِيْدَةٍ فَوُضِعَتْ عَلَى قَبْرِهِ فَقَالَ: عَسَى أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُ مَا دَامَتْ رَطْبَةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت یعلی بن سیابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ ﷺ نے ایک جگہ قضائے حاجت کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ نے کھجور کے دو درختوں کو حکم دیا۔ وہ آپ ﷺ کے حکم سے ایک دوسرے سے مل گئے (اور آپ ﷺ کے لیے پردہ بن گئے۔ آپ ﷺ نے ان کے پیچھے قضائے

۵۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴/ ۱۷۲، والخيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، ۱/ ۲۷۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱/ ۲۰۵، وأيضًا، ۹/ ۶۔

حاجت فرمائی)۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں دوبارہ حکم دیا تو وہ اپنی اپنی جگہ پر واپس آ گئے۔ پھر ایک اونٹ آپ ﷺ کی خدمت میں اپنی گردن کو زمین پر رگڑتا ہوا حاضر ہوا۔ وہ اتنا بلبلایا کہ اس کے اردگرد کی جگہ گیلی ہوگئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ اونٹ کیا کہہ رہا ہے؟ اس کا خیال ہے کہ اس کا مالک اسے ذبح کرنا چاہتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے مالک کی طرف آدمی بھیجا (کہ اسے بلا لائے۔ جب وہ آ گیا تو) آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا یہ اونٹ مجھے ہبہ کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اس سے بڑھ کر اپنے مال میں سے کوئی چیز محبوب نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے اس کے معاملہ میں بھلائی کی توقع رکھتا ہوں۔ اس صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے تمام مال سے بڑھ کر اس کا خیال رکھوں گا۔ پھر آپ ﷺ کا گزر ایک قبر سے ہوا جس کے اندر موجود میت کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے گناہ کبیرہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک درخت کی ٹہنی طلب فرمائی اور اسے اس قبر پر رکھ دیا اور فرمایا: جب تک یہ ٹہنی خشک نہیں ہو جاتی اسے عذاب میں تخفیف دی جاتی رہے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کی اسناد حسن اور رجال ثقہ ہیں۔

۲۷۹/۵۲۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي

۵۲: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۳/۳۳۱، الرقم: ۷۶۳، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۳۲۱، الرقم: ۱۱۷۶، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۴/۳۸۰، والعسقلاني في لسان الميزان، ۶/۳۱۱، الرقم: ۱۱۲۴، وابن كثير في تحفة الطالب، ۱/۱۸۶، الرقم: ۸۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۹۵۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

الصَّحْرَاءِ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِيهِ ''يَارَسُولَ اللهِ'' فَالْتَفَتَ فَلَمْ يَرَ أَحَدًا. ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا ظَبْيَةٌ مُوْثَقَةٌ فَقَالَتْ: أُدْنُ مِنِّي، يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَدَنَا مِنْهَا فَقَالَ: حَاجَتُکِ؟ قَالَتْ: إِنَّ لِي خَشْفَيْنِ فِي ذٰلِکَ الْجَبَلِ. فَخَلِّنِي حَتَّى أَذْهَبَ فَأُرْضِعَهُمَا ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَيْکَ. قَالَ: وَتَفْعَلِيْنَ؟ قَالَتْ: عَذَّبَنِي اللهُ عَذَابَ الْعَشَّارِ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ. فَأَطْلَقَهَا، فَذَهَبَتْ، فَأَرْضَعَتْ خَشْفَيْهَا، ثُمَّ رَجَعَتْ، فَأَوْثَقَهَا. وَانْتَبَهَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ: لَکَ حَاجَةٌ، يَارَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، تُطْلِقُ هٰذِهِ. فَأَطْلَقَهَا، فَخَرَجَتْ تَعْدُوْ وَهِيَ تَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّکَ رَسُوْلُ اللهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک صحراء میں سے گزر رہے تھے کہ کسی ندا دینے والے نے آپ ﷺ کو 'یارسول اللہ' کہہ کر پکارا تو آپ ﷺ آواز کی طرف متوجہ ہوئے لیکن آپ ﷺ کو سامنے کوئی نظر نہ آیا۔ آپ ﷺ نے دوبارہ غور سے دیکھا تو وہاں ایک ہرنی بندھی ہوئی تھی۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ، میرے نزدیک تشریف لائیے۔ پس آپ ﷺ اس کے قریب ہوئے اور اس سے پوچھا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ اس نے عرض کیا: اس پہاڑ میں میرے دو چھوٹے چھوٹے نومولود بچے ہیں۔ پس آپ مجھے آزاد کر دیجئے کہ میں جا کر انہیں دودھ پلا کر آپ کے پاس واپس لوٹ آؤں گی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم ایسا ہی کرو گی؟ اس نے عرض کیا: اگر میں ایسا نہ کروں تو اللہ تعالیٰ مجھے سخت عذاب دے۔ پس آپ ﷺ نے اسے آزاد کر دیا۔ وہ گئی اس نے اپنے بچوں کو دودھ پلایا اور پھر واپس لوٹ آئی۔ آپ ﷺ نے اسے دوبارہ باندھ دیا۔ پھر اچانک وہ اعرابی (جس نے اس ہرنی کو باندھ رکھا تھا) متوجہ ہوا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کی کوئی خدمت کر سکتا ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس ہرنی کو آزاد کردو۔ پس اس اعرابی نے اسے فوراً آزاد کردیا۔ وہ وہاں سے دوڑتی ہوئی نکلی اور وہ یہ کہتی جارہی تھی: میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٨٠/ ٥٣. عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ قَالَ: صَلَّی رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْفَجْرَ فَإِذَا هُوَ بِقَرِيْبٍ مِنْ مِائَةِ ذِئْبٍ قَدْ أَقْعَيْنَ وَفُوْدُ الذِّئَابِ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَرْضَخُوْا لَهُمْ شَيْئًا مِنْ طَعَامِكُمْ وَتَأْمَنُوْنَ عَلَی مَا سِوَی ذَلِكَ؟ فَشَكَوْا إِلَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْحَاجَةَ. قَالَ: فَآذِنُوْهُنَّ. قَالَ: فَآذَنُوْهُنَّ فَخَرَجْنَ وَلَهُنَّ عُوَاءٌ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت شمر بن عطیہ رضی اللہ عنہ مزینہ یا جھینہ قبیلے کے ایک آدمی سے روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نمازِ فجر ادا فرمائی تو اچانک ایک سو کے لگ بھگ بھیڑیئے پچھلی ٹانگوں کو زمین پر پھیلا کر اور اگلی ٹانگوں کو اٹھائے اپنی سرینوں پر بیٹھے ہوئے (باقی) بھیڑیوں کے قاصد بن کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اے گروہ صحابہ!) تم اپنے کھانے پینے کی اشیاء میں سے تھوڑا بہت ان کا حصہ بھی نکالا کرو اور باقی ماندہ کھانے کو (ان بھیڑیوں سے) محفوظ کرلیا کرو۔ پھر اُن بھیڑیوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اپنی کسی حاجت کی شکایت

٥٣: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب ما أكرم الله به نبيه ﷺ من إيمان الشجر به والبهائم والجن، ١/ ٢٥، الرقم: ٢٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/ ٣٧٦۔

کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اجازت دو۔ راوی بیان کرتے ہیں انہوں نے ان (بھیڑیوں) کو اجازت دی پھر وہ اپنی مخصوص آواز نکالتے ہوئے چل دیے۔‘‘

اِس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٥٤/٢٨١. عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي جِنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ بِالْبَقِيْعِ، فَإِذَا الذِّئْبُ مُفْتَرِشًا ذِرَاعَيْهِ عَلَى الطَّرِيْقِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَذَا أُوَيْسٌ يَسْتَفْرِضُ فَافْرِضُوْا لَهُ. قَالُوْا: نَرَى رَأْيَکَ، يَارَسُوْلَ اللهِ. قَالَ: مِنْ كُلِّ سَائِمَةٍ شَاةٌ فِي كُلِّ عَامٍ. قَالُوْا: كَثِيْرٌ. قَالَ: فَأَشَارَ إِلَى الذِّئْبِ أَنْ خَالِسْهُمْ. فَانْطَلَقَ الذِّئْبُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ عَدِيٍّ: قَالَ لَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ: وَلَدُ هَذَا الرَّاعِي يُقَالُ لَهُمْ: بَنُوْ مُكَلِّمِ الذِّئْبِ. وَلَهُمْ أَمْوَالٌ وَنَعَمٌ، وَهُمْ مِنْ خَزَاعَةَ. وَاسْمُ مُكَلِّمِ الذِّئْبِ أُهْبَانُ. قَالَ: وَمُحَمَّدُ بْنُ أَشْعَثَ الْخَزَاعِيُّ مِنْ وَلَدِهِ.

’’حضرت حمزہ بن ابی عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ انصار میں سے کسی آدمی کے جنازہ کے لیے جنت البقیع کی طرف تشریف لے گئے۔ پس آپ ﷺ نے اچانک دیکھا کہ ایک بھیڑیا اپنے بازو پھیلائے راستے میں بیٹھا ہوا ہے۔ (اسے دیکھ کر) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بھیڑیا (تم سے اپنا) حصہ مانگ رہا ہے پس اسے

٥٤: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٦/٤٠، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/١٤٦، وأيضًا في شمائل الرسول ﷺ/٣٤٣، ٣٤٤، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٦٢۔

اس کا حصہ دو۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (اس کے حصہ کے بارے میں) ہم آپ کی رائے جاننا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر سال ہر چرنے والے جانور کے بدلہ میں ایک بھیڑ۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ زیادہ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے بھیڑیئے کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہ ان سے اپنا حصہ چھین لیا کرے۔ پس (یہ سننے کے بعد) بھیڑیا چل دیا۔''

اِس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

حافظ ابن عدی کہتے ہیں: ''ہمیں ابو بکر بن ابی داود نے بتایا کہ اس چرواہے کی اولاد کو 'مکلم الذئب (بھیڑیئے سے کلام کرنے والا) کی اولاد کہا جاتا تھا۔ ان کے پاس بہت سا مال و اسباب تھا۔ اور ان کا تعلق خزاعہ قبیلہ سے تھا اور بھیڑیئے سے کلام کرنے والے شخص کا نام اُھبان تھا۔ اور انہوں نے کہا کہ محمد بن اَشعث خزاعی ان کی اولاد میں سے تھے۔''

۲۸۲/ ۵۵. عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ رَأَيْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بَيْنَ نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَهُ إِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيْرٍ يُسْنَى عَلَيْهِ. فَلَمَّا رَآهُ الْبَعِيْرُ جَرْجَرَ وَوَضَعَ جِرَانَهُ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَيْنَ صَاحِبُ هَذَا الْبَعِيْرِ؟ فَجَاءَ، فَقَالَ: بِعْنِيْهِ؟ فَقَالَ: لَا، بَلْ أَهَبُهُ لَکَ.

۵۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ١٧٠، ١٧٣، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/ ١٥٨، الرقم: ١٨٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/ ١٥٤، الرقم: ٤٠٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/ ١٤٤، الرقم: ٣٤٣٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/ ٣٦٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٥۔

فَقَالَ : لَا، بِعْنِيهِ. قَالَ: لَا، بَلْ أَهَبُهُ لَكَ، وَإِنَّهُ لِأَهْلِ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيشَةٌ غَيْرُهُ. قَالَ: أَمَا إِذْ ذَكَرْتَ هَذَا مِنْ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ شَكَا كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ. فَأَحْسِنُوا إِلَيْهِ. قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ، فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتَّى غَشِيَتْهُ، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَكَانِهَا. فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ ذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا ﷻ أَنْ تُسَلِّمَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَذِنَ لَهَا. قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا، بِهِ جِنَّةٌ. فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَنْخَرِهِ فَقَالَ: اخْرُجْ، إِنِّي مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ. قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ سَفَرِنَا مَرَرْنَا بِذَلِكَ الْمَاءِ، فَأَتَتْهُ الْمَرْأَةُ بِجُزُرٍ وَلَبَنٍ. فَأَمَرَهَا أَنْ تَرُدَّ الْجُزُرَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَشَرِبُوْا مِنَ اللَّبَنِ. فَسَأَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ. فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا رَأَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ حُمَيْدٍ.

وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادَيْنِ وَالطَّبَرَانِيُّ بِنَحْوِهِ وَأَحَدُ إِسْنَادَي أَحْمَدَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

’’حضرت یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم (ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے تین اُمور (معجزات) دیکھے۔ ہمارا گزر ایک اونٹ کے پاس سے ہوا جس پر پانی رکھا جا رہا تھا۔ اس اونٹ نے جب حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو وہ بلبلانے لگا اور اپنی گردن (از راہِ تعظیم) آپ ﷺ کے سامنے جھکا دی۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس کے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ اس کا مالک حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس سے

پوچھا: یہ اونٹ مجھے بیچتے ہو؟ اس نے عرض کیا: نہیں، حضور! بلکہ یہ آپ کے لیے تحفہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ اسے مجھے بیچ دو۔ اس نے دوبارہ عرض کیا: نہیں، بلکہ یہ آپ کے لیے تحفہ ہے، اور بے شک یہ ایسے گھرانے کی ملکیت ہے کہ جن کا ذریعہ معاش اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اب تمہارے ذہن میں یہ بات آئی ہے کہ اس اونٹ نے ایسا کیوں کیا ہے۔ اس نے شکایت کی ہے کہ تم اس سے کام زیادہ لیتے ہو اور چارہ کم ڈالتے ہو۔ اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔ حضرت یعلی بن مروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم روانہ ہوئے اور ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ وہاں محوِ استراحت ہو گئے۔ اتنے میں ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا اور آپ ﷺ پر سایہ فگن ہوگیا پھر کچھ دیر بعد وہ واپس اپنی جگہ پر چلا گیا۔ جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو میں نے آپ ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس درخت نے اپنے رب سے اجازت طلب کی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول کی بارگاہ میں سلام عرض کرے، پس اس نے اسے اجازت دے دی۔ پھر ہم وہاں سے آگے چلے اور ہمارا گزر پانی کے پاس سے ہوا۔ وہاں ایک عورت تھی اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا جسے جن چمٹے ہوئے تھے۔ وہ اسے لے کر آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ نے اس لڑکے کی ناک کا نتھنا پکڑ کر فرمایا: نکل جاؤ میں محمد، اللہ کا رسول ہوں۔ حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم آگے بڑھے۔ جب ہم اپنے سفر سے واپس لوٹے تو ہم دوبارہ اسی پانی کے پاس سے گزرے۔ پس وہی عورت آپ ﷺ کے پاس بھنا ہوا گوشت اور دودھ لے کر حاضرِ خدمت ہوئی۔ آپ ﷺ نے اُسے حکم دیا کہ وہ گوشت واپس لے جائے اور اپنے صحابہ کو حکم فرمایا تو اُنہوں نے دودھ میں سے کچھ پی لیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے بچے کے متعلق پوچھا تو اس نے جواب دیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا! اس کے بعد ہم نے اس میں کبھی اس بیماری کا شائبہ تک نہیں پایا۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد، ابونعیم اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اِس کی سند جید ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِسے امام احمد نے دو اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام طبرانی نے بھی اسی کی مثل روایت کیا ہے اور امام احمد کی ایک سند کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٥٦/٢٨٣. عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ بَعِيْرٌ يَعْدُوْ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى هَامَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: أَيُّهَا الْبَعِيْرُ، اسْكُنْ. فَإِنْ تَكُ صَادِقًا فَلَكَ صِدْقُكَ، وَإِنْ تَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْكَ كَذِبُكَ مَعَ أَنَّ اللهَ تَعَالٰى قَدْ أَمَّنَ عَائِذَنَا وَلَيْسَ بِخَائِبٍ لَائِذُنَا. فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا يَقُوْلُ هٰذَا الْبَعِيْرُ؟ فَقَالَ: هٰذَا بَعِيْرٌ قَدْ هَمَّ أَهْلُهُ بِنَحْرِهِ وَأَكْلِ لَحْمِهِ فَهَرَبَ مِنْهُمْ وَاسْتَغَاثَ بِنَبِيِّكُمْ ﷺ. فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ أَقْبَلَ أَصْحَابُهُ يَتَعَادَوْنَ. فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِمُ الْبَعِيْرُ عَادَ إِلٰى هَامَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَلَاذَ بِهَا. فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هٰذَا بَعِيْرُنَا هَرَبَ مُنْذُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. فَلَمْ نَلْقَهُ إِلَّا بَيْنَ يَدَيْكَ. فَقَالَ ﷺ: أَمَّا إِنَّهُ يَشْكُوْ إِلَيَّ، فَبِئْسَتِ الشِّكَايَةُ. فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا يَقُوْلُ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: إِنَّهُ رُبِّيَ فِي أَمْنِكُمْ أَحْوَالًا، وَكُنْتُمْ تَحْمِلُوْنَ عَلَيْهِ فِي الصَّيْفِ إِلٰى مَوْضِعِ الْكَلَاءِ. فَإِذَا كَانَ الشِّتَاءُ رَحَلْتُمْ إِلٰى مَوْضِعِ الدِّفَاءِ. فَلَمَّا كَبِرَ اسْتَفْحَلْتُمُوْهُ، فَرَزَقَكُمُ اللهُ مِنْهُ إِبِلًا سَائِمَةً. فَلَمَّا أَدْرَكَتْهُ هٰذِهِ السَّنَةُ

٥٦: أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٤٤، ١٤٥، الرقم: ٣٤٣١۔

الْخَصْبَةُ هَمَمْتُمْ بِنَحْرِهِ، وَأَكْلِ لَحْمِهِ. فَقَالُوْا: قَدْ وَاللهِ، كَانَ ذٰلِکَ، يَارَسُوْلَ اللهِ. فَقَالَ عليه الصلاة والسلام: مَا هٰذَا جَزَاءُ الْمَمْلُوْکِ الصَّالِحِ مِنْ مَوَالِيْهِ؟ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَإِنَّا لَا نَبِيْعُهُ وَلَا نَنْحَرُهُ. فَقَالَ عليه الصلاة والسلام: كَذَبْتُمْ. قَدِ اسْتَغَاثَ بِکُمْ فَلَمْ تُغِيْثُوْهُ، وَأَنَا أَوْلَى بِالرَّحْمَةِ مِنْکُمْ. فَإِنَّ اللهَ نَزَعَ الرَّحْمَةَ مِنْ قُلُوْبِ الْمُنَافِقِيْنَ وَأَسْکَنَهَا فِي قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ. فَاشْتَرَاهُ عليه الصلاة والسلام مِنْهُمْ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ، وَقَالَ: يَا أَيُّهَا الْبَعِيْرُ، انْطَلِقْ فَأَنْتَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللهِ تَعَالَى. فَرَغَى عَلَى هَامَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ عليه الصلاة والسلام: آمِيْنَ. ثُمَّ دَعَا فَقَالَ: آمِيْنَ. ثُمَّ دَعَا فَقَالَ: آمِيْنَ. ثُمَّ دَعَا الرَّابِعَةَ فَبَکَى عليه الصلاة والسلام. فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا يَقُوْلُ هٰذَا الْبَعِيْرُ؟ قَالَ: قَالَ: جَزَاکَ اللهُ، أَيُّهَا النَّبِيُّ، عَنِ الإِسْلَامِ وَالْقُرْآنِ خَيْرًا. فَقُلْتُ: آمِيْنَ. ثُمَّ قَالَ: سَکَّنَ اللهُ رُعْبَ أُمَّتِکَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ کَمَا سَکَّنْتَ رُعْبِي. فَقُلْتُ: آمِيْنَ. ثُمَّ قَالَ: حَقَنَ اللهُ دِمَاءَ أُمَّتِکَ مِنْ أَعْدَائِهَا کَمَا حَقَنْتَ دَمِي. فَقُلْتُ: آمِيْنَ. ثُمَّ قَالَ: لَا جَعَلَ اللهُ بَأْسَهَا بَيْنَهَا، فَبَکَيْتُ. فَإِنَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ سَأَلْتُ رَبِّي فَأَعْطَانِيْهَا وَمَنَعَنِي هٰذِهِ، وَأَخْبَرَنِي جِبْرِيْلُ عَنِ اللهِ تَعَالَى أَنَّ فَنَاءَ أُمَّتِي بِالسَّيْفِ. جَرَى الْقَلَمُ بِمَا هُوَ کَائِنٌ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه کَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ.

’’حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے کہ ایک اُونٹ بھاگتا ہوا آیا اور حضور نبی

اکرم ﷺ کے سرِ انور کے پاس آ کر کھڑا ہوگیا (جیسے کان میں کوئی بات کہہ رہا ہو)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اُونٹ! پرسکون ہوجا۔ اگر تو سچا ہے تو تیرا سچ تجھے فائدہ دے گا اور اگر تو جھوٹا ہے تو تجھے اس جھوٹ کی سزا ملے گی۔ بے شک جو ہماری پناہ میں آ جاتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اسے امان دے دیتا ہے اور ہمارے دامن میں پناہ لینے والا کبھی نامراد نہیں ہوتا۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ اونٹ کیا کہتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس اونٹ کے مالکوں نے اسے ذبح کرکے اس کا گوشت کھانے کا ارادہ کرلیا تھا۔ سو یہ ان کے پاس سے بھاگ آیا ہے اور اس نے تمہارے نبی کی بارگاہ میں استغاثہ کیا ہے۔ ہم ابھی باہم اسی گفتگو میں مشغول تھے کہ اس اونٹ کے مالک بھاگتے ہوئے آئے۔ جب اونٹ نے ان کو آتے دیکھا تو وہ دوبارہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سرِ مبارک کے قریب ہوگیا اور آپ ﷺ کے پیچھے چھپنے لگا۔ ان مالکوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا یہ اونٹ تین دن سے ہمارے پاس سے بھاگا ہوا ہے اور آج یہ ہمیں آپ کی خدمت میں ملا ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میرے سامنے شکایت کر رہا ہے اور یہ شکایت بہت ہی بری ہے۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کیا کہہ رہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہتا ہے کہ یہ تمہاری پاس کئی سال تک پلا بڑھا۔ جب موسم گرما آتا تو تم گھاس اور چارے والے علاقوں کی طرف اس پر سوار ہوکر جاتے اور جب موسم سرما آتا تو اسی پر سوار ہوکر گرم علاقوں کی جانب کوچ کرتے۔ پھر جب اس کی عمر زیادہ ہوگئی تو تم نے اسے اپنی اونٹنیوں میں افزائش نسل کے لئے چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے کئی صحت مند اونٹ عطا کئے۔ اب جبکہ یہ اس خستہ حالی کی عمر کو پہنچ گیا ہے تو تم نے اسے ذبح کر کے اس کا گوشت کھالینے کا منصوبہ بنالیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: خدا کی قسم، یارسول اللہ! یہ بات من وعن اسی طرح ہے جیسے آپ نے بیان فرمائی۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک اچھے خدمت گزار کی اس کے مالکوں کی طرف سے کیا یہی جزا ہوتی ہے؟! انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اب ہم نہ اسے بیچیں گے اور نہ ہی اسے ذبح کریں گے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: تم جھوٹ کہتے ہو۔ اس نے پہلے تم سے فریاد کی تھی مگر تم نے اس کی داد رسی نہیں کی اور میں تم سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے دلوں سے رحمت نکال لی ہے اور اسے مومنین کے دلوں میں رکھ دیا ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اس اونٹ کو ان سے ایک سو درہم میں خرید لیا اور پھر فرمایا: اے اونٹ! جا، تو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آزاد ہے۔ اس اونٹ نے حضور نبی اکرم ﷺ کے سر مبارک کے پاس اپنا منہ لے جا کر کوئی آواز نکالی تو آپ ﷺ نے فرمایا: آمین۔ اس نے پھر دعا کی۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: آمین۔ اس نے پھر دعا کی۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: آمین۔ اس نے جب چوتھی مرتبہ دعا کی تو آپ ﷺ آبدیدہ ہوگئے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ اونٹ کیا کہہ رہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے پہلی دفعہ کہا: اے نبی مکرم! اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام اور قرآن کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے۔ میں نے کہا: آمین۔ پھر اس نے کہا: اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آپ کی امت سے اسی طرح خوف کو دور فرمائے جس طرح آپ نے مجھ سے خوف کو دور فرمایا ہے۔ میں نے کہا: آمین۔ پھر اس نے دعا کی: اللہ تعالیٰ دشمنوں سے آپ کی اُمت کے خون کو اسی طرح محفوظ رکھے جس طرح آپ نے میرا خون محفوظ فرمایا ہے۔ اس پر بھی میں نے آمین کہا۔ پھر اس نے کہا: اللہ تعالیٰ ان کے درمیان جنگ وجدال پیدا نہ ہونے دے یہ سن کر مجھے رونا آ گیا کیونکہ یہی دعائیں میں نے بھی اپنے رب سے مانگی تھیں تو اس نے پہلی تین تو قبول فرما لیں لیکن اس آخری دعا سے منع فرما دیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دی ہے کہ میری یہ امت آپس میں تلوار زنی سے فنا ہوگی۔ جو کچھ ہونے والا ہے قلم اسے لکھ چکا ہے۔‘‘

امام منذری نے فرمایا: اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَشَفَقَتِهِ عَلَى النَّبَاتَاتِ وَالْجَمَادَاتِ

﴿حضور ﷺ کی نباتات اور جمادات پر رحمت وشفقت﴾

۱/۲۸٤. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَا أَجْعَلُ لَکَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ، فَإِنَّ لِي غُـلَامًا نَجَّارًا. قَالَ: إِنْ شِئْتِ قَالَ: فَعَمِلَتْ لَهُ الْمِنْبَرَ، فَلَمَّا کَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، قَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ الَّذِي صُنِعَ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي کَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا، حَتَّى کَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب البيوع، باب النجار، ۲/۷۳۸، الرقم: ۱۹۸۹، وأيضا في کتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ۳/۱۳۱٤، الرقم: ۳۳۹۱ـ۳۳۹۲، وأيضا في کتاب المساجد، باب: الاستعانة بالنجار والصناع في أعواد المنبر والمسجد، ۱/۱۷۲، الرقم: ٤۳۸، والترمذي في السنن، کتاب المناقب، باب: ٦، ٥/٥۹٤، الرقم: ۳٦۲۷، والنسائی في السنن، کتاب الجمعة، باب: مقام الإمام في الخطبة، ۳/۱۰۲، الرقم: ۱۳۹٦، وابن ماجه في السنن، کتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في بدء شأن المنبر، ۱/٤٥٤، الرقم: ۱٤۱٤ـ۱٤۱۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۲۲٦، والدارمی نحوه في السنن، ۱/۲۳، الرقم: ٤۲ـ

أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ، فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ، حَتَّى اسْتَقَرَّتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری عورت نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے تشریف فرما ہونے کے لئے کوئی چیز نہ بنوا دوں؟ کیونکہ میرا غلام بڑھئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو (تو بنوا دو)۔ اُس عورت نے آپ ﷺ کے لئے ایک منبر بنوا دیا۔ جمعہ کا دن آیا تو حضور نبی اکرم ﷺ اسی منبر پر تشریف فرما ہوئے جو تیار کیا گیا تھا لیکن (حضور نبی اکرم ﷺ کے منبر پر تشریف رکھنے کی وجہ سے) کھجور کا وہ تنا جس سے ٹیک لگا کر آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تھے (ہجر و فراق رسول ﷺ میں) چلاَّ (کررو) پڑا یہاں تک کہ پھٹنے کے قریب ہو گیا۔ یہ دیکھ کر حضور نبی اکرم ﷺ منبر سے اُتر آئے اور کھجور کے ستون کو گلے سے لگا لیا۔ ستون اس بچہ کی طرح رونے لگا، جسے تھپکی دے کر چپ کرایا جاتا ہے، یہاں تک کہ اسے سکون آ گیا۔''

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲/۲۸۵. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ. فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ، فَحَنَّ الْجِذْعُ. فَأَتَاهُ، فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ۳/۱۳۱۳، الرقم: ۳۳۹۰، وابن حبان في الصحيح، ۱٤/٤۳٥، الرقم: ٦٥۰٦، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/۷۹۷، الرقم: ۱٤٦۹۔

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک درخت کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطاب فرمایا کرتے تھے۔ جب منبر بنا اور آپ ﷺ اُس پر جلوہ افروز ہوئے تو لکڑی کا وہ ستون گریہ و زاری کرنے لگا۔ پس آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اس پر اپنا دستِ شفقت پھیرا۔''

اِس حدیث کو امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣/٢٨٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَطَبَ إِلَی عِذْقِ جِذْعٍ وَاتَّخَذُوْا لَهُ مِنْبَرًا. فَخَطَبَ عَلَيْهِ، فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ. فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَّهُ فَسَكَنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کھجور کے ایک تنے کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے لئے منبر بنوا دیا۔ آپ ﷺ اُس پر تشریف فرما ہو کر خطبہ دینے لگے تو وہ تنا اس طرح رونے لگا جس طرح اونٹنی اپنے بچے کی خاطر روتی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور اس پر اپنا دستِ اقدس پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔''

اِس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤/٢٨٨. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلَی جِذْعٍ.

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في آيات إثبات نبوة النبي ﷺ و ما قد خصه الله عزوجل به، ٥/٥٩٤، الرقم: ٣٦٢٧۔

٤۔٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في بدء شأن المنبر، ١/٤٥٤، الرقم: ١٤١٥، والبخاري في ـــ

فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ ذَهَبَ إِلَى الْمِنْبَرِ. فَحَنَّ الْجِذْعُ، فَأَتَاهُ، فَاحْتَضَنَهُ، فَسَكَنَ. فَقَالَ: لَوْ لَمْ أَحْتَضِنْهُ لَحَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَأَبُوْ يَعْلَى وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

۲۸۹/۵. وفي رواية عن جابر ﷺ: حَتَّى سَمِعَهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ حَتَّى أَتَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَمَسَحَهُ فَسَكَنَ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ لَمْ يَأْتِهِ، لَحَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

’’حضرت انس ﷺ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک ستون سے ٹیک لگا کر خطبہ دیتے تھے۔ پھر جب آپ ﷺ کے لئے منبر تیار ہوگیا تو آپ ﷺ منبر کی طرف تشریف لے گئے تو وہ ستون رونے لگا۔ آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اسے سینہ سے لگایا تو وہ پر سکون ہوگیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اسے سینہ سے نہ لگاتا تو یہ قیامت تک روتا رہتا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابو یعلی اور بخاری نے ’التاریخ الکبیر‘ میں روایت کیا ہے۔

’’حضرت جابر ﷺ سے مروی ایک اور روایت میں ہے کہ (ستون کے رونے کی) آواز تمام اہلِ مسجد نے سنی۔ (اس کا رونا سن کر) حضور نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اس پر اپنا دستِ شفقت پھیرا تو وہ پرسکون ہوگیا۔ بعض صحابہ کہنے لگے: اگر حضور نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف نہ لاتے تو یہ قیامت تک روتا رہتا۔‘‘

التاريخ الكبير، ۲٦/۷، الرقم: ۱۰۸، وأبو يعلى في المسند، ۱۱٤/٦، الرقم: ۳۳۸٤، وعبد بن حميد في المسند، ۳۹٦/۱، الرقم: ۱۳۳٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۳۷/٥، الرقم: ۱٦٤۳۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

٦/٢٩٠. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَى جِذْعٍ إِذْ كَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيْشًا وَكَانَ يَخْطُبُ إِلَى ذَالِکَ الْجِذْعِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: هَلْ لَکَ أَنْ نَجْعَلَ لَکَ شَيْئًا تَقُوْمُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَرَاکَ النَّاسُ وَتُسْمِعَهُمْ خُطْبَتَکَ قَالَ: نَعَمْ فَصَنَعَ لَهُ ثَلَاثَ دَرَجَاتٍ فَهِيَ الَّتِي أَعْلَى الْمِنبَرِ فَلَمَّا وُضِعَ الْمِنبَرُ وَضَعُوْهُ فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي هُوَ فِيْهِ فَلَمَّا أَرَادَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يَقُوْمَ إِلَى الْمِنْبَرِ مَرَّ إِلَى الْجِذْعِ الَّذِي كَانَ يَخْطُبُ إِلَيْهِ فَلَمَّا جَاوَزَ الْجِذْعَ خَارَ حَتَّى تَصَدَّعَ وَانْشَقَّ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَمَّا سَمِعَ صَوْتَ الْجِذْعِ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ حَتَّى سَكَنَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمِنبَرِ فَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَّى إِلَيْهِ فَلَمَّا هُدِمَ الْمَسْجِدُ وَغُيِّرَ أَخَذَ ذَلِکَ الْجِذْعَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رضي الله عنه وَكَانَ

٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في بدء شأن المنبر، ١/٤٥٤، الرقم: ١٤١٤، والدارمي في السنن، ١/٣٠، الرقم: ٣٦، والشافعي في المسند، ١/٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٣٧ـ ١٣٨، الرقم: ٢١٢٨٥، ٢١٢٨٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٢٥٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/٣٩٣، الرقم: ١١٩٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٣٩٢، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٦٠٣، الرقم: ٣٣٩٠، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ١/٩، والعيني في عمدة القاري، ٦/٢١٥، والكناني في مصباح الزجاجة، ٢/١٦، الرقم: ٥٠٤ـ

عِنْدَهُ فِي بَيْتِهِ...... الحديث. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالدَّارِمِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: رَوَاهُ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ ابْنُ مَاجه عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللهِ لَهُ شَاهِدٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ ﷺ وَلَهُ طُرُقٌ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى الْمُوْصِلِيُّ فِي مُسْنَدِهِ.

’’حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے اُس وقت مسجد نبوی چھپر کی تھی۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہ ہم آپ کے لئے ایسی چیز تیار کر دیں جس پر آپ جمعہ کے دن قیام فرما ہوں تاکہ لوگ آپ ﷺ کی زیارت بھی کر سکیں اور خطبہ بھی سن سکیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ لہٰذا منبر تیار کیا گیا جس کی تین سیڑھیاں تھیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس منبر کو اُس کے مقام پر رکھ دیا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے منبر پر کھڑے ہونے کا ارادہ فرمایا اور اس ستون کے قریب سے گزرے جس پر ٹیک لگا کر آپ ﷺ خطبہ دیا کرتے تھے تو اس ستون میں سے (ہجر و فراقِ رسول ﷺ میں) رونے کی آواز آئی اور وہ ستون درمیان سے شق ہو گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے رونے کی یہ حالت دیکھی تو آپ ﷺ نے اس پر اپنا دستِ شفقت پھیرا جس سے اس ستون کی حالت گریہ ختم ہو گئی پھر آپ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھتے تو اس کی طرف نماز پڑھتے جب مسجد منہدم کی گئی تو اس ستون کو حضرت ابی کعب رضی اللہ عنہ نے لے لیا اور انہی کے گھر میں رہا...... الحدیث۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن ماجہ، دارمی، شافعی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

امام مقدسی نے فرمایا: اسے امام ابو عبد اللہ ابن ماجہ نے حضرت اسماعیل بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے اور اس کے شواہد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث صحیح (بخاری و مسلم) میں بھی ہیں اور اس کے بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دیگر طرق بھی مروی ہیں اور اِس کی اسناد حسن ہیں۔ امام کنانی نے فرمایا: یہ اسناد حسن ہے اور اسے امام ابو یعلی الموصلی نے بھی اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔

٧/٢٩١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ ذَهَبَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَحَنَّ الْجِذْعُ فَأَتَاهُ فَاحْتَضَنَهُ فَسَكَنَ فَقَالَ: لَوْ لَمْ أَحْتَضِنْهُ لَحَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو يَعْلَى وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في بدء شأن المنبر، ١/٤٥٤، الرقم: ١٤١٥، وأحمد بن حنبل عن ابن عباس رضى الله عنهما في المسند، ١/٢٤٩، ٣٦٣، الرقم: ٢٢٣٦، ٣٤٣٠، والدارمي في السنن، ١/٣١، ٤٤٢، الرقم: ٣٩، ١٥٦٣، والبخاري في التاريخ الكبير، ٧/٢٦، الرقم: ١٠٨، وابن أبي شيبة عن ابن عباس رضى الله عنهما في المصنف، ٦/٣١٩، الرقم: ٣١٧٤٦، وأبو يعلى في المسند، ٦/١١٤، الرقم: ٣٣٨٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/١٨٧، الرقم: ١٢٨٤١، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٩٦، الرقم: ١٣٣٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٥/٣٧-٣٨، الرقم: ١٦٤٣-١٦٤٥، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٢٥٢، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٦٠٢، الرقم: ٣٣٩٠، والكناني في مصباح الزجاجة، ٢/١٦، الرقم: ٥٠٥.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور حضرت ثابت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک ستون سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ پھر جب آپ ﷺ کے لئے منبر تیار ہو گیا تو آپ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے۔ اِس پر وہ ستون (فراقِ رسول ﷺ میں زار و قطار) رونے لگا۔ آپ ﷺ اُس کے پاس تشریف لائے اور اُسے تشفی دی حتی کہ وہ پرسکون ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اسے تسلی نہ دیتا تو یہ قیامت تک یونہی روتا رہتا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد، دارمی، ابن ابی شیبہ، ابو یعلی اور بخاری نے ’التاریخ الکبیر‘ میں روایت کیا ہے۔ امام مقدسی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔ امام کنانی نے بھی فرمایا: اِس کی سند صحیح اور رجال ثقات ہیں۔

٢٩٢/٨. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: حَنَّتِ الْخَشَبَةُ الَّتِي كَانَ يَقُوْمُ عِنْدَهَا، فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَيْهَا: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلَى وَابْنُ خُزَيْمَةَ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ:

٨: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب ما أكرم النبي ﷺ بحنين المنبر، ١/٣٢، ٤٢، الرقم: ٤٠، ١٥٦٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٩، الرقم: ٣١٧٤٧، وأبو يعلى في المسند، ٢/٣٢٨، الرقم: ١٠٦٧، ٤/١٢٨، الرقم: ٢١٧٧، ٥/١٤٢، الرقم: ٢٧٥٦، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٣٩، الرقم: ١٧٧٦، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٣٦، الرقم: ٦٥٠٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٠٨، الرقم: ١٤٠٨، وابن الجعد في المسند، ١/٤٦٦، الرقم: ٣٢١٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/١٨٠ـ١٨١ـ

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

’’حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ (کھجور کے تنے کی خشک لکڑی جس کے پاس کھڑے ہو کر حضور نبی اکرم ﷺ خطاب فرمایا کرتے تھے، آپ ﷺ کی محبت میں چیخ چیخ کر رونے لگی تو حضور نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اپنا دستِ اقدس اس پر رکھا تو وہ خاموش ہو گئی۔‘‘

اِس حدیث کو امام دارمی، ابن ابی شیبہ، ابو یعلی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام ابو یعلی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۹/۲۹۳. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ إِلَى لِزْقِ جِذْعٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ رُوْمِيٌّ فَقَالَ: أَصْنَعُ لَكَ مِنْبَرًا تَخْطُبُ عَلَيْهِ، فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا هَذَا الَّذِي تَرَوْنَ. قَالَ: فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ حَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ إِلَى وَلَدِهَا فَنَزَلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ فَسَكَنَ فَأُمِرَ بِهِ أَنْ يُحْفَرَ لَهُ وَيُدْفَنَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کھجور کے ایک خشک تنے کے پاس قیام فرما ہو کر خطاب فرمایا کرتے تھے، تو ایک رومی شخص آیا اور عرض

۹: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب ما أكرم النبي ﷺ بحنين المنبر، ۱/۳۱، الرقم: ۳۷، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۱۹، الرقم: ۳۱۷۴۹، والعسقلاني في المطالب العالية، ۴/۶۹۸، الرقم: ۲، وأيضا في فتح الباري، ۶/۶۰۲، الرقم: ۳۳۹۰، والعيني في عمدة القاري، ۱۶/۱۲۸۔

کیا: (یا رسول اللہ!) میں آپ کے لئے منبر تیار کر دیتا ہوں جس پر تشریف فرما ہو کر آپ خطاب کر سکیں گے۔ پھر (اجازت ملنے پر) اس نے یہ منبر تیار کر دیا جسے تم دیکھ رہے ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب حضور نبی اکرم ﷺ اس منبر پر خطاب فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے تو کھجور کا وہ خشک تنا یوں تڑپنے لگا جیسے اونٹنی اپنے (گمشدہ) بچے کے لئے تڑپتی ہے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ اس منبر سے اتر کر اس کھجور کے خشک تنے کی طرف تشریف لائے، اور اسے اپنے سینے سے لگایا تو وہ پرسکون ہوگیا، پھر آپ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ (اسی منبر کے نیچے) گڑھا کھود کر اسے اس میں دفن کر دیا جائے۔‘‘ اس حدیث کو امام دارمی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۲۹۴/ ۱۰. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلَى جِذْعٍ مَنْصُوْبٍ فِي الْمَسْجِدِ فَيَخْطُبُ النَّاسَ فَجَاءَهُ رُوْمِيٌّ فَقَالَ: أَلَا أَصْنَعُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ وَكَأَنَّكَ قَائِمٌ فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا لَهُ دَرَجَتَانِ وَيَقْعُدُ عَلَى الثَّالِثَةِ فَلَمَّا قَعَدَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ عَلَى ذَلِكَ الْمِنْبَرِ خَارَ الْجِذْعُ كَخُوَارِ الثَّوْرِ حَتَّى ارْتَجَّ الْمَسْجِدُ حُزْنًا عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَنَزَلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَالْتَزَمَهُ وَهُوَ يَخُوْرُ فَلَمَّا الْتَزَمَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَكَتَ ثُمَّ قَالَ: أَمَا وَالَّذِي نَفْسُ

۱۰: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب ما أكرم النبي ﷺ بحنين المنبر، ۱/ ۳۲، الرقم: ۴۱، وابن خزيمة في الصحيح، ۳/ ۱۰۴، الرقم: ۱۷۷۷، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ۴/ ۷۹۸، الرقم: ۱۴۷۲، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۴/ ۳۵۶-۳۵۷، الرقم: ۱۵۱۹-۱۵۲۰، والعسقلاني في فتح الباري، ۲/ ۳۹۹.

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

مُحَمَّدٍ بِیَدِهِ، لَوْ لَمْ أَلْتَزِمْهُ لَمَا زَالَ هٰکَذَا إِلَی یَوْمِ الْقِیَامَةِ حُزْنًا عَلَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَدُفِنَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ خُزَیْمَةَ وَصَحَّحَهُ وَاللَّالْکَائِيُّ. وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِیْحٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول مبارک تھا کہ آپ ﷺ جمعہ کے دن مسجد میں نصب شدہ ایک کھجور کے تنے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو جاتے اور لوگوں سے خطاب فرماتے۔ ایک رومی صحابی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: (یارسول اللہ!) کیا میں آپ کے لئے ایسی چیز تیار نہ کر لاؤں کہ آپ اُس پر بیٹھ جائیں اور یوں محسوس ہو کہ آپ قیام فرما ہیں؟ پس اس نے آپ ﷺ کے لئے منبر تیار کیا۔ اس منبر کے دو درجے تھے۔ اور آپ ﷺ تیسرے درجہ پر جلوہ افروز ہوئے۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ (پہلی مرتبہ) اس منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو وہ کھجور کا تنا حضور نبی اکرم ﷺ کی جدائی کی وجہ سے بیل جیسی آواز نکالنے لگا یہاں تک کہ پوری مسجد اُس کی آواز سے غمگین ہوگئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس کی خاطر منبر سے نیچے تشریف لائے۔ اس کے پاس گئے اور اسے اپنے ساتھ لپٹا لیا جبکہ وہ بلبلا رہا تھا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنے ساتھ لگایا تو وہ پر سکون ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اگر میں اسے اپنے ساتھ نہ ملاتا تو یہ اللہ کے رسول کے غم کی وجہ سے قیامت تک اسی طرح روتا رہتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم فرمایا تو اسے دفن کر دیا گیا۔‘‘

اِس حدیث کو امام دارمی، ابن خزیمہ نے صحیح سند کے ساتھ اور لالکائی نے روایت کیا ہے۔ امام مقدسی نے فرمایا: اِس کی سند صحیح ہے۔

٢٩٥/١١. عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ رضي الله عنهما عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ فَكَانَ يَشُقُّ عَلَيْهِ قِيَامُهُ فَأُتِيَ بِجِذْعِ نَخْلَةٍ فَحُفِرَ لَهُ وَأُقِيمَ إِلَى جَنْبِهِ قَائِمًا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ فَطَالَ الْقِيَامُ عَلَيْهِ وَغَلَبَهُ اسْتَنَدَ إِلَيْهِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهِ فَبَصُرَ بِهِ رَجُلٌ كَانَ وَرَدَ الْمَدِينَةَ فَرَآهُ قَائِمًا إِلَى جَنْبِ ذَلِكَ الْجِذْعِ فَقَالَ لِمَنْ يَلِيهِ مِنَ النَّاسِ: لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَحْمَدُنِي فِي شَيءٍ يَرْفُقُ بِهِ لَصَنَعْتُ لَهُ مَجْلِسًا يَقُوْمُ عَلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ جَلَسَ مَا شَاءَ وَإِنْ شَاءَ قَامَ. فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ائْتُوْنِي بِهِ. فَأَتَوْهُ بِهِ فَأَمَرَ أَنْ يَصْنَعَ لَهُ هَذِهِ الْمَرَاقِيَ الثَّلَاثَ أَوِ الْأَرْبَعَ، هِيَ الْآنَ فِي مِنْبَرِ الْمَدِيْنَةِ، فَوَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ذَلِكَ رَاحَةً فَلَمَّا فَارَقَ النَّبِيُّ ﷺ الْجِذْعَ وَعَمَدَ إِلَى هَذِهِ الَّتِي صُنِعَتْ لَهُ جَزِعَ الْجِذْعُ فَحَنَّ كَمَا تَحِنُّ النَّاقَةُ حِينَ فَارَقَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَزَعَمَ ابْنُ بُرَيْدَةَ ﷺ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِيْنَ سَمِعَ حَنِيْنَ الْجِذْعِ رَجَعَ إِلَيْهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ: اِخْتَرْ أَنْ أَغْرِسَكَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي كُنْتَ فِيْهِ فَتَكُوْنَ كَمَا كُنْتَ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ أَغْرِسَكَ فِي الْجَنَّةِ فَتَشْرَبَ مِنْ أَنْهَارِهَا وَعُيُوْنِهَا فَيَحْسُنَ

١١: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب ما أكرم النبي ﷺ بحنين المنبر، ٢٩/١، الرقم: ٣٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١١٦/٩، والبيهقي في الاعتقاد، ٢٧١/١، وفي دلائل النبوة، ٦٨/٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٩١/٤، والعسقلاني في فتح الباري، ٦٠٣/٦، الرقم: ٣٣٩٣، وابن كثير في شمائل الرسول، ٢٥١/١، والعيني في عمدة القاري، ١٢٩/١٦، الرقم: ٥٨٥٣۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

نَبُتُکَ وَتُثۡمِرَ فَيَأۡکُلُ أَوۡلِيَاءُ اللهِ مِنۡ ثَمَرَتِکَ وَنَخۡلِکَ فَعَلۡتُ. فَزَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُوۡلُ لَهُ: نَعَمۡ، قَدۡ فَعَلۡتُ مَرَّتَيۡنِ. فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: اِخۡتَارَ أَنۡ أَغۡرِسَهُ فِي الۡجَنَّةِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب خطاب فرماتے تو کھڑے ہو کر فرماتے اور دوران خطاب کبھی قیام طویل ہو جاتا تو یہ طوالت آپ ﷺ کی طبیعت مقدسہ پر گراں گزرتی، تب ایک کھجور کا خشک تنا ایک گڑھا کھود کر گاڑھ دیا گیا، پس حضور نبی اکرم ﷺ جب خطاب فرماتے اور آپ ﷺ کا قیام طویل اور تھکا دینے والا ہو جاتا تو آپ ﷺ اس کھجور کے خشک تنے کا سہارا لے لیتے اور اس کے ساتھ ٹیک لگا لیتے، پس ایک شخص نے جو کہ مدینہ منورہ میں باہر سے آیا ہوا تھا آپ ﷺ کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ ﷺ اس کھجور کے تنے کے پہلو میں کھڑے ہیں، تو اس شخص نے اپنے آس پاس بیٹھے ہوئے لوگوں سے کہا: اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ میری اس چیز کو پسند فرمائیں گے جو ان کے لئے آرام دہ ہوگی تو میں ان کے لئے ایک ایسی مسند تیار کر دوں، جس پر آپ ﷺ قیام فرما ہوسکیں اور اگر چاہیں تو اُس پر تشریف فرما بھی ہو جائیں۔ یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس لے کر آؤ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اُس شخص کو حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں لے آئے۔ پس اس شخص کو حکم دے دیا گیا کہ وہ تین یا چار پائیدان والا منبر تیار کر دے، جسے آج ’’منبر المدینہ‘‘ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس میں راحت محسوس کی۔ پس جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اس خشک کھجور کے تنے سے جدائی اختیار کی اور اس منبر پر جلوہ افروز ہوئے جو ان کے لئے بنایا گیا تھا، تو وہ خشک لکڑی کا تنا غمناک ہوگیا، اور ایسے دھاڑیں مارنے لگا جیسے اونٹنی اپنے (گمشدہ) بچے کے لئے دھاڑیں مارتی ہے۔ حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد

سے یہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اس خشک تنے کی آہ و بکاء سنی تو اس کے پاس تشریف لائے اور اپنا دستِ اقدس اُس پر رکھا اور فرمایا: تم چاہے یہ چیز اختیار کر لو کہ میں تمہیں اسی جگہ میں دوبارہ لگا دوں جہاں تم پہلے تھے، اور تم دوبارہ ایسے ہی سرسبز ہو جاؤ جیسا کہ کبھی تھے، اور اگر چاہو تو (اپنی اس خدمت کے صلہ میں جو تم نے میری کچھ عرصہ کی ہے) تمہیں جنت میں لگا دوں، وہاں تم جنت کے نہروں اور چشموں سے سیراب ہوتے رہو، پھر تمہاری پیداوار بہترین ہو جائے اور تم پھل دینے لگو، اور پھر اولیاء اللہ، تیرا پھل کھائیں۔ راوی کا خیال ہے کہ شاید اُس تنے نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بات سن لی تھی لہٰذا آپ ﷺ نے اُسے دو مرتبہ فرمایا: ہاں میں نے ایسا کر دیا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کھجور کے تنے نے یہ اختیار کیا کہ میں اسے جنت میں لگاؤں۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۲۹۶. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْمُ إِلَى الْخَشَبَةِ يَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا يَخْطُبُ كُلَّ جُمُعَةٍ حَتَّى أَتَاهُ رَجُلٌ مِنَ الرُّوْمِ وَقَالَ: إِنْ شِئْتَ جَعَلْتُ لَكَ شَيْئًا إِذَا قَعَدْتَ عَلَيْهِ كُنْتَ كَأَنَّكَ قَائِمٌ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَجَعَلَ لَهُ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا جَلَسَ عَلَيْهِ حَنَّتِ الْخَشَبَةُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ عَلَى وَلَدِهَا حَتَّى نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ فَرَأَيْتُهَا قَدْ حُوِّلَتْ فَقُلْنَا: مَا هَذَا؟ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رضي الله

۱۲-۱۳: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۴/۱۲۸، الرقم: ۲۱۷۷، ۲/۳۲۸، الرقم: ۱۰۶۷، وابن خزيمة في الصحيح، ۳/۱۳۹، الرقم: ۱۷۷۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲/۱۸۱.

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

عنهما فَحَوَّلُوْهَا. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

١٣/٢٩٧. وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ خَشَبٍ أَوْ جِذْعٍ أَوْ نَخْلَةٍ (شكّ المبارك) فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ: ابْنُوْا لِي مِنْبَرًا فَبَنَوْا لَهُ الْمِنْبَرَ فَتَحَوَّلَ إِلَيْهِ حَنَّتِ الْخَشَبَةُ حَنِيْنَ الْوَالِهِ فَمَا زَالَتْ حَتَّى نَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَأَتَاهَا فَاحْتَضَنَهَا فَسَكَنَتْ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر جمعہ کو ایک لکڑی کے پاس کھڑے ہو کر اس کا سہارا لے کر خطاب فرماتے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس روم کا ایک شخص آیا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے لئے ایک ایسی چیز تیار کر دوں کہ جب آپ اس پر تشریف فرما ہوں تو یوں لگے جیسا کہ آپ قیام فرما ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ٹھیک ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ تب اس شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے منبر تیار کر دیا، جب آپ ﷺ اس پر تشریف فرما ہوئے تو اس لکڑی نے (جس سے آپ ﷺ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے) یوں رونا اور تڑپنا شروع کر دیا جیسے اونٹنی اپنے (گمشدہ) بچے کے لئے تڑپتی ہے۔ یہاں تک حضور نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور اپنا دستِ شفقت اس پر رکھا، پھر اگلے دن میں نے اسے دیکھا کہ اسے وہاں سے منتقل کر دیا گیا، پس ہم نے کہا: یہ کیا ہے؟ کسی نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے تھے اور اس (لکڑی) کو یہاں سے (اس منبر کے نیچے) منتقل (دفن) کر دیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کے رجال ثقہ ہیں۔

''اور ایک روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے روز خطبہ کے لئے قیام فرما ہوتے اور اپنی پشت مبارک لکڑی یا کھجور کے خشک تنے یا کھجور کے درخت کے ساتھ بطور سہارا لگا لیتے (اُن میں سے کون سی چیز تھی راوی کو شک گزرا ہے) پھر جب رفتہ رفتہ لوگوں کی تعداد کثیر ہوگئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے لئے ایک منبر تیار کردو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے لئے ایک منبر تیار کر دیا، آپ ﷺ اُس کی طرف منتقل ہو گئے تو اُس لکڑی نے اس طرح رونا شروع کیا جس طرح ایک ایسی ماں روتی ہے جس کا بچہ فوت ہو گیا ہو، یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور اسے اپنی گود میں لے لیا پھر وہ پرسکون ہوگئی۔''

اِس حدیث کو امام ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

۲۹۸/۱۴. عَنِ الْحَسَنِ عليه الرحمة عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى جَنْبِ خَشَبَةٍ يُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلَيْهَا. فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ: ابْنُوْا لِي مِنْبَرًا. فَبَنَوْا لَهُ مِنْبَرًا لَهُ عَتَبَتَانِ. فَلَمَّا قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ لِيَخْطُبَ، حَنَّتِ الْخَشَبَةُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ

۱۴: أخرجه ابن حبان في الصحيح، باب ذكر البيان بأن الجذع الذي ذكرناه إنما سكن عن حنينه باحتضان المصطفى ﷺ إياه، ۴۳۶/۱۴، الرقم: ۶۵۰۷، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱۰۸/۲، الرقم: ۱۴۰۹، وابن الجعد في المسند، ۴۶۶/۱، الرقم: ۳۲۱۹، وأبو يعلى في المسند، ۱۴۲/۵، الرقم: ۲۷۵۶، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۲۸۹/۵، الرقم: ۶۵۰۷، والهيثمي في موارد الظمآن، ۱۵۱/۱، الرقم: ۵۷۴، والعسقلاني في فتح الباري، ۶۰۲/۶، وابن كثير في شمائل الرسول ﷺ/ ۲۴۰۔

أَنَسٌ: وَأَنَا فِي الْمَسْجِدِ، فَسَمِعْتُ الْخَشَبَةَ حَنَّتْ حَنِيْنَ الْوَلَدِ. فَمَا زَالَتْ تَحِنُّ، حَتّٰی نَزَلَ إِلَيْهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَاحْتَضَنَهَا فَسَكَنَتْ.

قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ عليه الرحمة إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بَكٰی ثُمَّ قَالَ: يَا عِبَادَ اللهِ، اَلْخَشَبَةُ تَحِنُّ إِلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ شَوْقًا إِلَيْهِ لِمَكَانِهِ مِنَ اللهِ. فَأَنْتُمْ أَحَقُّ أَنْ تَشْتَاقُوْا إِلٰی لِقَائِهِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰی.

’’حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن ایک لکڑی کے ساتھ اپنی پشت مبارک کی ٹیک لگا کر خطاب فرمایا کرتے تھے۔ پھر جب لوگوں کی کثرت ہوگئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لئے منبر تیار کرو۔ لوگوں نے آپ ﷺ کے لئے منبر تیار کیا جس کے دو درجے تھے۔ جب آپ ﷺ خطاب فرمانے کے لیے منبر پر تشریف فرما ہوئے تو وہ (خشک) لکڑی حضور نبی اکرم ﷺ کے فراق میں رونے لگی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اُس وقت مسجد میں موجود تھا۔ میں نے خود اس (خشک) لکڑی کو بچے کی طرح روتے ہوئے سنا۔ وہ لکڑی مسلسل روتی رہی یہاں تک کہ آپ ﷺ اس کے لئے منبر سے نیچے تشریف لائے اور اسے سینے سے لگایا تو وہ پرسکون ہوئی۔‘‘

’’راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ جب یہ حدیث بیان کرتے تو رو پڑتے اور فرماتے: اے اللہ کے بندو! لکڑی حضور نبی اکرم ﷺ سے شوقِ ملاقات میں اور بارگاہِ الٰہی میں آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ کی وجہ سے گریہ کناں ہے۔ پس تم اس بات کے زیادہ حقدار ہو کہ تم اپنے آقا ﷺ سے ملاقات کا (شدید) اشتیاق رکھو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن حبان، طبرانی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۲۹۹/۱۵. عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ: هَذِهِ طَابَةُ وَهَذَا أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم غزوہ تبوک سے واپسی کے دوران حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ طابہ (یعنی مدینہ منورہ) ہے اور یہ اُحد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۰۰/۱۶. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أُحُدٍ وَمَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ:

۱۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب نزول النبي ﷺ الحجر، ۴/۱۶۱۰، الرقم: ۴۱۶۰، وأيضًا في كتاب الزكاة، باب خرص التمر، ۲/۵۳۹، الرقم: ۱۴۱۱، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في معجزات النبي ﷺ، ۴/۱۷۸۵، الرقم: ۱۳۹۲، وأيضًا في كتاب الحج، باب أحد جبل يحبنا ونحبه، ۲/۱۰۱۱، الرقم: ۱۳۹۲، وابن حبان في الصحيح، ۱۰/۳۵۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۴۲۴، الرقم: ۲۳۶۵۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۴۲۳، الرقم: ۳۷۰۰۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۶/۳۷۲، الرقم: ۱۲۸۸۹، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ۱۷۱، الرقم: ۲۱۲۔

۱۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۳/۱۳۴۸، الرقم: ۳۴۸۳، وأيضًا في باب لو كنت متخذاً خليلاً، ۳/۱۳۴۴، الرقم: ۳۴۷۲، والترمذي في السنن، كتاب —

اثْبُتْ أُحُدُ، فَمَا عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ، أَوْ شَهِيْدَانِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ جبلِ اُحد پر تشریف لے گئے اُس وقت آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم تھے۔ ان سب کی موجودگی کی وجہ سے پہاڑ (جوشِ مسرت سے) وجد میں آ گیا۔ آپ ﷺ نے اس پر اپنا قدم مبارک مارا اور فرمایا: اے اُحد ٹھہر جا! تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

١٧/٣٠١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ کَانَ عَلَی حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّکَتِ الصَّخْرَةُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اهْدَأْ فَمَا عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ.

.... المناقب، باب في مناقب عثمان، ٥/٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٧، وأبو داود في السنن، کتاب السنة، باب في الخلفاء، ٤/٢١٢، الرقم: ٤٦٥١، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٢٨٠، الرقم: ٦٨٦٥، والنسائي في السنن الکبری، ٥/٤٣، الرقم: ٨١٣٥۔

١٧: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل طلحة والزبير رضي الله عنهما، ٤/١٨٨٠، الرقم: ٢٤١٧، والترمذي في السنن، کتاب المناقب، باب في مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، ٥/٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٦، والنسائی في السنن الکبری، ٥/٥٩، الرقم: ٨٢٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤١٩، الرقم: ٩٤٢٠، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٤١، الرقم: ٦٩٨٣، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٢١، الرقم: ١٤٤١۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حرا پہاڑ پر تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم تھے پس وہ پہاڑ (جوشِ مسرت میں) ہلنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اُوپر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

مصادر التخریج

۱. القرآن الحکیم۔

۲. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱٦٤-۲٤۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ء)۔ **فضائل الصحابة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ۔

۳. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱٦٤-۲٤۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

٤. اَزدی، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ **الجامع الصحیح مسند الإمام الربیع بن حبیب**۔ بیروت، لبنان، دارالحکمة، ۱٤۱۵ھ۔

۵. اصبہانی، اسماعیل بن محمد بن الفضل التیمی (٤۵۷-۵۳۵ھ)۔ **دلائل النبوة**۔ ریاض، سعودی عرب: دارطیبة، ۱٤۰۹ھ۔

٦. بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (۱۹٤-۲۵٦ھ/۸۱۰-۸۷۰ء)۔ **الأدب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱٤۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

۷. بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (۱۹٤-۲۵٦ھ/۸۱۰-۸۷۰ء)۔ **التاریخ الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۸. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹٤-۲۵٦ھ/۸۱۰-۸۷۰ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱٤۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

٩. بزار، ابوبکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠۔٢٩٢ھ/٨٢٥۔٩٠٥ء)۔ المسند بیروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔

١٠. بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (٤٣٦۔٥١٦ھ/١٠٤٤۔١١٢٢ء)۔ شرح السنة۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

١١. بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/٩٩٤۔١٠٦٦ء)۔ الاعتقاد۔ بیروت، لبنان، دار الآفاق الجدید، ١٤٠١ھ۔

١٢. بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/٩٩٤۔١٠٦٦ء)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

١٣. بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/٩٩٤۔١٠٦٦ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

١٤. ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢١٠۔٢٧٩ھ/٨٢٥۔٨٩٢ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء۔

١٥. ابن جارود، ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (٣٠٧ھ)۔ المنتقی من السنن المسندة۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الکتاب الثقافیة، ١٤١٨ھ/١٩٨٨ء۔

١٦. جزری، ابو السعادات المبارک بن محمد (٥٤٤۔٦٠٦ھ)۔ النهاية في غريب الأثر۔ بیروت، لبنان: المکتبة العلمیة، ١٣٩٩ھ۔

١٧. ابن جعد، ابوالحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (١٣٣۔٢٣٠ھ/٧٥٠۔٨٤٥ء)۔

المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱٤۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۸. حارث، ابن ابی اسامہ (۱۸٦۔۲۸۲ھ)۔ بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مركز خدمة السنة والسيرة النبويہ، ۱٤۱۳ھ/۱۹۹۲ء۔

۱۹. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔٤۰۵ھ/ ۹۳۳۔۱۰۱٤ء)۔ المستدرک علی الصحيحين۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱٤۱۱/۱۹۹۰۔

۲۰. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳٥٤ھ/ ۸۸٤۔۹٦٥ء)۔ الثقات۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹٥ھ۔

۲۱. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳٥٤ھ/ ۸۸٤۔۹٦٥ء)۔ الصحيح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱٤۱٤ھ/۱۹۹۳ء۔

۲۲. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸٥۲ھ/ ۱۳۷۲۔ ۱٤٤۹ء)۔ الإصابة في تمييز الصحابة۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱٤۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء۔

۲۳. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸٥۲ھ/ ۱۳۷۲۔ ۱٤٤۹ء)۔ تغليق التعليق على صحيح البخاري۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی + عمان، اُردن: دار عمار، ۱٤۰٥ھ۔

۲٤. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸٥۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱٤٤۹ء)۔ فتح الباري شرح صحيح البخاري۔ لاہور، پاکستان: دار

نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۲۵. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ لسان المیزان۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی المطبوعات ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۲۶. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ المطالب العالیۃ۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۷۸ء۔

۲۷. حسینی، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ البیان والتعریف۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

۲۸. حمیدی، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (۲۱۹ھ/ ۸۳۴ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

۲۹. ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید أندلسی (۳۸۴۔۴۵۶ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۴ء)۔ المحلی۔ بیروت، لبنان: دارالآفاق الجدیدۃ۔

۳۰. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن إسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/ ۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

۳۱. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ تاریخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۳۲. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/ ۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

٣٣. دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦۔ ٣٨٥ھ/٩١٨۔ ٩٩٥ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٨٦ھ/١٩٦٦ء۔

٣٤. ابو داود، سلیمان بن اشعث سجستانی (٢٠٢۔٢٧٥ھ/٨١٧۔٨٨٩ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

٣٥. ابن ابي الدنیا، ابوبکر عبد اللہ بن محمد القرشی (٢٠٨۔ ٢٨١ھ)۔ العیال۔ دار ابن القیم، السعودیہ۔١٤١٠ھ

٣٦. دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی (٤٤٥۔٥٠٩ھ/ ١٠٥٣۔ ١١١٥ء)۔ مسند الفردوس۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٦ء۔

٣٧. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (٦٧٣۔٧٤٨ھ)۔ میزان الاعتدال في نقد الرجال۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ١٩٩٥ء۔

٣٨. ابن راہویہ، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (١٦١۔ ٢٣٧ھ/ ٧٧٨۔١٨٥١ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

٣٩. ابن رجب حنبلی، ابو الفرج عبد الرحمن بن احمد (٧٣٦۔٧٩٥ھ)۔ جامع العلوم والحکم في شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٨ھ۔

٤٠. رویانی، ابو بکر محمد بن ہارون الرویانی (٣٠٧ھ)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ١٤١٦ھ۔

۴۱. زیلعی، ابو محمد جمال الدین عبد اللہ بن یوسف حنفی (۷۶۲ھ)۔ **تخریج الأحادیث والآثار**۔ ریاض، سعودی عرب، دار ابن خزیمۃ، ۱۴۱۴ھ۔

۴۲. زیلعی، ابو محمد جمال الدین عبد اللہ بن یوسف حنفی (۷۶۲ھ)۔ **نصب الرایة لأحادیث الهدایة**۔ مصر، دار الحدیث، ۱۳۵۷ھ۔

۴۳. ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸۔۲۳۰ھ/ ۷۸۴۔۸۴۵ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۴۴. سعید بن منصور، ابو عثمان الخراسانی، (۲۲۷ھ)۔ **السنن**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العصیمی، ۱۴۱۴ھ۔

۴۵. ابن السنی، احمد بن محمد الدینوری (۲۸۴۔۳۶۴ھ)۔ **عمل الیوم واللیلة**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء۔

۴۶. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الخصائص الکبری**۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

۴۷. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور في التفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفة۔

۴۸. شاشی، ابو سعید ہیثم بن کلیب بن شریح (۳۳۵ھ/ ۹۴۶ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

۴۹. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔۲۰۴ھ/ ۷۶۷۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

.۵۰ شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔۲۰۴ھ/ ۷۶۷۔۸۱۹ء)۔ **الأم**۔ دارالمعرفہ، ۱۳۹۳ھ

.۵۱ شیبانی، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

.۵۲ شیبانی، محمد بن الحسن بن فرقد ابو عبد اللہ (۱۳۲۔۱۸۹ھ)۔ **الأصل المعروف بالمبسوط**۔ کراچی، پاکستان: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ۔

.۵۳ شیبانی، محمد بن الحسن بن فرقد ابو عبد اللہ (۱۳۲۔۱۸۹ھ)۔ **الحجۃ**۔ عالم الکتب، بیروت، ۱۴۰۳ھ

.۵۴ ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔ ۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

.۵۵ صیداوی، محمد بن احمد بن جمیع، ابو الحسین (م ۳۰۵ ۔ ۴۰۲ھ)۔ **معجم الشیوخ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۵ھ۔

.۵۶ طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **کتاب الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

.۵۷ طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۴ء۔

.۵۸ طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف،

۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

٥٩. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

٦٠. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثہ۔

٦١. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **تاریخ الأمم والملوک**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔

٦٢. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **جامع البیان عن تأویل أي القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

٦٣. طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/ ۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ **مشکل الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

٦٤. طیالسی، ابوداود سلیمان بن داود جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/ ۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٦٥۔ طاہر القادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ **عرفان القرآن**۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز۔

٦٦. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **التمہید**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف والشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

٦٧. ابو عبد الله، احمد بن إبراهيم بن كثير دورقی (١٦٨ـ٢٤٦ھ)۔ **مسند سعد بن أبي وقاص**ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٧ھ۔

٦٨. عبد بن حمید، ابو محمد بن نصر الکسی (م ٢٤٩ھ/ ٨٦٣ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ١٤٠٨ھ/ ١٩٨٨ء۔

٦٩. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦ـ ٢١١ھ/ ٧٤٤ـ٨٢٦ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٧٠. ابوعبید قاسم بن سلام(٢٢٤ھ)۔ **الأموال**۔ دارالفکر، بیروت۔ ۱۴۰۸ھ

٧١. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (٤٩٩ـ٥٧١ھ/ ١١٠٥ـ١١٧٦ء)۔ **تاريخ مدينة دمشق (المعروف بـ: تاريخ ابن عساكر)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٢١ھ/ ٢٠٠١ء۔

٧٢. ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن إبراہیم بن زید نیشاپوری (٢٣٠ـ٣١٦ھ/ ٨٤٥ـ ٩٢٨ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٩٩٨ء۔

٧٣. عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (٧٦٢ـ ٨٥٥ھ/ ١٣٦١ـ١٤٥١ء)۔ **عمدة القاري شرح على صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٩ھ/ ١٩٧٩ء۔

٧٤. فاکہی، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (٢٧٢ھ/ ٨٨٥ء)۔ **أخبار مكة في قديم الدهر وحديثه**۔ بیروت، لبنان: دار خضر، ١٤١٤ھ۔

٧٥. قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (٤٧٦ـ٥٤٤ھ/ ١٠٨٣ـ١١٤٩ء)۔

مشارق الأنوار۔ المكتبة العتيقة ودار۔

٧٦. ابن قدامہ، ابو محمد عبد اللہ بن احمد المقدسی (٦٢٠ھ)۔ **المغني في فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٥ھ۔

٧٧. قضاعی، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (٤٥٤ھ)۔ **مسند الشهاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٧ھ۔

٧٨. ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (٧٠١۔٧٧٤ھ/١٣٠١۔١٣٧٣ء)۔ **البداية والنهاية**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

٧٩. ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (٧٠١۔٧٧٤ھ/١٣٠١۔١٣٧٣ء)۔ **تفسير القرآن العظيم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

٨٠. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (٧٠١۔٧٧٤ھ/١٣٠١۔١٣٧٣ء)۔ **شمائل الرسول** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٨١. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٩۔٢٧٣ھ/٨٢٤۔٨٨٧ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

٨٢. مالک، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (٩٣۔١٧٩ھ/٧١٢۔٧٩٥ء)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٠٦ھ/١٩٨٥ء۔

٨٣. ابن مبارک، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (١١٨۔١٨١ھ/٧٣٦۔٧٩٨ء)۔ **كتاب الزهد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٨٤. ابو محاسن، ابو محاسن یوسف بن موسیٰ حنفی۔ **معتصر من المختصر من مشكل الآثار**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

٨٥. المحاملی، حسین بن إسماعیل الضبی ابو عبداللہ (٢٣٥۔٣٣٠ھ)۔ **أمالي المحاملي**۔ دمام، اردن: دار ابن القیم، ١٤١٢ھ۔

٨٦. مزی، ابوالحجاج یوسف بن زکی عبدالرحمٰن بن یوسف بن عبدالملک بن یوسف بن علی (٦٥٤۔٧٤٢ھ/١٢٥٦۔١٣٤١ء)۔ **تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف**۔ ممبئی، بھارت: الدار القیمہ + بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٨٧. مزی، ابوالحجاج یوسف بن زکی عبدالرحمٰن بن یوسف بن عبدالملک بن یوسف بن علی (٦٥٤۔٧٤٢ھ/١٢٥٦۔١٣٤١ء)۔ **تهذيب الكمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

٨٨. مسلم، ابو الحسین ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (٢٠٦۔٢٦١ھ/ ٨٢١۔٨٧٥ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٨٩. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (٥٤١۔٦٠٠ھ)۔ **أحاديث الشعر**۔ عمان، اردن: المکتبۃ الاسلامیہ، ١٤١٠ھ۔

٩٠. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (٥٤١۔٦٠٠ھ)۔ **الأحاديث المختارة**۔ فضائل بیت المقدس۔ شام: دارالفکر، ١٤٠٥ھ۔

٩١. مناوی، عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (٩٥٢۔١٠٣١ھ/ ١٥٤٥۔١٦٢١ء)۔ **فيض القدير شرح الجامع الصغير**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ١٣٥٦ھ۔

٩٢. ابن مندہ، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحیٰ (٣١٠۔٣٩٥ھ/ ٩٢٢۔١٠٠٥ء)۔ **الإيمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٦ھ۔

.٩٣ منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (٥٨١-٦٥٦ھ/ ١١٨٥-١٢٥٨ء)۔ الترغیب والترهیب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ۔

.٩٤ نسائی، ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب (٢١٥-٣٠٣ھ/ ٨٣٠-٩١٥ء)۔ السنن۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٦ء۔

.٩٥ نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمن (٢١٥-٣٠٣ھ/ ٨٣٠-٩١٥ء)۔ السنن الکبری۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/ ١٩٩١ء۔

.٩٦ نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمن (٢١٥-٣٠٣ھ/ ٨٣٠-٩١٥ء)۔ عمل الیوم واللیلة۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٧ھ/ ١٩٨٧ء۔

.٩٧ ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/ ٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

.٩٨ ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/ ٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ دلائل النبوة۔ حیدر آباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ١٣٦٩ھ/ ١٩٥٠ء۔

.٩٩ نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١-٦٧٧ھ/ ١٢٣٣-١٢٧٨ء)۔ شرح صحیح مسلم۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ١٣٧٥ھ/ ١٩٥٦ء۔

.١٠٠ نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١-٦٧٧ھ/ ١٢٣٣-١٢٧٨ء)۔ تہذیب الأسماء واللغات۔ بیروت،

لبنان: دار الفکر، ١٩٩٦ء۔

١٠١. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١۔٦٧٧ھ/١٢٣٣۔١٢٧٨ء)۔ **رياض الصالحين من كلام سيد المرسلين** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ١٤١٢ھ/ ١٩٩١ء۔

١٠٢. ابن ہمام، محمد بن محمد بن علی بن راجی اللہ بن سرایا بن داود (٦٧٧۔٧٤٥ھ)۔ **سلاح المؤمن في الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٣ء۔

١٠٣. ہناد، ہناد بن سری کوفی (١٥٢۔٢٤٣ھ)۔ **الزهد**۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الإسلامی، ١٤٠٦ھ۔

١٠٤. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥۔٨٠٧ھ/ ١٣٣٥۔١٤٠٥ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/ ١٩٨٧ء۔

١٠٥. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥۔٨٠٧ھ/ ١٣٣٥۔١٤٠٥ء)۔ **موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٠٦. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠۔٣٠٧ھ/ ٨٢٥۔٩١٩ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/ ١٩٨٤ء۔